کتاب مستطاب متضمن بیان خلاصۂ گیان مذہب ہنود شاستر و پوران و آتما کا تماشا سیر انسانی کا صفحہ

تصنیف بابو منشی جے دیال سنگھ صاحب رئیس خطہ کاردن ضلع غازیپور کی ہے

آئینۂ مذہب ہنود

معروف بہ

مخزن گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینۂ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینۂ تسخیری ہے

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بحسن اہتمام مطبوع ہوئی

فہرست بیانات حصہ اول موسوم بہ آئینہ تصوف از حصہ جات کتاب آئینہ مذہ...

کتاب متضمن گیان خلاصۂ شاستر و بید و پوران و تماشا سبھی کا واضح ہے

تصنیف صاف باطن و مستغرق منشی جے دیال سنگھ صاحب رئیس خطہ کارون ضلع غازیپور

آئینۂ مذہب ہنود

معروف بہ

مخزن گیان

پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینۂ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینۂ تفسیری ہے

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بحسن اہتمام مطبوع ہوئی

فہرست بیانات بقید توضیح اوسکی بابت حصۂ دوم موسوم بہ آئینہ روشنضمیر

تمام شد

سری پرماتما نمبر

نفس ناطقہ ناطق ہے کہ یہ گلشن دنیا دو طرح دونون اقسام سے پُر اور شگفتہ اور مختص دو قسم کے آدمیون سے متحوّل ہو۔ ایک وہ کہ جسنے اپنے کو صاحب تحریر اور توصیف سمجھ لیا اور نفس کے اقتدارات سے غافل مطلق ہوکے اپنے کو فاعل ہر فعل کا مفہوم کرلیا بالآخر دم مارنے اور سر ہلانے نہین سکتا معترف بقصور ہوتا ہوا اور دوسرا وہ جو اپنے کو کسی فعل کا قرار نہین دیتا کیونکہ طاقت فعل باختیار آتا ہے بدین نظر وہ قائل نفس ناطقہ اور نفس ناطقہ قائل اُسکا رہتا ہے۔

جب تک عاشق و معشوق جدا ہین بے شک دو ہین اور جب یکجا ہوے درجۂ وحدت مین بالاخیال قالب یکجان ہوکر محو ہوجاتے ہین اور وہ کیفیت احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے ویسا ہی آتما کا پہچاننے والا اُس مین محو ہوجاتا ہے اور اُس مذاق مین غرق ہوکے اپنے کو بھول جاتا ہے پس باہوش متکلم ہوتا اور مدہوش نشۂ آتما استغنا مرتبے کو پہونچکر خاموش ہوجاتا ہے۔

بدین تصور یہ مشتِ خاک بھی خاموشی کو گویائی سے نہایت عمدہ سمجھ کر اپنے پر میشر کے تصور مین مست رہا کرتا تھا اور علانیہ کسی سے کسی امر کے اظہار کو موجب اپنے تضیع اوقات کا تصور کرتا تھا اور اوقات تصوّر رہین خیر سمجھا تھا مگر عوام ہند کے حال پر رحم کرکے نفس ناطقہ نے بیکاری مین اس ہیچمدان کو پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ تجھ مین جسقدر علم الٰہی کا بدیا بھرا ہوا ہے اُسکو ظاہر کر اور اپنے حسن جوہر سے عوام کو ماہر کر اور جس امر مین تجھکو شک ہوگا اور اعانت کی استدعا وہ بغور حضور تیرے آئینہ دل مین نقش و نگار نقش ہوجایا کرے گی ہرچند کہ اُس کوہ گران بار کے اُٹھانے مین بہت سا عذر لایا اور عدیم الفرصتی جو باعث حضوری جناب پانڈے شنکر دیال صاحب تحصیلدار رجسٹرار بہادر کے لاحق حال ہین وہ بدو دکھایا مگر عقل کل نے کسی طرح نہ مانا وجہ جنک کی بدیہہ نظیرات دکھلاکر معقول کیا ناچار دل نے پرماتما کے حکم کو ضروری

پرماتمانیمہ
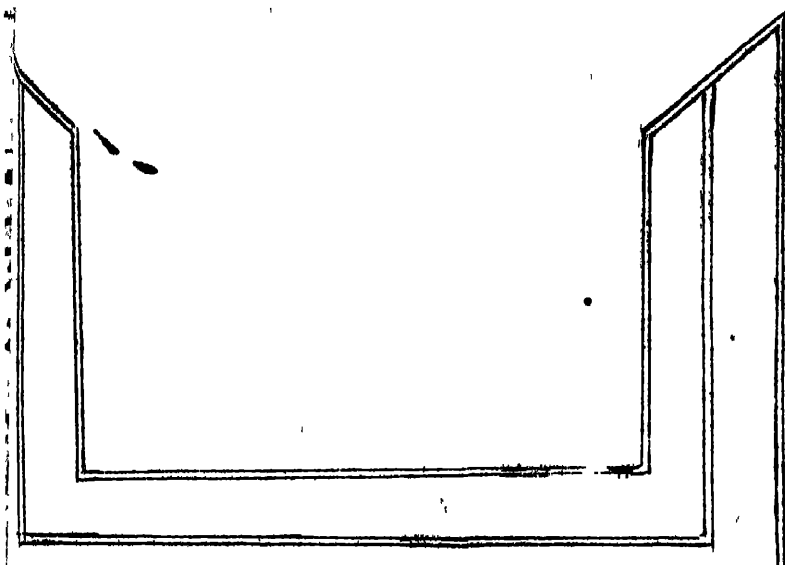
مقولہ گوسائین رام پرشاد جی اجودھیا باشی - یہ پد ھیروری من ہیرا کا ہیکو یہ نگرا
کا ہیکو یہ گھیرا - راجا کون کون ہی پرجا کو کہان کرت بسیرا - پانچ پچیس جہان ایکو
شبد کن ٹیرا - برتھہ جیو کاہی کہلاوے کہو رام کبھی کیرا - بن سرور کے کمل لکھاوت بن
چلت ہے میرا - بنا پنکھہ کے ہنس دکھت ہین نین نیا نہی ہیرا - بنا ٹھور یک محل عجا
بن تن پرش کو ڈیرا - چاند سورج جہان ایکو ناہین لسدن ہوت ادجیرا - بنا رنگ
ادیکھت ہین ادبت لیکھت چیترا - داس پرشاد سو کی گرپورا جو یہی پد ہین نیرا -
بو علی قلندر تا تو لی کے یار گردو یار تو + چون نباشی یار باشد یار تو + تو مباش
کمال این ست و بس + تو در و گم شو وصال این ست و بس + اشعار گلزار ابراہیم
اگر وصل صنم + دل کو خالی غیر سے کر یک قلم + ہو زمین و آسمان پر پردہ نور + گر نہ سمجھے
تیرا تصور + پردہ اس پہ کچھ نہین اے ذی شعور + ہر طرف ہے موج زن دریا سے
طبع کو ہے نوع بنوع کا جو خیال ہے یہی بس مانع راہ وصال + ہین یہی پردے
اس نور پر + جس سے وہ مکو نہین آتا نظر یہان سے آغاز کتاب ہے

دولت ابد پائدار بلا تکلف حاصل کرینگے اور حضرات بعلم ہی ہین کہ جو خلاصہ بید و بیدانت
اسمین درج ہے اسکے پڑھنے کی جانب اپنے دل کو رجوع نہ لاوینگے۔

دفعہ۷ ۔ ہر شخص اولاد کی خواہش مین پرمیشر کو بھول کر ہزارون روپیہ صرف کرکے
اون دھوکہ بازون کی دعا کے متمنی رہتے ہین کہ جن سے اسکا حاصلات بھی غیر ممکن اور
حاصل بھی اسکا ناپائدار محض اور یہ فقیر ایسا لڑکا خورشید رو کہ جو ہمیشہ اپنے شائقین کو
نوع بنوع کی فرحت بخشا کرے بخشتا ہے کہ جو پشتہا پشت شائقین کو جیون اور مرن سے
آزاد کردیویگا

دفعہ۸ ۔ عوام اپنا وقت اشغال دنیوی مین کہ محض نقش بر آب ہین برباد کرتے ہین اور
یہ ہیچ میرز اپنا وقت ایسے شغل لطیف مین کا شائق ہو کر دین اور دنیا دونون ناچیز معلوم ہوتے
ہین باوصف اسکے کہ یہ نالائق دس روپیہ کا محرر رجسٹری تحصیلی اہرولا ضلع اعظم گڈہ کا
ہے اس کم بضاعتی مین ایسا قانع اپنے پرماتما کا رہتا ہے کہ سلطنت ہفت اقلیم کو اپنے
مکان کا پا فرش سمجھتا ہے بقول دیوان ناصر علی بادشاہیہا ہمہ فرش است
در ایوان ما ۔

دفعہ۹ ۔ ہر شخص اپنے ایک طریقہ مذہب کا پابند اور مقلد ہے اور یہ فقیر کل مذاہب
کی زنجیرون کا کھولنے اور باندھنے کا قادر ہے۔

دفعہ۱۰ ۔ ہر بشر فکر دوزخ اور بہشت مین مبتلا ہے اور یہان دونون ناچیز اور مساوی
رتبہ مین ہین کیونکہ اُسکی کچھ خوف اور خواہش نہین ہے۔

دفعہ۱۱ ۔ ہر ایک اپنے معبود کو ایک مقام پر دیکھتا ہے اور اس دیوانہ کا یہ مذہب ہے
شعر یار کو مین نے جا بجا دیکھا ، کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا۔

دفعہ۱۲ ۔ ہر شخص دولت جمع کرکے اپنے پاس رکھتا ہے اور یہ نالائق دنیا اپنا زر کسب
طبع کرانے اس کتاب مین کہ فیض بخشی عام سے غرض ہے صرف کرتا ہے۔

دفعہ۱۳ ۔ اب نفس کل کا ارشاد ہے کہ اپنا نام اور نشان اور خاندان ہم شائقین کو
مطلع کردو تاکہ دوسرے لائقون کو بھی شوق ترجمہ بید و بیدانت و انطباع کا اُسکے غالب ہو۔

اور قابل التعمیل سمجھ کر اس آئینہ مذہب ہنود کی تحریر مین قلم اُٹھایا اور ترجمہ بید وشاستر مین جقدر
اپنی لیاقت نے گواہی دی اور جزویات اور کلیات بیرونی مین جس قدر مداخلت تھی او
جو کچھ الہام سے امداد ہوئی نہایت تہ کی بات کہ جسکو آج تک کسی گیانی اور فقیر اور رفرشتے
نے اظہار نہین کیا اور بہر متنفس اور گیانی جسکے اظہار اور توضیح سے عاجز اور قاصر رہتے آئے
اور جن لوگو کو معلوم بھی تھا ایسی بخالت کرتے رہے کہ شائقین کم شوق ہوکے اُسکے حصول سے
نہایت معذور ہو جاتے تھے لہذا بنظر حل مشکلات عوام یہ فقیر قلم برداشتہ اون بیانات کو
اپنے عقل کل کی اعانت سے لکھنا شروع کرتا ہے۔

دفعہ ۴۔ یہ فقیر اس کتاب مین ایسے ایسے عقائد بیانون کو قلمبند کرتا ہے کہ جو خلاف
بید اور بیدانت کے ہین بس بید اینتی اور صاف دل بلا لحاظ و خیال خوشی عوام جنہار
ارکے اظہار سے دریغ نہین کرتا ویسے ہی اس کتاب مین بعض مضامین بغرض
تنسیخ طریق مروجہ و مستمرہ جو خلاف حکم بید کے ہین لکھے جاوینگے ہر چند جہلا او
کم فہمان روزگار اپنی ناخوشی بلا شک ظاہر کرینگے مگر عقلا ضرور بخواہش پسند کرینگے
کیونکہ وے سراپا معقول ہین۔

دفعہ ۵۔ فیاضی نہایت عمدہ جوہر ہے اور اہل دنیا جب کمال خوش ہوتے ہین ایسی
دولت بخشتے ہین جو تھوڑے عرصہ مین صرف ہو جاتی ہے اور یہ فقیر حقیر ایسی دولت
ابد پائدار بلا تکلف اپنی خواہشون کے لیے بیدریغ دونون ہاتھون سے لٹاتا ہے کہ جسے
لوٹنے والا تمامی عمر محتاج کسی غیر کا نرہے بلکہ دوسرے اُسکے دست نگر رہین اور جو کہ
اس کیسہ خزانہ عامرہ کے زر کو نہ لوٹے گا ہمہ عمر ہاتھ ملتے ملتے پچھتائے گا کیونکہ ایسے
لالی آبدار اور گوہر شاہوار رایگان اور بلا احسان دینے والا کہان پائے گا ورنہ اس
عالم مین پیدا ہونے کے نتیجے سے بے لطف اوٹھائے محروم رہجائیگا۔

دفعہ ۶۔ واہ کس خوبی اور کیسے درجہ کی بات عمدہ ہے کہ حسب مقولہ حکماء سابق بعلم برہ
کو پہچان نہین سکتے اور عقلا برہم شناسی کے درجے پر فائز ہوتے ہین ویسی ہی اس
کتاب کے شائقین کی نسبت تصور کرو کہ غافل وے ہین کہ اسکے شرف مطالع سے

رکے دل پر پڑا ہوا ہے تشریح بیانات عمدہ سے اٹھا دیا جاوے انکو حسب فقرات ذیل
لکھتا ہون۔

ف۔ واضح ہو کہ اسی عالم کے شروع پیدائش سے یہ دین مقدس ازلی اہل ہنود کا ہے
راند روے بید اور ہدایت پرمیشر کے جو آفریدگار ہر سہ عالم و منظہر تمامی ظہورات [illegible] بید [illegible]
ذات کا ہی واحد اور از خود موجود ہونا اور فاعل ہر فعل کا سمجھنا یہ اصول مذہب ہنود ہے۔

ف۔ بید مین پرمیشر فرماتا ہی کہ ایکو ہم دوئیتو است چنانچہ اسی قول شرف کی تائید [illegible]
ی گیا نیون اور بیگیانیون کا فعل اور پابندی ہی پس جو کوئی سواے ایک آفریدگار
لم کے دوسرے کو پوجتا ہی یا کسی قسم کی غیرون سے امید رکھتا ہی وہ جاہل مطلق اور گمراہ
ہی کیونکہ آتما قائم جاودان اور حاجت برآر مخلوق ہی اور دوسری مخلوق معرض [illegible]
ج آتا اور غیر اختیاری حاجت برآری ہین وجہ ظاہر ہی کہ وے سب فنا کی غذا ہین [illegible]
وینگے اور بالعکس سمجھنے والے کبھی [illegible] اور [illegible] رہینگے اور جس نے اسکو [illegible]
پہچانا اور پہچانینگے ہمیشہ زندہ رہے اور زندہ رہینگے۔

ف۔ زمانہ سابق مین جب رکھیشرون کا دور [illegible] اور زمانہ تھا اس پردہ زمین پر [illegible]
یت تھے اور ہر ایک [illegible] انکی ہدایت کے مطابق [illegible] کرتا تھا ان لوگون نے
علم اور عقل کے زور سے چھہ شاستر اور اٹھارہ پوران بنائے اور انکی تصنیف [illegible] اصلی
نی اپنی [illegible] مین [illegible] معلوم ہر ایک بطور [illegible]
وم ہوتی [illegible] کسی کا عمل [illegible] مفہوم انکی [illegible] کلام کی ہو مگر رفتہ رفتہ باعث
کے عوام نے اسپر عمل کرنا شروع کردیا اور وجہ نہ پڑھنے بید [illegible] ہدایت کے اصلی
نون کی باریکیون کے دریافت سے مجبور اور ناچار ہوگئے اور پرستان پوجن اور دیگر
خلاف بید کے رواج اور رونق نہایت مرتبہ کو ہوگئی تا انجا کہ تمامی اقالیم مین رواج
پرستی زیادہ پھیل گئی ہر ایک مذاہب والے جو [illegible] دیکھنے مین آتے ہین سب کی قدیم
ون سے ظاہر ہے کہ سابق کے لوگ سب [illegible] پوجن کرتے تھے یعنی محمد پیغمبر کے باپ [illegible]
ور تمامی عرب اور فارس وغیرہ کے سکنا اور انگلینڈ اور فرانس والے سب آتش شغل

دفعہ ۱۴ - یہ کمترین زلہ رباے فیض درویشان لالہ جیدیال سنگ پسر لالہ گنیشی پرشاد صاحب
ابن لالہ نرائن دت صاحب ساکن خطۂ لطیف کاروں پرگنہ گڑھ ضلع غازیپور قوم کایست
سری باستب برن پنجم ہی اور اسی خاندان عظیم مین بابا شیورام صاحب [illegible] واصل
رسیدۂ بارگاہ پرماتما اور مقبول حضور تھا کہ جنکے چیلے بابا کنیا رام ہوے اور اون [illegible]
طریقے پر وہ زمین پر آجتک نہایت خوبی سے قائم ہے ہوگئے ہین قس علے ہذا اس فقیر حقیر کا
جو نور پرماتما محلول ہے کچھ تعجبات سے نہین بلکہ خاندانی ہے اور اس خاندان اقدس مین
عہدۂ قانون گوئی کو عہد شاہان مغلیہ سے فخر اور عزت ہے۔

دفعہ ۱۵ - اس ناقدر محض کو چندے رفاقت لالہ تلکدھاری لال صاحب درویش صفت
اور آزاد درویش ہموطن بندہ بعدہ شاہ فرحت علی متوطن تکیہ غلام علی شاہ کی رہی کہ جنکی رفاقت کا
یہ نتیجہ جلوۂ ظہور مین نمود ہوا ہے بقول دیوان ناصر علی مصرعہ ہر کہ تعظیم فقیران کرد سلطان میشود +

دفعہ ۱۶ - اس صحیفۂ شریف کا نام آئینۂ مذہب ہنود ہی اور اسمین دو حصہ معین کئے گئے ہین پہلے
حصہ کا نام آئینۂ تصوف اور دوسرے حصہ کا نام آئینۂ روشنضمیری پہلے کا نام آئینۂ تصوف
اس تحقیق اور ثبوت سے رکھا گیا ہی کہ اسمین مراتبات ریاضت اور طریقۂ اتصال پرماتما کے
بیانات درج کیے گئے ہین اور دوسرے کا نام جو آئینۂ روشنضمیری رکھا گیا ہے وہ اس
تمہید سے کہ اس حصہ مین طریقہ نمایش اور پیدایش روشنضمیری اور غائب بینی اور پیشینگوئی
مدارج اور قواعد مشرح لکھے گئے ہین کہ جسکا مذاق درست ہے کما حقہ معلوم ہو ویگا مختصر
توضیح مین کیونکر ممکن ہے۔

مختصر توضیح اصول مذہب اہل ہنود

دفعہ ۱ - منشی حقیقی جو وقائع نگار قدیم ہے فرماندہ ہے کہ قبل تحریر کسی بیانات کے پہلا
اس امر کا بیان کہ مذہب معظمۂ اہل ہنود کا اصول کیا ہی مشرح لکھا جاوے اور شرح احدیت
پرماتما از روے بید و بیدانت جو متحقق اور مقدم ہے اور وہ باعث کثرت راے [illegible]
بنوع دیگر ہو کر اسکی صورت اصلی کا تغیر مثل جوہر اور عرض از روے شاستروں کے ہو گیا ہے
منفصل کیا جاوے اور جو پردۂ نقص باعث عدم استعداد کے مضمون اصلی احدیت پرماتما ہر ایک

اور بنظر خندہ زنی حضرات مخالفین گیان خواہ مخواہ طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ باوجود مفہومات
اور معلومات علت غائی کلام پیشوایان اس سے نکل نہین سکتے کیونکہ اس دام سے نکلنا بغیر بدرقہ گیان
کمال غیر ممکن ہی اور جب تک حضرات گم شدہ راقم کی تحریرات دام شکن پر بغور دھیان نکرینگے تب تک
رہائی انکی پابندی طریقہ آبائی سے محض دشوار ہے اس توضیح سے بھی واضح ہے کہ مذہب اہل ہنود
سب مذہبون سے اعلی اور قدیم اور عمدہ ہی کہ جسمین بلاشرکت غیرے وحدانیت بھری ہوئی ہی
اور اول عمدہ ایک یہ ہی کہ بید مین زیب صفحہ ہی کہ بجز لاشریک پرماتما کے اور کسی کو کچھ دست
اندازی اسکی اہتمام اور انتظام مین نہین ہے اور اسکا محتاج تمامی مخلوق چہ جگیشر اور دیوتا
و پیغمبر اور اولیا سب ہین اور اسکی ماہیت پر آج تک کسی کو علم نہین ہوا اور جسکو علم ہوا وہ محض
بے زبان ہوگیا بمصداق اسکے قول نظامی ہے شعر ستاند زبان از رقیبان راز کہ
تا راز سلطان نگویند باز و سعدی کا کلام ہے مصرعہ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد۔

دفعہ ۔ اوپر سمجھا چکا ہون کہ دین ہنود کا اصلی جزو پرماتما پوجن نہین ہی اور دوسرے مذہب
والے اس مذہب مقدسہ کو صرف باعث بالاے معترض قرار دیتے ہین حالانکہ وہ ناواقف
محض ورنا محرم مطلق صرف ناواقفان بید اور بیدانت کے طریقے کو دیکھکر اصول مذہب ہنود
کا پرتما پوجن ہی کو سمجھتے ہین اور لا علمان مذہب اہل ہنود جو براے نام ہندو ہین گمراہانہ
پرتما پوجن ہی کی تائید اپنی تقریرات مین کیا کرتے ہین حیف ہے ان حضرات بیعلو کے
اوقات و تقریر پر۔

دفعہ ۔ اب علان اس کا بھی ضرور ہی کہ مذہب ہنود مین پرتما پوجن ایک طریقہ صرف
ناواقفان بید کے جی لگانے کے واسطے عقلاے سابق نے اختراع کردیا تھا اور دو قوع
اس فعل کا بحکم کسی بید کے ریچون کے نہین ہی دیکھو گیان پرکاش مین منشی کنھیا لال صاحب
الکھدھاری نے بھی ممانعت کرکے ایسے مقلد و بنیر حیف ظاہر کی ہی الحاصل بیدوان و بیدانتی
سوا ے پرماتما کے اور کسی سے کچھ غرض یا تمنا رکھنا بالکل فضول و محض لا ینفع سمجھتے ہین پس
اے برادران ہند اپنی زندگی چند روزہ کو برباد نہ کرو اور عقل سلیم سے ہر ایک نیک و بد کو
ملحوظ رکھکر آتما شناسی جو مدار انسانیت اور عقلمندی ہے غافل اور سہل انکار نہ ہو اور نہایت

بت پرستی مین مشغول رہے تھے اور اسی کو پرمیشر کی عبادت سمجھتے تھے چنانچہ ہنوز بہتیرے
ملکون مین رواج آتش پرستی اور سورج پرستی اور بت پرستی وغیرہ کم وبیش ہر جگہ پر جاری
ہین راقم کی راے مین بھی افعال بالا کی تقلید بمفہوم پرمیشر یا مقبول تھا یا سالک طریقہ بر
خلاف مصلحت ہو کیونکہ یہ سب افعال آتما شناسی سے غافل کر دیتے ہین گو کہ عقلاے سابق نے
بنظر ارجاع طبیعت بعض فرد بشر نے اس طریقہ کو پیدا کیا کہ عشق مجازی کے توسل سے عشق حقیقی
ظہور ہو جاویگا مگر عقلمندان بے عقل انکے دماغ تصور تک نہ پہونچکر درمیان اس راہ دشوار
گذار اس درجہ الجھ گئے کہ جس سے نکلنا اونکا مثل مرغان مبتلاے دام بلا کے دشوار ہو گیا
اس بیان سے بالاجمال مین اس امر کی تشریح بھی نہایت ضرورت ہے کہ عقلاے سابق نے
امر کو مخفی کرکے اس طریقے کو جاری کیا تھا وہ یہ ہی کہ ہر شخص کو نور جمال پرماتما دکھانا یا یہ تو ان
حسن لطیف کا لکھانا محض نازیبا مفہوم کرتے تھے اور ہر شائق کو جانب محبت کشی نوع بنوع اطوار
مختلف رجوع کرتے اور ہادی ہوتے تھے مگر جیسے کہ انقلاب زمانہ سے قطب اپنے مقام
مخصوص سے جنبش کر جاتا ہی ویسے ہی سمجھو کہ یہ سب قدیم طریقے بھی اپنے مقام سے جنبش کر گئے
اور سواے انکے عمدہ طریقے مشاہدہ پرتو نور پرماتما اور آتما بینی کے آئینہ تصوف کی بیان نمبر
پانچ اور نو اور تین مین لکھے گئے ہین تو بس سمجھو کہ جب پرماتما کے نور کا دیدار میسر ہوا تو
کیا ضرور ہے کہ اصل طریقے و عمدہ راستے کو چھوڑ کر کوچہ ضلالت مین بھٹکے اور ٹھوکر کھاے
پھر وہان البتہ اس حالت تک رہنا تھا کہ جب تک ہادی کامل مثل راقم کے تمکو نہ ملا تھا
تمثیل چھوکریین گوڑیا جبھی تک کھیلتی ہین کہ جب تک انکی شادی نہین ہوتی اور دو
ہم آغوشی سے مشرف نہین ہوتین اور جب کیفیات زوج سے واقف ہو جاتی ہان پھر
قدیمہ کی تقلید نہین کرتی ہین العاقل تکفیہ الاشارۃ - ورنہ اگر کسی ست حرف نے بسا ست
وغیرہ اب یہ بات سمجھنے کی ہی کہ دین ہنود مین سواے ایک پرمیشر کے اور کسی سے کچھ
رکھنا یا سجدہ یا تعظیم معبودانہ بجالانا ازروے بید جائز نہین ہے اور دوسرے مذاہب
والے ایک ایک پیغمبر متوفی کو اپنا شفیع بقول انکے معقولات خیالات کے جانتے ہین اور ا
پرمیشر سے کہ جو انکے پیغمبرون کا بھی شفیع ہے شفیع جانتے کاش جانتے بھی ہون تو نہین ا

یادار اور مرد مرتاض مین صرف اسی قدر فرق ہی کہ دنیا دار پرماتما کی تلاش اور محبت مین
رہتا ہی بلکہ بعض بالکل بے خبر رہتے ہین اور مرد مرتاض کارخانۂ دنیا کو نقش بر آب سمجھکر سب
م جان اور جہانیان کا کرتا ہی مگر دل سے اُنکو غیر ثبات اور ایک طلسم اور حباب سمجھکر ہمہ تن
شیر مین دھیان لگائے رہتا ہے اور اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا اور یہ کچھ مخالفت
ین ہے کہ دنیادار کو دیدار نور جمال پرماتما میسر نہو صرف ارجاع دل و اطمینان خاطر شرط ہے
عدی کا قول ہی شعر حاجت بکلاہ برکے داشتنت نیست ٭ درویش صفت باش و کلاہ تتری دار
یھو بابا شیوا رام صاحب کیسے عمدہ دنیادار مرد کامل عیار تھے کہ جنکی پوتھی بھگت جمال تصنیفی موجود ہی
ور انھین صاحب باکمال کے چیلے بابا کنیا رام ہوے کہ جنکے طریقہ کس خوبی سے تمام اقلیم مین پھیلے
وئے ہین سوائے بابا شیوا رام صاحب کے اور بھی بہوتیرے فقیر کامل خانہ دار ہوگئے ہین کہ جنکی
فصیل موجب طول عمل ہی اتنا ہی کافی ہے کہ ہر شخص نے قصہ راجہ جنک بدھ اور کبیر داس کا
نا ہے ضرورت تحریر مشرح کی نہین ہے۔

ان آتما و ظہور وحدانیت و دلائل حدیث پرماتما و تفریق مقال لفظی آتما و برہم آتما

اہ حقیقی ملہم ہی کہ کوئی حکایت نادر اور روایت لطیف بغیر انکشاف و توضیح کسی بشر مبتدی کے ذہن نشین
نہین ہوتی اور سب بیانات سے مقدم بیان آتما ہے بدین نظر ضروری اور واجب ہوا کہ
بیان آتما زیب صفحہ ہو لہذا بدفعات ذیل لکھا جاتا ہے اور پردۂ ظلمت ہر فرد بشر کے
دل سے اُٹھایا جاتا ہے۔

فصل۔ آتما تمام موجودات کا موجد اور سب مین موجود اور تمامی مخلوق کا صانع ہی اور اسکی
کوئی صورت اور کوئی مقام نہین ہی پس محل حیرانی ہے کہ کس طرح اُسکی نشاندہی کیجاوے
اور کس طرح شائقین کو دکھلایا جاوے کیونکہ وہ آنکھون سے نظر نہین آتا ہی عقل سلیم اور
ذہن رسا سے پہچانا جاتا ہی قطع نظر اسکے انسان نشاندہی اُس شے کی کر سکتا ہی جو حواس
ظاہری اور باطنی سے محسوس ہو سکتا ہی اور تردید اُسکی کر سکتا ہے جسکو امکان بشری کر

آسان آسان ترکیبین جو اس کتاب مین راقم نے بلا تجالت مری شرح کی ہی اولاً فہرست پر پھر ان
بعد استعمال سے حظ وافی اوٹھاؤ۔

دفعہ ۸۔ الغرض منشاء بیان دفعات بالا یہ ہے کہ مذہب اہل ہنود کا مدار اوپر بید کے
نہ اوپر شاستردن کے تو پس بمقابلہ قول پرمیشر کے آدمیون کے کلام کو کیا مناسبت ہے مصرعہ
چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

دفعہ ۹۔ بادی النظر مین راقم کا لکھنا حضرات کوتہ اندیش پابندان منقول کے نزدیک
عمدہ اور مناسب معلوم نہووے گا بلکہ مجھکو دہریہ وغیرہ ناقص اسماء سے ملقب کرینگے مگر جب
وے اس بات کو غور کرینگے کہ ہزار ہندو جو مسلمان اور کرشان ہوگئی اور ہوتے جاتے ہین اسکا
کیا وجہ ہی اور دوسرے مذہب والے اپنے مذہبون کے نقائص کو مخفی رکھکر انکو کیا سمجھاتے ہین
کہ جسکے باعث سے وے دوسرا دین قبول کرتے ہین اور ایسا نفس اور قدیم مذہب بلا سبب
چھوڑ دیتے ہین تب البتہ بندہ کے لکھنے کو اصلی دماغ تحریر فقیر تک پہونچکر بدل تائید کرکے مداح
ہونگے اور پوما برمہ گیانی کا خطاب دیونگے

دفعہ ۱۰۔ راقم یہ نہین کہتا کہ کوئی اسکی تعریف کرے صرف اصل غرض یہ ہے کہ اگر وے اپنے
نفس ناطقہ اور اپنے مفہوم غیر وجود کی مقدرت کو سمجھین تو پرارتھنا کرکے انکو مطالعہ کتب ہذا کی
جانب رجوع کرنے مین ساعی ہون اور بنظر مآل اندیشی اپنی آل و اطفال کو یہ کتاب پڑھا دین
کہ جسکے استعمال کے باعث سے انکی روشنی قلب جو غیر منور ہو رہی ہے منور ہو جاوے یعنے اپنے
اصلی مذہب کو خوب سمجھکر اور متروکات سے مبرا ہو کر پرماتما کے دھیان مین اپنے کو مشغول
کرین اور شرف دھیان سے مشرف ہو کے پرم آنند کے درجہ کو پہونچین۔

دفعہ ۱۱۔ حضرات جاہل اور صاحبان کوتہ اندیش بادی النظر مین سمجھین گے کہ یہ کتاب
واسطے جوگیشرون اور فقیرون اور مردان مرتاض کے تصنیف کی گئی ہی اور دنیا دارون کے
لیے نہین ہی بجواب انکے کہتا ہون کہ جوگیشر اور فقیر کے دم نہین ہوتی ہے جو بشر پرماتما مین
دھیان لگاتا ہی اور اپنے مالک یعنے فاعل حقیقی کی تلاش مین رہتا ہی وہی فقیر اور جوگیشر
کہلاتا ہے اور اسطرح پر پابند ہونیکے واسطے کچھ دنیادار اور گرہست کی قید نہین ہے

دفعہ ۶۔ عاقل اپنے قیاس مستجل کے تقویت سے جسطرح دوسرے کے دل کی رایات اور مدنی اور گذشتہ واقعات کو دیکھ اور سمجھ لیتا ہے ویسا ہی آتا کو بھی دیکھ لیتا ہی پس جو عقل رسا اور ذہن ذکا اور تصفیہ قلب کرنے کی لیاقت کا حصہ رکھتا ہوا اور اپنے دل اور حواس طبع اپنا بنا چکا ہو یا ایام استقبال کے دوران مین ہو وہ بلا تکلف اُس محبوب عزیز عالم اور ہر دل مرغوب سے ہم آغوشی کے قابل ہے

دفعہ ۷۔ عقلا کارخانۂ دنیا کو ایک طلسم بے ثبات سمجھتے ہین ویسے ہی جب شائق پرماتما محسوسات کو فانی سمجھے اور مصنوعی تصور کرے اور محنت اور تردد سے دل کو ہٹا وے اور خلوت مین جلوت طبع دکھلاوے اور تقلیل غذا اور خاموشی یا کم سخنی استعمال مین رکھے اور بدافعالیون سے محترز اور کنارہ کش رہے اور خودی اور ظلم اور نخوت اور سستی اور غفلت کو چھوڑ دیوے اور ہمیشہ اور ہر دم تصور پرماتما مین محو رہا کرے بیشک اور بلاشبہہ مقبول پرماتما ہو جاوے

دفعہ ۸۔ جو لذات محسوسات کو چھوڑتا ہے اور دل کے آئینہ کو محسوسات کے زنگ سے پاک کرتا ہو وہ پرماتما کو پہچانتا ہے۔ شعر: زنگ امکان سے ذرا آئینہ دل صاف کر تو
شاہد معنی کی اُس مین دیکھ پھر جلوہ گری تو

دفعہ ۹۔ وہ درخت جو لازوال ہو اُسکی جڑ اوپر کو اور ڈالیان اور پھول اُسکے نیچے کو اس صنعت اور خوبی سے پیچیدہ ہین جسکا دل اور آخر اور اوسط نظر نہین آتا اور اُس درخت پر چڑھنے کے لیے آزادی محسوسات ایک عمدہ ذریعہ ہے جو اس درخت پر چڑھے وہ وہان پہونچے جہان اُسکا مبدا ہے پس جو کہ تعلقات محسوسات کو قطع کرے اور حواسون کو ضبط رکھے اور طہارت علم الٰہی یعنے برمھ بدیا کا کیا کرے اور لذات محسوسات کو بالکل چھوڑ دیوے اور رنج اور راحت کو مساوی سمجھے وہ اُس درخت پر چڑھے اور اُس مقام کو پاوے کہ جہان سے پھر واپس نہین آسکتا کوئی حضرت ناواقف رمز فقرا ایسا خیال نکرین کہ کسی نے اُس جمیل بے تمثیل کو دیکھا نہین ہے یہ مفہوم غلط ہے کیونکہ جسکو صفائی قلب حاصل ہوے اُسکو دیدار اُس نازنین کا نصیب ہوا بلکہ ہم آغوشی ہوئی سے

اپنے احاطہ تصرف مین لاسکتا ہے اور وہ نفی اور اثبات سے بالا ہے۔

دفعہ ۲۔ جیسے کہ آتما کی صورت دکھلائی نہین جاتی ویسے ہی اُسکے وصل کی لذت تبلائی نہین جاتی لیکن جس طرح وہ سب سے اعلے ہی اُسکے وصل کی لذت بھی ویسے ہی درجہ اعلے رکھتی ہے پس وہ ایسا لطیف اور لطیف تر ہے کہ جسکی کیفیت حد بیان اور توضیح سے بالا اور مبرّا ہے۔

دفعہ ۳۔ اندر اور باہر تمام اشیاے ساکن اور متحرک کے وہی ہے مگر بسبب کمال لطافت کی نظر نہین آتا چونکہ حد سے زیادہ نزدیک ہی پس بسبب قربت محض کی دکھلائی نہین دیتا اور وہ فی الحقیقت محیط تمام مخلوق اور غیر مخلوق کا ہے مگر اعمال کے نتائج سی خواہ نیک ہون یا بد اجسام مین مقید ہے اور جدا جدا ہر جسم مین نظر آتا ہے ورنہ در اصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے اور کوئی شے علیحدہ ایسی نہین کہ جس سے تشبیہ دیجاوے پس سمجھو کہ جو کچھ ہے وہ آتما ہے اور عین باطن اور حق ہے پس انسان کو چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اسکی صفت حلول کرے پھر تو اپنے تئین آپ پہچان لیوے۔

دفعہ ۴۔ جس طرح سے ہوا بسبب لطافت کے باآنکہ ہر قسم کی جگہ سے محیط ہے مکدر نہین ہوتی ہی اسی طرح سے آتما قیام اجسام سے مکدر نہین ہوتا بلکہ آزاد رہتا ہے۔

دفعہ ۵۔ انسان کے جسم مین جو نفس ناطقہ قدیم محلول ہی وہ نور بے ہم جوت ہی لیکن وہ اس جسم کے حلول کے باعث مطلق سے مقید ہوگیا ہی پس جب حواس اور دل سی لذات محسوسات کو ترک کرے اور بالکل خیال محسوسات بھی چھوڑ دیوے اور عقبے اور بہشت اور دوزخ اور جیون مکت اور بدیہہ مکت تک کو محسوسات کے ذیل مین سمجھے اپنی اصل سے جاملے جیسے سورج اور چندرماں اور جمیع کواکب قتباس نور کا کرتے ہین اور وجہ ظاہر ہی کہ کل شے یرجع الی اصلہ۔ ویسے ہی عارف ادراک معقولات کرکے اپنی روح اور طبیعت کو کہ عبارت نفس ناطقہ سے ہے دیکھتا ہے اور جاہل ہرچند حرص اُسکے دیکھنے کی کرتا ہے لیکن بسبب عدم ادراک معقولات اور عدم دریافت غوامض محسوسات باز رہتا ہے۔

عوام کی ہے ورنہ وہ الکہ اور اکہہ اور انرجینی اور تمامی ملفوظات اور نساسیتی ہتھرہ ہے
پس کچھ مختصر سا بیان اسے اوپر الطف درجہ کہ جس مضمون کو سالکین رکھتے ہین یہ رکھ
سمجھایا اور وہ ترجمہ ہر چار ربید یعنے الکہ پرکاش کے دسوین اپسلعہ مین مندرج ہے
لکھتا ہون بنظر غور تفریق مفاصل لفظی آتما اور رنج آتما کو دیکھ یہ نو سب جھوٹ ہے فقط
آتما سچ ہے و۲ عوام الخاص عام اس سے کہ علم اور عقل رکھتے ہین یا جاہل مطلق ہین سب
کرم اور اوپاشنا اور جوگ اور تپ کے نتائج کے متوقع ہیکر آتما شناسی جو جان سے
پیاری ہے غافل ہین اشارہ جانب بید رکھتا اور سامعین جاہل - ۳۰ تو بھی تھوڑا
غور کرکے سمجھ کہ جب وہ مفہوم ذہنی اندر ہوا اور تو اور تب اسکی تلاش کی فکر بھی ضرور ہوا اور
اسکی ملاقات کی تدبیر بھی لازم اور رجگ اور جوگ اور اوپاشنا بھی واجب اور جب تو اور
وہ ایک ہی ہے اور دوئی کو اسمین دخل بھی نہین اور وہ جان ہے اور تو جسم ہے اور
وہ جسم ہے اور تو جان ہے اور وہ جسم ہے اور تو عکس ہے اور وہ عکس ہے اور تو جسم ہے
اور وہ مغز ہے تو پوست ہے اور تو مغز ہے اور وہ پوست ہے تو پھر کون کسکی تلاش کرے
توضیح جب دو شخص ہون تو ایک دوسرے کو تلاش کرے اور جب خود ایک شخص کو ہمہ
صفت موصوف ہو اور محتاج کسی کا نہین پھر تو وہ کسکو تلاش کرے وہ تو اپنی ہی کو ہر جگہ
براجمان اور پرکاشوان دیکھ رہا ہے کیونکہ جس قدر مخلوق اور غیر مخلوق اشیا ہین سب مین
وہ پُرا اور محیط ہے قطعہ از منشی شیو شنکر لال صاحب ۵ آنانکہ رموز حق بدانند ٭ خود را ز خدا
جدا ندانند ٭ اینانکہ ترس دوئی دوانند ٭ نادان شدید بیگمان اند ٭ ۴ وہم دریا مین جو
موجین اٹھتی ہین اور حباب بنتے ہین دریا کو کیا تلاش کرتے ہین اور دریا سے باہر کب
ہوتے ہین -

۵ جب یہ تیری سمجھ مین آجاوے پھر تجھے جگ اور تپ اور کرم اور اوپاشنا کرنا حرکت
فضول ہے اور یہ مشق پریشان بے سود ہے وار سومات بالا جہلا کے ڈرانے اور بہلانے
کے لیے ہین گیانی کو جتنا رتھ گیان ہے اور وہی سرور ہے اور وہی مکت ہے
اسے قاعدہ یہ ہے کہ جب اہنکار جاتا رہے دوئی زائل ہوجاتی ہے کیونکہ جب کسی نے

اطلاق دوئی اُسکے فہم سے جاتی رہے۔

دفعہ ۱۰۔ جسنے اُس نور منور پرماتما کو پہچانا وہ تمام سے آزاد ہوا لیکن جبتک تمام محسوسات کا خیال دل سے جاتا نہو وہ نور دل مین جلوہ گر نہین ہوتا پس ضرور ہے اور لازم ہے کہ ہر فرد بشر کہ جسکو شوق اتصال محبوب ہو سوائے خواہش اتصال اُسکی اور کسی قسم کی خواہش اپنے دل مین نرکھے اور ایسا مسرور اُس تصور جانانہ جہان مین ہو جاوے کہ ہردم اُسی کا تصور نقش جگر ہو جاوے تب وہ معشوق ہاتھ آوے۔

دفعہ ۱۱۔ آتما لاثانی ہے اور نہایت لطیف اور بے حرکت اور کل شے مین محیط لیکن بغیر سوچ اور بچار آسانی سے اُسکی حقیقت معلوم نہین ہوتی اور حواس ظاہری اور باطنی اُسکو پکڑ نہین سکتے ہین کس واسطے کہ حواس خلقی ہین اور آتما غیر مخلوق پس مخلوق غیر مخلوق کا محیط نہین ہو سکتا۔

دفعہ ۱۲۔ جو تحریر اور تقریر مین آتا ہے اور شبد اور سپرس اور رنگ اور گند رکھتا ہے وہ حادث ہی اور جو ان سب سے منزہ ہی وہ قدیم ہے اور وہ از خود موجود اور کل شے کے اندر اور باہر خلیط اور محیط اور کسی سے متنفر نہین ہوتا اور نہ کسی سے محبت رکھتا ہی کیونکہ دو شخص جب ہوتے ہین اور اُنکا خلق منج دیگر ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے صحبت یا نفرت کرتا ہے اور جو ایک ہی ہو وہ نفرت کس سے کرے اور اُلفت کس سے۔

دفعہ ۱۳۔ جو دل مین مقیم ہے اور کل شے مین موجود اور کل کو محیط ہو وہ گیان اور علم کے آنکھون سے نظر آتا ہے مگر ان آنکھون اور کسی حس سے محسوس نہین ہوتا وجہ یہ ہے کہ وہ دل دانا سے بے حجاب اور بے شرم ملتا ہے اور حجاب و شرم اُس بارگاہ مین فقط جہل و نادانی ہے چاہیے کہ جہل کو دور کرا اور تابع معقولات ہو کر آتما کو اندر دل کے مشاہدہ کرتا کہ عاشق صادق موسوم ہو کیونکہ جیسے چراغ کی روشنی سے گھر کے تمام اشیا نظر آتے ہین ویسے ہی آتما کے گیان سے تمامی موجودات اور مخلوقات کی حقیقت پیش نظر ہو جاتی ہے اور ایسا آتم گیانی کبھی محتاج غیر نہین ہوتا کیونکہ آتما محتاج غیر نہین ہی تو پھر اُسکا شائق اور حبیب کیونکر محتاج ہو سکتا ہی۔

دفعہ ۱۴۔ واضح ہو کہ دفعہ ۱ سے دفعہ ۱۴ تک جو بیان آتما کیا گیا یہ صرف بنظر ضرورت سمجھانے

سلہ شعر مردان خدا
خدا نباشند ولیکن ز خدا
جدا نباشند * دیگر
در حقیقت دو کسے نیست
خدا ہست ہمہ ولیکن از
[illegible] یک نقطہ جدا
ہست ہمہ * کلام گوبند
سلہ صاحب
[illegible]

دشوار کیونکہ جب یہ دل جانب سماعت اناہد شبد کے مشغول ہوویگا تو اُسکے سُننے سے اُس
کی لطافت اور پاکیزگی اُسمین حاصل ہو جاوے گی کہ توجہ اُسکی جانب شناخت جیو آتما اور پرم
کی ہو جاوے گی اور جب یہ دل تفریق مفاصل لفظی جیو آتما اور آتما کی کر لیوے گا اپنے
کو پرم پد کو پہونچا کر پرم آنند کر دیوے گا۔

دفعہ ۶۔ پس بوجوہات بیان دفعات بالا قیاس مین آتا ہے کہ دل کو قدرت عظیم حاصل ہے
یہ نور اعظم کے دیکھنے کو قادر ہے بشرطیکہ عقل اور شوق عمل نیک اور صحبت عالم اور عامل اور
اعمالون کی میسر ہوا اور واضح ہو کہ تمامی قواے انفعالی اور حواس ظاہری اور باطنی اسکے
محکوم اور فرمان بردار ہین اور یہ بسبب اسکے کہ جوہر بسیط ہے حاکم حواس عشرہ اور قواے انفعالی کا ہے

دفعہ ۷۔ صاحبانِ علم اور عقل اور کشف وکرامات دل کو چراغ جسم اور آفتاب چشم قرار دیتے
اور تاکید سے بیان کرتے ہین کہ اگر دل محسوسات کا خیال چھوڑ دیوے اور لذت محسوسات کو فانی
سمجھے پھر یہ وہی ہو جاوے کہ جو سب سے اعلےٰ موسوم ہے اور سبکا صانع مفہوم ہے اور کل
موجودات مین محیط ہے اور جوہر بسیط اور لاتعین ہے اور اس سے خالی کوئی ساکن اور
متحرک نہین ہے اور منتہاے کلام اور مقام اور نشان ہے۔

دفعہ ۸۔ جو کوئی چاہے کہ بہشت کا آرام اور سیر اعراف کی کرے اور ہر قسم کے آفات اور مکروہات سے
بچے اور ہر ایک موجودات اور خلقت ہر سہ عالم کو زیر حکم رکھے اور صانع صنعت سے واصل ہو
پس حواس ظاہری اور باطنی اور قواے انفعالی کو قابو کرے اور دل کو محسوسات کی طرف جانے
سے روکے پھر تو مراد حاصل ہے دل کی خاصیت ہے کہ جسطرف متوجہ ہووے وہی ہو جاتا ہے اگر عالم کی
طرف متوجہ ہو عالم بن جاوے و اگر حق کی جانب متوجہ ہو عین حق ہو جاوے۔

دفعہ ۹۔ دل کو ایک دریا فرض کرو اور دریا مین لہرین ہوا سے اٹھتی ہین پس حواس کو
ہوا قرار دو اور شئے مطلوبہ کو گوہر مقصود سمجھو لیتے جب تک ہوا رہیگی لہرین پیدا ہوتی اور بگڑتی
رہینگی اور جب ہوا بند ہو گی دریا کا پانی مثل آئینہ کے صاف ہو جاویگا پھر تو بلا تکلف اُسمین گوہر
نظر آنے لگیگا اسی طرح جب دل تخیل محسوسات سے باز رہتا ہے کہ جسکے باعث سے صفائی
اُسمین آجاتی ہے تو اُسی موقع مین کہ دل مانند آئینہ صاف ہو گیا رہتا ہے عکس یار اور جمال ذوالجلال نظر آتا ہے

اہنکار سے اپنی میں کچھ سمجھا اور پرماتما کو اور تب تلاش کیا اور نتیجہ کلام یہ ہی کہ جب انانیت محو ہو سا
یکتائی خود بخود پیدا ہو جاتی ہی اور دوئی دور ہو کر وحدانیت آ جاتی ہی جیسے خودی چھوٹ جاتی
بیخودی ہو جاتی ہے دفعہ ۶ ہے اے مثلاً تشیان آتا سمجھو کہ دریا اور موج اور حباب تم ہی ہو دوا
کوئی نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہوگا پس جس آتما کو تو تلاش کرتا ہے وہ تو ہی ہی

نمبر ۳ بیان اجتماع دل مع فوائد اسکے اور تعریف گردش دل وا برگھاے اسڈل مع وقوع واقعات اُس کے

یہ دل نہایت لطیف اور عجیب اور غریب خاصہ کا رکھنے والا ہے اسکی کیفیت کے سمجھنے وا
پرم پد کو بلا تکلف پہونچ جاتے ہین۔

دفعہ ۱۔ جب آدمی کے مزاج سے پراگندگی دور ہو جاوے اور اجتماع خاطر حصول
اور حواس خمسہ ضبط مین در آ دین اُسی حالت کا نام اجتماع دل ہے۔

دفعہ ۲۔ باقی رہا یہ سمجھنا کہ اجتماع دل سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہی کہ یہ دل
من کہتے ہین کروڑون کوس بے پر کا اوڑتا اور بے پیر کا دوڑا کرتا ہی یعنے نہایت سریع الس
اور اپنی جاد مین تمامی عجائب اور نفائس ہر سہ عالم چہ متخیلہ اور چہ غیر متخیلہ سبکو دوبدو دکھلاتا ہے

دفعہ ۳۔ حالت خواب مین ہزارون کوس دور جو مسافت واقع رہتی ہے اُسکو دیکھتا اور اُ
اور جسکا ظہور ایک عرصہ کے بعد ہوتا ہی اُسکو بہت مدت پہلے دیکھ لیتا ہی علاوہ اسکے لوح
کے نقش و نگار کو بھی دیکھا کرتا ہے بشرطیکہ اسمین صفائی اور روشنی دیجاوے۔

دفعہ ۴۔ دل کی قدرت اور طاقت کو دیکھنا چاہیے کہ اپنے چشم اور مکان کو کبھی چھوڑتا
مگر ہزارون کوس جاتا ہے اور فوراً واپس آتا ہی اور ہر قسم کا فعل کرتا ہی اور ہر عضو
حس سے کام لیتا ہی اور جسطرح حالت بیداری مین ہر کام کو کرتا ہی بجنس حالت ملکوت مین کرتا

دفعہ ۵۔ اس دل کی ایک عادت خراب یہ ہی کہ کسی ایک مقام مختص پر یہ قیام نہین کر
شئے مفرح اور عمدہ کے جم نہین سکتا پس اسکے جمنے اور قیام مقام کی تدبیر مفصل در
موضع بیان مین اناہد شبد کے لکھے جاوینگے کہ بغیر استعمال ناہد شبد کے اسکا ق

...بان کی تیز زبانی سے ہاتھ نہین آتا اور فخر خاندان جتانے سے نہین ملتا۔

دفعہ ۱۶۔ جس طرح صاف آئینہ مین مُنھ نظر آتا ہے دل صاف ہونے سے آتما نظر آتا ہے پس چاہیے عقل سے دل کو صاف کرو پھر دیکھ لو

دفعہ ۱۷۔ جوشِ محبت آتما بھی اسی دل سے اُٹھتا ہے گویا خواہش آتما اسی دل سے ہوتی ہے پس چاہیے نا یقین بڑھ بڑھ یا کمال توجہ سے جانب صفائی دل متوجہ ہون کیونکہ یہ اوّل درجہ برہم شناسی کا ہے۔

دفعہ ۱۸۔ جبکا دل کو ضبط نہین ہوتا اوسکا دل آٹھ پتّی کنول مین جو دل کے گرد ہے سیر کیا کرتا ہے دل کی خاصیت ہے کہ آٹھ قسم کے اشغال کی جانب آدمی کو لیجاتا ہے آٹھون طرف سے جب مشتاق اوسکو روکین تو کثرت کو چھوڑ کر وحدت کو پاوین۔ شبیہ اشغالِ دل کمل۔

مشرق جب دل اس ہستی مین آتا ہے نیک افعالی کو متوجہ ہوتا ہوا وغیر کا نفع چاہتا ہے
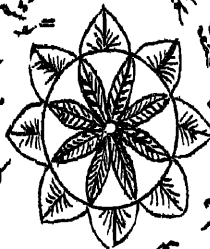
دفعہ ۱۹۔ جب دل بجاے خود رہتا ہے ترک لذات اور تجرد کے خیالات عالم سے خواہش کرتا ہے اور جانب وحدانیت پرماتما متوجہ ہوتا ہے۔

جس طرح آئینہ صاف کرنے کو بعض مصالح ہین ویسے ہی دل صاف کرنے کو بید اور بیدانت اور جوگ شاستر ہے کہ جسکا انتخاب یہ نسخہ ہے اگر دل صاف نہو سب علم اور عمل بیکار محض ہے ۔

دفعہ ۱۰ - جو آدمی آتے وقت یہ مشغر مین اپنا دل وو دھیان لگاتا ہے وہ بیشک اور بلاشبہ پرماتما مین ملجاتا ہے پس بالیقین سمجھنا چاہیے کہ دل کو بڑی قدرت اور عظمت اور تصور کامل کو بڑا فخر اور عزت ہے دیکھو تشریح پنجم ادھیاے آٹھوین گیان پرکاش کی ۔

دفعہ ۱۱ - ترکیب مندرجہ دفعہ ۱ - اور سب ترکیب سے نہایت آسان ہے اور ہمیشہ کے برت رکھنے اور ہر وقت تیرتھ کے فکر مین رہنے اور بار بار غسل کرنے اور دھوتی بدلنے اور نوع بنوع کی ریاضت کرنے اور جپ اور تپ اور دھیان اور دستندداو پاٹھ کرنے اور دھارنا دھرنے اور لوازمات جگ وغیرہ مہیا کرنے سے سہل ہے اسکے عمل کے لیے اندک امداد علم اور عقل کی چاہیے ۔

دفعہ ۱۲ - جو دل سمادھ یعنے استغراق سے صاف ہووے اور سب عالم کو برتھ سمجھے و آتما ہو جاوے اور کمال کو پہونچے اور اسکو جو سرور ملے اسکی کیفیت بیان سے باہر ہے وجہ ظاہر ہے کہ جب کمال کو پاتا ہے مستغنی ہو جاتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ یہی دل جیو آتما ہے ۔

دفعہ ۱۳ - پرنو کی شغل کی ایک یہ ترکیب نہایت عمدہ ہے وہ نور جو دونون آنکھوں مین ہے دونون کے اتصال کی جگہ دل ہے اور وہ رگ جسکا سرا دل سے ملا ہوا ہے اسکی دو شاخ ہوکر دونون آنکھ کے تپلیون مین لگی ہوئی ہین یہی سبب بینائی کا ہے اور اسی تار برقی کے وسیلہ سے دل مین محل جو پرماتما کا ہے بلا تامل رسائی ہوتی ہو دیکھو دفعہ ۷ تشریح اینکھد الکھ پرکاش کا پس چاہیے کہ تخلیہ مین نشست رکھے اور سہج سمادھ سے یا بہ کثرت ریاضت پتلیون کے اولٹنے پر اس رگ کی کیفیت دریافت کرے بوا صاحب کے خاندان فقیری مین اسی عمل سے سیدھانت حاصل ہوتی ہے مفصل حال اسکا دفعہ ۹ بیان نمبری ۴ مین لکھا ہوا ہے دیکھ لو ۔

دفعہ ۱۴ - فرشتہ دل کے آنکھ سے اُس آتما کو دیکھتے ہین بدین نظر دل کو چشم فرشتہ بھی کہتے ہین ۔

دفعہ ۱۵ - اسی دل کی یکتائی مین وہ طاقت ہے کہ جسکے متحرک کرنے سے آتما پایا جاتا ہے

باتنا ۔۔۔ طلسم ۔۔۔ مولفہ پنڈت موتی لال صاحب موجود ہیں اسکے مطالعہ سے
۔۔۔ ذہن انسانی دفع ہوجاویگے اگرچہ پنڈت صاحب نے اس طریق معرفت سے
۔۔۔ ایک علم قائم فرمایا ہے گویا ۔۔۔ اسکا اسی وجہ سے مقناطیس حیوانی رکھا ہے کہ جسقدر
۔۔۔ اسمین ہوتی ہین وہ باعث نفس حیوانی کا ہے پس قدرت پرمیشر کو دیکھنا چاہیے کہ
حیوانی ۔۔۔ کا تعلق جیو آتما سے ہے اُسمین اس قدر کمالات ہین تو نفس روحانی اور
۔۔۔ جسکا تعلق نفس ناطقہ سے ہے کس قدر کمالات ہونگے بدین وجوہات انسان کو
چاہیے کہ بتفصیل ۔۔۔ حواس عشرہ اور قواے افعالی اُس کمال کو حاصل کرے کہ ہر ایک اہل کمال ا۔۔۔
عاجز اُسکے مقابلہ مین مثل شعبدہ بازان روزگار ہیچ میرزا ور ہیچ محض تصور ہین
آوین اور آپ اُس درجہ کو پہونچے کہ جہان سے پھر خاتمہ گفتگو ہے۔

تفصیل حواس اور قواے افعالی

	نام	تفصیل				
		۱	۲	۳	۴	۵
۱	گیان اندری یعنی حواس ظاہری	قوت لامسہ	قوت شامہ	قوت ذائقہ	قوت سامعہ	قوت باصرہ
۲	انتہ کرن یعنی حواس باطنی	قوت متخیلہ	قوت مدرکہ	قوت حافظہ	قوت واہمہ	حس مشترک
۳	کرم اندری یعنی قواے افعالی	قوت دست	قوت پا	قوت آلۂ تناسل	قوت منفذ مقعد	قوت نطق

فصل بیان حواس ظاہری اور قواے افعالی ہر کہ او رمہ پر عیان ہے باقی حالات
باطن قابل تحریر ہین وہ یہ ہین قوت متخیلہ کے ذمہ ہے حفاظت کرنا اُسکا جو حس مشترک
سے ملے اور یہ خزانچی حس مشترک کی ہے مگر ایک خاصیت اسکی یہ ظاہر ہوئی ہے کہ اشیاے محولہ
کی شکل کو بدل دیا کرتی ہے قوت مدرکہ دو قسم کی ہے اول متفکرہ اور دوم متذکرہ اسکا کام
حافظہ کی موجودات کو تجویز کرنا اگر عقل کے قرین ہو ذاکرہ کہلاوے اور جو جہل کے قریب ہو
متفکرہ کہلاوے قوت حافظہ اسکا کام ہے امانت رکھنا جو اُسکے سپرد ہو اور حاضر کر دینا وقت
طلب کے قوت واہمہ اسکا فعل ہے جو چاہے بنا لیوے یعنی سچ کو جھوٹھ اور جھوٹھ کو سچ

دفعہ ۲۰ - جب دل کا مالک دروازہ سوراخ دل پر آتا ہے بیداری ہوتی ہے -
دفعہ ۲۱ - جب آتما اندر دائرہ دل کے تشریف لیجاتا ہے خواب طاری ہوتا ہے -
دفعہ ۲۲ - جب کہ آتما چھوٹے سوراخ دل مین کہ چانول کے برابر ہے آتا ہے حالت خواب غفلت
ہوتی ہے اور نہایت خوبی سے آرام کرتا ہے -
دفعہ ۲۳ - جب صاحبدل دل کو چھوڑتا ہے اور مرتبہ ترپا مین جاتا ہے تب یہ جیو آتما آتما
دل جاتا ہے اور آواز اناہد شبد سنا کرتا ہے -
دفعہ ۲۴ - جب یہ جیو آتما تعینات سے رہا ہو کے آواز اناہد سنکے مست ہو جاتا ہی پرم آتما ہو جاتا
دفعہ ۲۵ - پرنو کی کمالات کی شرح ایک دفتر ہے جسقدر متعلق دل ہے لکھتا ہون وہ یہ -
کہ پہلے حرف پرنو کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے اور دوسرے حرف سے دل شگفتہ ا
تیسرے حرف کے پڑھنے سے آواز ناہد معلوم ہوتی شروع ہوتی ہے چوتھے درجہ مین نصف
حرف ہے اوس سے محویت ہوتی ہے اور عین نور ہو جاتا ہے -
دفعہ ۲۶ - خلاصہ بیان پچیسون دفعات بالا کا یہ ہے کہ مین کسی قسم کی آرزو یا خواہش
نہ ہووے جب پرماتما انسان کے دل کو آلایش خواہش اور ملوثات تمنا سے پاک پاتا
بلا استدعا بے غیرے وہ ہر دل عزیز تختگاہ دل پر ہمیشہ نور منور اجلاس فرماتا ہے اور جبکہ
اجلاس ہوتا ہے ہر رگ اور ریشہ اور حواس ظاہر اور باطن آلایش محسوسات سے پا
ہو جاتے ہین اور دیدار جمال باکمال پرماتما سے وہ مخزن الانوار بن جاتے ہین جیسا ئنہ
روشنیون سے پر ہو جاتا ہے تب عکس جمال عالمتاب مثل آفتاب گوشہ مشرق چشم سے
باہر ہو رہتا ہے کہ عامل کو ہر مقام اور ہر شے مین پر اور محیط نظر آتا ہے یعنے ایسے عا م
وہ ہر وقت اور ہر حالت مین اندر اور باہر تمامی اشیا کے جلوہ گر اور منور دیکھ پڑتا ہے

نمبر ۴ بیان ضبطی حواس عشرہ اور فائدہ انضباط کہ جسکو فقرائے ہند جسن سما دھ کہتے ہ

واضح ہو کہ حسب قول حکمائے ہند اور یونان پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی
پانچ قوائے افعالی ہین اور اونکا تعلق نفس حیوانی سے ہی اور اس نفس حیوانی کے کمالات مین ا

صدہاری نے بھی اس بیان کو گیان پرکاش اور انگہ پرکاش اپنی کتاب تصنیفی مین زیب فرمایا ہے۔

۵۔ ایک کھیشر کا عین الیقین سے قول ہے کہ تمام حواس پر اسکے تابع ہین اور کرم
ری اور گیان اندری اور انتہ کرن کو اونکے مقامات پر وہ برجا رکھتا ہے اور ہمیشہ بیدار
ہے کبھی سوتا نہین اور مختلف راہون سے اطراف اور جوانب مین سیر کرتا ہے اور اپنے
راہ ہمیشہ بدن اور حواس کو رکھتا ہے اور جس جس مقام مین وہ جاتا ہے یہ سب بھی جاتے ہین
وجودیکہ ان سب سے وہ علیحدہ ہے کس واسطے کہ بدن اور حواس فانی ہین اور پران جا دولن
ر اوسکے معنی ہین حرکت جیو آتما۔

عہ ۶۔ حواس باطنی کے ضبط سے مکت یعنی سرور دائمی اور حواس ظاہری کے روکنے
ے بہشت یعنی آرام اور عیش نوع بنوع کے نصیب ہوتے ہین۔

عہ ۷۔ بسبیل تمثیل حواس ایک مرد مرتاض راہ مین بیٹھا تھا اور ایک شکاری اپنا شکار
ڈھونڈتا تلاش کرتا ہوا آ کر سمت اور سراغ شے مفرورہ کا مستفسر ہوا اوس نے جواب دیا کہ آنکھ
کا کام ہے دیکھنا اوسکو قوت نطق نہین اور زبان کا کام گویائی ہے اسکو قوت بصر نہین بس
جو قوت نطق اور بصر دونون ہو وہ مطابق رویت کے بیان کرے اور وہ صادق ہو
یہ بظاہر محال ہے کیونکہ جسکو رویت ہے اسکو قوت بیان کی نہین رہتی بدین وجہ کہ اسکے
ہوم سے خیال دوئی دور ہوکے رہتی ہے اور جس کے دل سے پردہ دوئی اوٹھ نہین گیا
اوسکو حقیقت سے آگاہی بخوبی نہین ہوتی۔

بعہ ۸۔ ان فقرات سے حاصل مطلب سمجھ لینا چاہیے گو یہ مفہوم بہت نازک ہے
ہا عقل سلیم کے نزدیک ممکن التعمیل ورنہ ذہن ذکا کے نزدیک قابل العمل ہے۔

بعہ ۹۔ بیان حسن سادھ انسان شائق کو چاہیے کہ تخلیہ مین بیٹھکر حواس خمسہ ظاہری کو
معطل کرے اور بعدہ حواس باطنی کو بیدار کرکے انکو بھی اونکے افعال سے معطل کر دیوے جبکہ
واس عشرہ بلا کسی ترکیب کے اپنی تصفیہ قلب اور عقل رسا کے زور سے ضبط مین رہ آدین
چاہیے کہ ایک آئینہ بلوریا کوئی شے مجلی اپنی آنکھون کے روبرو رکھے اور بلا گرنے پلکون کے

اور انسان اور عکس کو مخوف شے بنا دینا اور یہ نقش کر دیتا ہی حس مشترک پر دیدہ اور نادیدہ اور شنیدہ اور غیر شنیدہ کو اور وسوسہ اور خوف کا پیدا کرنا اسکا کام ہی حس مشترک اسکا کام ہی قبول کرنا جمیع صورتون کو حواس ظاہری کے بطون مین مرتسم ہوئے ہین اور جمع رکھنا اونکو اپنے خزانہ مین۔

دفعہ ۲۔ بعض مقامات بید مین دل یعنے من اور چیت کو ایک ہی قرار دیا ہے اور حکمای یونانی چیت کو قوت واہمہ کہتے ہین اور نفس حیوانی اور قوت ارادے کی ذیل مین دونونکو سمجھتے ہین اور جگہ مین قیام فرض کرتے ہین۔

دفعہ ۳۔ حواسون اور اندریون کی بالطبع خاصیت ہی محسوسات کو حس کرنا اور بحالت انضباط عین سرور سے وصل کر دینا اور جب کہ متوجہ باہر کے طرف ہوتے ہین انکا قول ہی کہ اوراک تعینات کیا کرین اور جب متوجہ اندرون کے ہون اُس ذات مقصود مین پیوست ہوجاوین۔ تشریح وجہ یہ ہی کہ جس وقت انسان حواسون کو ضبط کرکے راہ اون کے منفذ کی بند کر دیتا ہے تب وے باعث تاریکی نہایت انتشار اور گھبراہٹ مین آکر مقام روشن کو تلاش کرتے ہین اور سکھمنا رگ جو دل کے پاس نہایت روشن ہی کہ جسکی تعریف بیان آتما گیان کے دفعہ ۹ مین مفصل لکھا ہوا ہی باعث روشنی اُسکے اُس مقام پر جمع ہوتے ہین اور چونکہ اسکا سرا ام الدماغ مین لگا ہوا ہی اُس راہ سے اُس مقام کو کہ درجہ بدرجہ زیادہ روشن اور برہم لوگ درست لوگ سے موسوم ہے روان ہوتی ہین الحاصل انکی ضبطی مین وہ قوت ہے کہ اپنے ضابطہ کو بلا تکلف اور بلا تامل برہم سے واصل کر دیتے ہین۔

دفعہ ۴۔ بیان عمدہ قوت باصرہ یہ قوت نہایت عمدہ اور روشن گوشہ ہر دو چشم مین نہایت خوبی سے بنفاست تمام نگہداشت کی ہوتی ہے اور طرفہ یہ کہ بغیر اوسکے تجلی اور عدم موجود گی چشم کے کبھی اُسکے باعث سے عجائبات قدرت ایزدی نظر آتے ہین وہ اسی قوت باصرہ کا جلوہ ہے ٭ راقم گمان کرتا تھا کہ انسان کے جسم کے اندر ایک چشم اندرونی ہی ہر چند کہ تحقیقات مین اسکے بہت کوشش کی مگر کسی حضرات نے اصل کو بیان نہین کیا مگر اب تحقیق ہوا کہ اندرونی کوئی شے نہین ہے صرف قوت باصرہ کا باعث ہی منشی کنھیا لال صاحب

ے اور مضمون کو بالتشریح شرح کرتا ہون کہ جس سے تمامی اقسام جوگ پوست کندہ مختصر بیانمیں
م ہوجاوین شعر چشم بند و گوش بند ولب بہ بند * گر نہ بینی نور حق بر من بخند * اس شعر کے
مصرع مین تین طریقہ معرفت کی جو تحریر ہین وہ بالکل حاوی اور نشان دہ نور پرم جوت
ہین ہر چند فقرا اس رمز نازک کو ظاہر نہین کرتے نہایت محنت شاقہ اور اشتیاق شوق
شائقین پر بڑی غفلت سے ظاہر کرلیتے ہین بلکہ مشہور امر ہی کہ علم اکبر یعنی برمھ بدیا ہمیشہ
سینہ بسینہ چلا آتا ہے سینہ مین دیکھا نہین گیا تھا مگر اب آتما نہایت خوش ہوکے فرماتا ہے
سکا ظہور بالتشریح کسی نے نہین کیا وہ اب کیا جاوے کیونکہ جنکے مفہوم مین خالق و مخلوق
ہین وے گمراہانہ تقریر پیش کرتے ہین اور جب کہ ہمہ اوست اور ہمہ از وست کا معاملہ ہے
پھر حجاب کہان باقی ہی اور جب حجاب نہین تو پھر چھپانے سے کیا حاصل اور کس سے چھپایا جاوے
نکہ دو آدمی جب ہوتے ہین تب شرم اور حجاب کیا جاتا ہی اور جب خود ہی خود ہر جگہ
جود یعنی سرب بیاپک ہی تو پھر کس کی شرم کون کرے لہذا مشرح لکھا جاتا ہے اور ظلمات
یان جو اگیانیون کے جگر پہ چھا رہا ہے توضیح برتھ گیان اور تشریح آتما گیان سے اس طرح پر
ٹھا دیا جاتا ہے کہ جیسے سورج نکلنے سے تاریکی شب جاتی رہتی ہے۔

دفعہ اول توضیح چشم بند مخفی نرہے کہ فن ریاضت مین جسقدر آنکھ کو شرف دی گئی ہے ایسا
شرف کوئی عضو نہین ہی ہر قسم کے کمال اسمین بھرے ہوئے ہین سہج سمادھ جو اعلے مراتب
وصال پرماتما ہی اسی چشم سے متعلق ہے اسکی ترکیب یہ ہی کہ عامل تخلیہ مین بیٹھکے اپنے
دونون آنکھون کے محاذی اور متصل بینی کو ایک ہاتھ کی دو انگلیون سے خوب دباوے
پھر جو اسکو نظر آوے قدرت ایزدی سمجھے چونکہ یہ رمز نہایت اخفا کے قابل ہی لہذا تھوڑا
اور مختصر بیان کیا گیا کہ عقلمندون کے لیے اشارہ کافی ہی اور جہلا کے لیے ایک کتاب بھی
کافی نہین ہوتی اور اسی طریقہ کا نام جوگ سہج سمادھ ہے اسکے عمل آوری ایسی ایسی
روشنی نوع بنوع نظر آتی ہی کہ جسکا مفصل حال دفعہ ۸ بیان نمبری ۶ مین مندرج ہی۔

دفعہ ۲ تشریح گوش بند کانون کے بند کرنے سے آواز ناد شبد سنی جاتی ہے اور یہ
آواز ہر متنفس کے تہ دل سے بلا ناغہ اور ہردم برآمد ہوا کرتی ہے * بیان شرح

اپنی آنکھوں کی پتلیوں میں جو ایک قسم کی روشنی ہے بغور تمام دیکھا کرے -
۴- اخیر نتیجہ اس دیکھنے کا یہ نکلے گا کہ باعث جاذ طبیعت حواس خمسہ [illegible] ہیں ورد آدمی
جسوقت حواس خمسہ ظاہری اس شئی مجلی کے دیکھنے سے ضبط ہونگے حواس باطنی بھی اپنے افعال
معطل ہو جاوینگے بعدہ تشریح دفعہ ۳ بیان ہذا کو دیکھو الحاصل ترکیب لا ہین منسلکہ ہوا
عشرہ شرط ہذا زبان ہو بکثرت مشق سے عامل کو وہ درجہ میسر ہوگا جو خاتمہ گفتگو اور منتہا
مراتب سے اور ہر دم پردہ زمین سے فلک الافلاک تک شعاع نور تاباں و درخشاں
نظروں میں معلوم ہوا کریگی اشعار مثنوی گلزار ابراہیم سے پردہ اسپر کچھ نہیں ایزدی شعور
ہی موجزن دریائے نور ہے زمین و آسمان میں پردہ نور ہے گر نہ دیکھے تو یہ تیرا قصور
دفعہ ۱- ایک اور آسان ترکیب ضبطی حواسونکی بتلاتا ہوں گویا آدمی کو فرشتہ بناتا ہو
وہ یہ ہے کہ جسوقت آدمی کو غلبہ نیند ستاتا ہی تمام حواس ایکجا ہو جاتے ہیں اور جسب معمول
آنکھونکی پتلیں بھی اولٹ جاتی ہین بدینوجہ ملک ملک کی سیر سوتے ہوئے کر آیا کرتا ہے
پس شائق کو چاہیے کہ جب نیند آوے آنے دیوے مگر احتیاط کرے کہ لشکریان لشکر خواب
اسکے متاع ہوش کو لوٹ نہ لیجاوین یعنے ٹال مٹول کرکے حالت شیرین خوابی پیدا کرے
کہ جسکو عالم لاہوت کہتے ہین جب چند روز ایسی مہارت بہم پہونچاویگا ایسی ایسی عمدہ
کیفیتین دیکھ سکیگا کہ جسکی تشریح طول صرف معائنہ کے تعلق ہی -
نمبرہ بیان آتما شناسی اور ظہور جلوہ نور پرماتما کہ جسکے ضمن توضیحات
بیانات تیج سمادھ اور اناہد شبد یعنی سلطان الاذکار اور جپا جاپ اور
دیگر طریقہ ہائے ریاضت جو نہایت نایاب اور پیچیدہ تھے ذہن نشین جنکا
غایت مشکل تھا اور فی زمانہ بھی دستیابی جنکی اہم ہے درج ہیں
آج تک اس پردہ زمین اور آسمان اور مابین اسکے کہ جسکو تر لوک کہتے ہین ہر متنفس کو خواہش
آتما شناسی رہی مگر متلاشیان کو جلد تر کوئی صاحب برمحہ بتا یا اور عامل علم ابھی بتلا نہ سکتے
انواع اور اقسام کی حیلہ سازیاں کرکے وقت کو ٹال انکی اوقات کو خراب اور شائق کو کم شوق کر
تھے مگر چونکہ اس راقم کو بحکم پرماتما اخفا کسی سر غیبی کا منظور نہین لہذا ایک شعر مثنوی پردہ

۵	آواز بین	آبحیات ام الدماغ سے تلے کو اوترتا ہے۔
۶	آواز نال یعنی تاری	وہ آبحیات بعد اوترنے ام الدماغ کے حلق مین پڑتا ہی۔
۷	آواز نی یعنے بانسری	کشف اور اشراق ہوتا ہی اور ضمیر خلائق پر آگاہی ہوتی ہی اور دور دور کی آواز سُنی جاتی ہی۔
۸	آواز پکھاوج کہ ہاتھ کی مارتے ہی نزدیک کان کی ہولدیتی ہی۔	اور نادیدہ اشیا کو دیکھتا ہی غرض کہ اس شبد کے سُننے کے ذریعہ سی شائق روشن ضمیر ہوجاتا ہی وہ آواز جو تمام مخلوق کی دلسے برآمد ہوتی ہی عامل کشادہ پیشانی سے سماعت کر سکتا ہی۔
۹	آواز نفیری خرد	اسکے سُننی سے سامع ایسا لطیف ہوجاتا ہی کہ جہان چاہے اوڑکے چلاجاسکتا ہی اور عوام کی آنکھ سی محجوب ہو سکتا ہی کہ وہ سبکو دیکھے اور اُسکو کوئی نہ دیکھے اور وہ دیوتاؤن کو بھی دیکھتا ہی یعنی راہ ملکوت کی نظر آنیکا پردہ جو اسکی آنکھون پر پڑا ہوا ہی وہ اُٹھ جاتا ہے۔
۱۰	آواز گرج بادل کی کہ دو دو کے موافق ہوتی ہے۔	یہی آواز اناہد ہی اسکے سُننے سی بر تمہ سے مشغول کُل ہوجاتا ہی اور تمام نیک و بد اور خیال و مفہوم عقلی اور کشف و رو ہب و رسیدھی اور کرامات و معجزات کو لونڈونکا کھلونا یعنی اشیاے بازی سمجھتا ہی۔

تحقیقات اناہد شبد کی نہایت آسان ہی اور بے تکلف بلکہ اگر کوئی آدمی کسی وقت اپنے دلکو ہر قسم کے خیالات سی روکے تو بغیر کان مین اُنگلی دینے کے اناہد شبد مسموع ہوگا چنانچہ یہ فقیر بغیر کان بند کیے اناہد شبد سُنتا ہی اور اندک تبدیل ہونے خیال و در تصور کے وہ کیفیت کافور ہوجاتی ہے اور دوسری ترکیب ہی کہ کانون مین روئی ڈالکر اور اُنکو اولٹ کر عمامہ یا موٹھے سی خوب کس کر باندھی اُسکے اوپر ایک رومال بھی باندھی جس شکل سی کہ شائقین بنظر آراستگی داڑھی کو باندھتے ہین بعد ازان کان پر یا ایک ہاتھ کی ہتھیلی رکھکر آواز اناہد کو سُنے پھر تو بلا تکلف عمدہ عمدہ سرود صدا سُن پڑیگی چنانچہ فقیر اکثر حالت موسم سرما مین جبکہ اوائل مشق کا تھا ایسا ہی کرتا تھا بہم غور اور فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ آواز ہر بشر کے اندر ہر وقت باقیام مختلف خود بجتی رہتی ہی سماعت اسکی بسبب استعمال محسوسات کے نہین ہوتی۔

اُسکا یہ ہے اُس آواز اناہد کا نام آواز برتھ ہے اور یہ دو قسم پر منقسم ہی اول آواز الا
مرکب اور دوم آواز مطلق کہ اسمین تمیز حروف کی نہین ہوتی چاہیے کہ دونون کو بر
اور دونون سے مشغول رہی کیونکہ آواز مرکب کے وسیلہ سے آواز مطلق مسموع ہو
۲ آواز مرکب پر نو ہی اُسکے وسیلہ سی عامل بلندی پر پہونچتا ہی اور انجید مین محو ہوتا ہی جس
مکڑی تار کے وسیلہ سے بلندی پر چڑھتی ہی اور موذیونکی آفتون سے بچتی ہے اوسیط
آدمی پر نو کے شغل سے محفوظ ہمہ آفات ہوجاتا ہی اب طریقہ عمل تبلاتا ہون گویا خادم کو
بناتا ہون اور فقیر منشون کو برمھ مین ملاتا ہون۔

دفعہ ۳۔ چاہیے کہ دو انگلیون سے دونون کان کے سوراخ بند کرے پھر دل کی آواز
خود بخود ہر وقت ہوتی رہتی ہے بتامل یک لحظہ اور بضبطی انفاس راست اور چپ ورنہ
بالاے دماغ اور اپنے کو مطمئن کر کے سُنے جو آواز کہ سُنائی دیوے اُسیکا نام اناہد شبد سمجھا و
آواز دس قسم کی ہوتی ہی اور اُسکا جاے صعود مقام وہم ہی بلکہ جس ایوان شاہی مین وہ
عالیان رونق بخش رہتا ہی اُس دروازہ پر جو باجے بجتے کیو اسطے معین ہین اُنکی یہ آ
ہین کہ جس سی عالم و عالمیان کو فخر ہوتا ہی اور جبتک کامل مشاقی نہین ہوتی بطرز گونا گو
آوازین سُنائی دیتی ہین کہ جنکی تنقیح و تعین و مطابقت آواز دہ گانہ مین نہین ہوتی۔

توضیح آواز دس قسم اناہد شبد کی

نمبر	قسم آواز	کیفیت تصدیق اور سماعت معنے اُن آوازونکی
۱	جو مثل آواز چڑیا	وقت سماعت اُسکے بدن کے بال کھڑے ہو جاتے ہین
۲	مسلسل اور مکرر ایضاً	بدن مین کاہلی اور ایک عجیب قسم کی سستی پیدا ہوتی
۳	آواز گھنٹہ یعنی جرس	عشق اور محبت کا جوش دل مین ہوتا ہے۔
۴	آواز سنکھ یعنی ناقوس	مثل نشہ کے سر گھومنے لگتا ہے۔

اگر اس طرح پر چند روز مشاقی بہم پہونچاوے گا دھیان اُسکا غایت مرتبۂ اعلیٰ کو پہونچیگا کیونکہ انسان
بسبب کثافت باطنی یک بیک جلوہ نور دیکھ نہین سکتا مگر چونکہ آفتاب مین وہ نور نہایت خوبی
بھرا ہوا ہی اور پھر ایک نیر اسی نیر اعظم سی اقتباس نور کا کرتے ہین پس شائقین کو اس مشق
اعلیٰ سے وہ کیفیت حاصل ہوگی کہ راقم کے احسانات تحریر بیان سی کبھی سبکدوش نہونگے اور اخیر
مین وہ عرفان حاصل ہو جاویگا کہ شائقین اپنے مین آپکو دیکھ لیوین گے پھر تو اسی کا حاصل مقصود
اور ہو المراد ہی اور اسی کا نام اقتباس نفس عقلا نے قرار دیا ہی اسکے بعد دیکھو دفعہ ۳ بیان
نمبری ۳ کا اکثر حضرات نو آموز اس فقیر سے پوچھا کرتے ہین کہ درحالیکہ پرماتما کی کوئی مثال در صورت
یقین ہی پھر اُسکا دھیان کیونکر کیا جاوے اور گنجینۂ مقصود کیونکر ہاتھ آوے لہذا بنظر جواب انکی
یہ ترکیب افضل و پسندیدہ لکھی گئی ہی کہ شرف سے اسکے ہر شخص کا دھیان نہایت خوبی سے پختہ
ہو جاویگا اور پرماتما کے دیدار جمال باکمال مین روز بروز غلبہ اشتیاق بڑھتا جاویگا۔

دفعہ ۱۰۔ ایک عمدہ قاعدہ جو کیا بھیاس کا یہ ہے کہ جو کوئی سکھمنا رگ کی راہ سے کہ وہ
نہایت روشن اور باریک ہے پران کو حبس نفس کی ترکیب سے اوپر کھینچے کہ پران او دل
اور پر نو ایک ہو کر اُم الدماغ مین پہونچ جاوے اور زبان سے تالو کو بند کرے اور حواس کو
ایسا روکے کہ پھر وہ محسوس نہ کر سکین ایسا مائل ہر طرح کا کمال پاتا ہی اور فرید بیان یہ کہ
پران کو روکے تین جیو آتما ہو جاوے پھر تصور پرم آتما کا کرے اور جیو آتما کا تصور چھوڑ دیوے
اور دماغ مین تصور کو قائم رکھے اس عمل سی ہر قسم کے کمالات کا عامل مخزن بن جاتا ہی۔

دفعہ ۱۱۔ ایک اور قاعدہ عمدہ بیان مین توصیف بیگیانیون کے بدفعہ ۵ لکھا ہوا ہے
دیکھ لو۔

دفعہ ۱۲۔ واضح ہو کہ فن ریاضت مین مقدم درستی تصور ہی جسکا تصور درست ہو گیا اور
ہر دم اور ہر لحظہ اُسی پرماتما کے دھیان مین مشغول رہا پھر تو اسی کا نام جو گیشر اور دیا ہے
اور اسکے واسطے یہ بھی ضرور نہین ہی کہ خانہ داری کو ترک کرے اور بیہودہ اہیون کی طرح
دربدر یا جنگل مین گھومے ہندی مثل ہی کرتے کرم کرے بیدہ نانا + من راکھے جہان
کرپا ند معانا + کبیر داس کا قول ہی + گرہ اندر جورہے اوداسی + کہین کبیر تاکے ہم داسی +

دفعہ ۵۔ اگر دل کو محسوسات سے نہ روکے تو کانون کے بند کرنے سے بھی وہ لذت نہ ملے آواز سننے کا اور جو محسوسات کو دل سے روکے گا اُسکی کیفیت اُسے خوب معلوم ہو گی دھیان جبکو ست گرو دیگا اور اپدیش ہوا ہے وہ اناہد شبد سے گذر کر اونکار کی دُھن مین ہو بھاسر بھارست شبا مین پہونچتا ہے اور ست شبد اور پرماتما مترادف ہین دیکھو دفعہ ۲۲۔

دفعہ ۶۔ اس عمل کے مشق سے غیب کی آواز سننے کی قدرت ہوتی ہے مگر غیب کی باتو کسی سے کہنا نہ چاہیے ورنہ مشاق اس مرتبہ سے گر پڑتا ہے اور جب تک آواز سُنتا رہے اسی خیال مین بھول نہ جاوے ورنہ اصل مطلب سے کنارہ رہجاویگا چاہیے کہ اُنکی جانب توجہ نہ کرے اور متلاشی آواز دہم کا رہے جو مین مقصود ہے۔

دفعہ ۷ تصریح بیان بند کرنیکا بیان مین اسم اعظم کی مفصل توضیح کیگئی ہے کہ اجپا جاپ کہ عبارت جپنی لفظ اوم درا و سوہنگ دہنس ہنس فت ست سے ہے بلا حرکت لب اور زبان دل سے جپا کرے کیونکہ یہ اسم اعظم ہر ایک مقصد کا بر لانے والا اور تمامی حاجاتو نکا رفع کرنیوالا دیکھو دفعہ ۱۱ بیان نمبری ۸ کا اور بیان نمبری ۱۳ کی جملہ دفعات کو جو اسی بیان سے متعلق ہیں

دفعہ ۸ متقدمین کا پورانا قاعدہ یہ ہے کہ حجرے تخلیہ مین بیٹھکر دونون ہاتھ کی اُنگلیون سے دونون کان اور دونون پرہ ناک اور دونون چشم اور دونون لب بند کر کے دھیان ہو کا کرتے تھے مگر اس ترکیب مین عامل کو تکلیف شدید ہوتی تھی اور اسی عمل کو پرانایام سنسکرت کہتے ہین چونکہ وہ قاعدہ نہایت مشکل فی زمانہ شائقین سے اسکا استعمال محض دشوار ہے ا نے جو علیحدہ علیحدہ اُنکی توضیح کی ہے وہ نہایت آسان اور قابل استعمال ہے اور ایسا آسان کہ ہر شخص ستیلاسے شوق سے بہ آسانی عمل کر سکتا ہے۔

دفعہ ۹ بہت مشکل ہے کہ انسان نور پرماتما کے دیکھنے کا قادر ہو ہر چند کہ بتعمق فکر قادر ہو گا عالم حقیقی لیکے ایسی مشکلات کا آسان کرنا اس فقیر حقیر کے ذمہ درحل کرنا ہر ایک شائق لائق لانچلہ اس ذرہ بے توقیر سے تعلق ہے لہذا مفصل بیان پرماتما کے نور دیکھنے کا لکھتا ہون اور ایک طریقہ دیکھنے عکس یعنی پرتو نور کا شائقین اس علم اکبر کو بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ صبح کیوقت سورج نکلتے ہین چند سے اُنکی طرف اپنی آنکھ چند مرتبہ لگاوے اور اتنی ہی مرتبہ پھر بند

م۔ از روے بید برمھ سے ملنے کیلیے چھ حکم نازل ہین اجبس۔ ودم ۲۔ انضباط
ن ۳۔ دھارنا یعنے تصور کسی شے کا بعض کا قول ہے کہ دل کر باندھنا ایک چیز خاص سے
نام عشق حقیقی اور دھارنا ہے کہ جسکا مفصل حال حصہ دوم کتب ہذا مین لکھا ہوا ہے ۴ مضبوط
ائم کرنا تصور کا اُس ذات پاک مین کہ جسکو دھیان کہتے ہین ۵ حق الیقین یعنے یقین کو
ت کرنا کہ جو موسوم بہ گیان ہے بعض کا قول ہے کہ پانچوین جزو ترک ہے یعنے حیرت کو
یا عقلی سے دفعہ کرکے مرتبہ بمرتبہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل کرنا
بیچ تینون یقینون کی علم الیقین۔ وہ ہے کہ جو علم کے حصول ورتجربہ کاردون کی
ت سے میسر ہو اور عین الیقین وہ ہے کہ جو جوگیشرون کو مشاہدہ حال پرماتما سے کشف
اشراق ہوتا ہے اور حق الیقین وہ ہے کہ جب ناظر اور منظور اور طالب اور
وب اور عاشق اور معشوق ایک ہو جاتے ہین اور خیال دوئی مطلق جاتا رہتا ہے
بیت یعنی فنا فی اللہ اسکو سمادھ استغراق کہتے ہین ان چھون کے مجموعہ کا نام جوگ ہے
ائین ترکیب سے جیو آتما کو پاتا ہے جو کہ محض نور ہے جو کوئی ان چھون ترکیب سے کوئی
ا ترکیب پر بھی عمل کرے اور ان پر قادر ہو جاوے وہ سب شے پر محیط ہو جاتا ہے
اس حالت مین اگر انا الحق کہنے لگے تو مضایقہ نہین شعر قصہ منصور جب دوئی کا
سے پردہ اُٹھ گیا تب انا الحق کہہ اُٹھے تو جرم کیا۔
م ۳۔ چاہیے کہ تمام حواس ظاہری کو کھینچ کے دل مین جمع کرے اور دل کو کھینچ کے
ن مین رکھے اور خواہش لذات محسوسات کو دور کرا طمینان سے بیٹھکر جیو آتما کو آتما مین
ے اس حالت کا نام تریا یعنے لاہوت ہے یہ حالت بہت مشکل سے نصیب ہوتی ہے
رلق آسان وقوع کا بھی کسی مقام پر لکھونگا۔
م ازان بعد چاہیے کہ نوک زبان کو تالو سے لگا حلق کے سوراخ کو بند کرے کہ اس
یب سے حرکات دل اور حواسون کے بند ہو جاتے ہین اور دل اُس ذات لطیف
ا محو ہو جاتا ہے پس جو شخص یہ عمل کرتا ہے بڑھکر کہ حد سے زیادہ لطیف اور روشن
پاتا ہے اور حق الیقین سے اپنے تئین آپ دیکھنے کا قادر ہو جاتا ہے اور خیالات

دوسرے یہ کہ لذات محسوسات سے بالکل کنارہ ہوکر تخلیہ نشینی سے مستغرق دھیان پرماتما ہنا اور کسی طرح کا تخیل محسوسات اپنے گوشہ خاطر مین نرکھے تیسری یہ کہ ایسے فکر اور غور کا مخزن ہو جا کہ اُسی سوچ اور بچار مین وہانتک غوطہ کھاتے کھاتے پہونچ جاوے کہ جس تختگاہ دل پر ماتما براجمان ہے چوتھے یہ کہ کبیر داس نے فرمایا ہے کہ سوتے بیٹھے رتنے اوتا سنے کہین کبیر ہم اُسی ٹھکانے - یہ کلام کبیر داس کا متعلق بیان سہج سمادہ کے ہے پانچوین: کہ صفائی قلب جو گریہ وزاری سے ہوا کرتی ہے روتے روتے پرماتما مین دھیان لگائے ہوئے اسدرجہ تک پہونچ جاوے کہ آئینہ لوح محفوظ جو آتما کی روشنیون سے منور ہو رہا ہے آتما خود دیکھ لیوے کہ ہر بشر آتما ہے بشرطیکہ اُسکی قدر کو جانے اور منہ تحریر راقم تک پہونچے فقیر کو یہ بھی لکھ دینا ضرور پڑا کہ ضمن تصور مین کوئی جاہل لٹا نہ روئے جیسا کہ سوڑرہ کا قصہ مشہور ہے چھٹوین یہ کہ تخیل محسوسات کو اس قدر بھولوا دے کہ گوشۂ دل مین بالکل خیال محسوسات نرہے پھر تو یہ وہ درجہ ہے کہ فرشتے اور بڑے بڑے جوگیشر اُسکے قدمون پر سر رگڑین ساتوین یہ کہ تعلقات اور تعینات سے آزاد ہونا اور وہم اور گمان اور خیال کے کوچہ سے نکلکر مرتبہ حق الیقین حاصل کرنا یہ وہ مرتبہ ہے کہ راجہ جنک بدیہہ کو جو حاصل تھا+ باقی قاعدہ جوگ بیان نمبری ۶ مین درج ہین دیکھ لو-

بیان توضیح صفائی قلب اور قواعد مستحسنہ اتصال برہم کہ جسکے عمل سے شائقین درجۂ معراج سے بھی اعلےٰ مدارج پر بے تکلف پہونچ جاتے ہین کہ جس مقام سے پھر واپس آنا نہین ہوسکتا

دفعہ ۱ - وہ آتما آنند سروپ ہے اور دل مین بصورت نور کے مقیم ہے اور دھارنا اور سمادہ سے نظر آتا ہے بلکہ وصل کر لیتا ہے اور اپنے نور منور مین اس طرح سما ملا لیتا ہے کہ پھر اُسکو آواگون کی تکلیفات ہونے نہین پاتی ہین -

اوسی مدارج کا نام معراج ہے اب تم سمجھو کہ ایسے مشاق کو ہمیشہ معراج نصیب ہتا ہی بلکہ وہ
اس درجہ کو بھی ناچیز سمجھکر فنا فی اللہ ہوجاتے ہین۔

دفعہ جبکہ انتظام حسب شرائط دفعہ ۵ و ۶ کر لیوے چاہیے کہ اس کتاب کے بیان نمبری ۵ کو
بخوبی معاینہ کرے اور استعمال سے حظ وافی اُٹھاوے واضح ہو کہ جب پر میشر اپنی کرپا کرکے تلاش
بندے کو اپنی طرف رجوع کرتا ہی اس وقت ظہور روشنی عناصر بتدریج عرصہ مین ہوتی ہے
ا۔ روشنی اودی ۲ سونا زرد ۳ سبز ۴ سفید ۵ سرخ بعد جب مہت شت اور اُنکا اختیار
مین آتے ہین تو اُنکے عمل در آمد مین لگا ہی تاریکی اور گا ہے مثل دود گیاس وگا ہے
مثل روشنی آفتاب گا ہے مثل چمک بجلی وگا ہے مثل چاندنی ماہ شب گرما وگا ہے مثل
ہوا روان وگا ہے سفیدی قلیل یعنی میلی روشنی وگا ہے مثل مشعل بعدہٗ عین نور پرماتما
نظر آتا ہی اور اُس وقت ایسا نشہ اور سرور ہوجاتا ہے کہ متلاشیان محو اور اپنی خودی کو
بیخود ہو کر الست ہو کر انا الحق کہنا شروع کرتے ہین اور عین برمھ ہوجاتے ہین اور درجہ
معراج کو بازی طفلانہ سمجھکر نظر توجہ سے اُسے نہین دیکھتے اور ناچیز محض اور بیقدر مطلق
سمجھتے ہین بلکہ اُسکے خیال کو بھی دل سے بالکلیہ چھوڑ دیتے ہین الغرض جو کچھ کہ ہی وہی ذات برحق
ہی اور اُسکے تصور کا یہ مرتبہ ہی کہ شائقین کو مستغنے اور الست و رشاہنشاہ عالم بنا دیتا ہی اور
تمام مخلوق کو اُسکا محتاج کرکے اُسکو بے نیاز کردیتا ہی اور تھوڑی غور مین یہ امر نازک در
امر مخفی قابل سمجھنے کے ہی کہ معراج کے درجہ مین جو ہر دم فائز رہتا ہے وہ برمھ کو ہر گھٹ
میں ایک سمجھکر یکتائی اور خاموشی اختیار کرلیتا ہی اور یہ مفہوم اُسکی ہوجاتی ہی کہ جب وہی
نفس ناطقہ ہر جسم مین جلوہ گر ہے پس اپنی پتلی کو جس طرح چاہتا ہے کھیل کھلاتا اور
نچاتا ہی دخل در معقولات بلا مفہوم علت غائی موجب پیش عقلا شرمندہ کراتا ہی جسکا ایسا
مفہوم ہووے مرد کامل عیار اور رسیدہ سمجھنا چاہیے اور نہ وہ کہ جو تعصب بنی ہی اور گردنکشی
اور خون ریزی خلائق اور جہاد خلقت خالق کو واسطے اقبال اپنی نام کے بہتر جانتا ہو
کیونکہ یہ سب علامات پابندان لذات محسوسات کے ہین اور جو گرفتار دام صیاد
محسوسات مثل مرغان صحرائی کے رہیگا وہ بلا شک کور باطن اور سنگدل ہوجاویگا

جیو آتما اور پرم آتما اور آتما کہ تفاوت لفظی بنظر امتحان عقل مشتاقان ہو چھوٹ جاتا
اور ہر قسم کے شک ور یقین اور وہم اور گمان اس سے دور ہو جاتی ہین ✲ حاصل کلام ا
مشق سے صفائی قلب حاصل ہوتی ہے اور نیکی اور بدی فعلونکی رفع ہو جاتی ہے اور نکا نتیجہ اعما
بہ نہین رہتی تب جیو آتما کے مرتبہ سے گذر کر پرم آتما ہو جاتا ہے پس یہ عین سرور لازوال و
انتہاے مراتب کمال ہے اور جب مشتاق جیو آتما سے آتما ہو جاوے گا پھر وہ اس قابل بلا تکل
ہو جاوے گا مصرعہ آن را کہ خبر شد خبرش باز نیامد۔

دفعہ ۵۔ ایک دو طریقہ برمھ سے مشغول ہونے کا بعد انتخاب تمامی بیدا ور شاستر
یہ ہے چار زانو ہو کے بیٹھے یا جیسی عادت ہو ۲ سر اور گردن ہلنے نہ دے اور بلند رکھے
کج ہونے نہ دیوے ۳ دل اور حواس کو کسی طرف محسوسات کے جانے نہ دیوے ا
دل کو حواسون سے ملا دیوے ۵ دل کے سوراخ مین جو محل برمھ کا ہے بغور معائنہ کر
اور دل ناف سے دس انگشت کی بلندی پر رہتا ہے اور اسی کے اندر وہ نور لازوا
جلوہ گر رہتا ہے ✲ وہ صفائی دل کے واسطے نیک افعالی اور راست گوئی شرط ہے
اور تضرع بھی واجب ✲

دفعہ ۶۔ جس مقام پر یہ شغل کیا جاوے اونچی اور نیچی جگہ نہو ہموار ہو اور کسی قسم
گرمی یا کوئی اور موجب انتشار طبع نہو اور گذرگاہ عوام بھی مسدود ہو اور ایسا مقام محفوظ
کہ غیر کی آواز بھی سنائی نہ دیوے اور مرغوب ور دلچسپ جگہ ہو غرض کہ شغل سے پ
اسکا بندوبست کر لیوے ان بعد چاہیے کہ اعتقاد اپنا درست رکھکر حواس ظاہری
باطنی کو ضبط رکھے اور سہج سما دھ یا انا ہد شبد کا بھی استعمال رکھے بعدہ اسکو چاہیے کہ فعل
کیا کرے اور بدفعلی کی جانب کبھی اپنے کو رجوع نہ کرے اور جملہ لذات اور خیالات کو نیز
دل سے دور کرے اور کثافت ظاہری اور باطنی سے اپنے جسم اور دلکو ہمیشہ پاک
دفعہ ۷۔ جس قدر توہمات اور خطرات اور خوف دل مین ہون سب کو دور کرے ا
جانے کہ برمھ میرا محافظ ہے پس بے خوف ور بے خطر ہو کے محوذات لطف ہو جاوے
اس عمل سے حالت سرور مین جو کیفیتین نمود ہوتی ہین اور جس وجہ کا استغراق ہو جاتا

م۔ بیشتر اسکے دوسرے بیانات مین لکھا گیا ہی کہ آتما دل مین مقیم رہتا ہے مگر
ور ریاضت کی تجلی کی آنکھون سے نظر آتا ہے اور کیفیت اسکی مشابہ بس تمثیل کے ہی
مانوس کے اندر روشنی۔

م۔ آتما جو سب سے اعظم اور اعلےٰ تر ہی وہ درمیان دل کی مقیم اور حد سے زیادہ
اور عین سرور اور تمامی اقتدارات کا مخزن ہی اسکو قابو کرنا یا اسکی ماہیت کو جاننا
محسوسات سی دیکھنا غیر ممکن ہی اوسکو عارف اور حکیم بھی جزو کل سے جان نہین سکتے
اسکے جاننے کا شوق کرے اسکو لازم ہی کہ پہلے اپنی کو تشریحات ذیل سی معرا کرے
۱۔ ۲۔ استیصال بنیاد غضب ۳۔ کنارہ کشی خلائق اور ضبطی حواس ہر ایک جوانب
دی سمجھنا آثار سردی اور گرمی زمانہ کو یعنی رنج اور راحت اور تکلیف اور عیش کو ۵۔
ہوجانا تعریف مذمت عوام سے اور نہ متغیر ہونے دنیا اپنے چہرہ کو اس جہ سے ۶۔
ہشن اور خوف دوزخ یا بہشت یا کسی قسم کے اشیاء فانی دنیوی کا نہ رکھنا کسی
سلسلہ اپنی لیے ۸۔ لا طمع رہنا بدرستی عزیمت ۹۔ رضا جوئی مرشد ۱۰۔ کنارہ کشی صحبت جہلا
مضبوط کرنا اپنی تصور کو کہ نور پرماتما اندرون اور بیرون جھلکا کرے اور نہ لیجانا کسی
طرف اپنی تصور کو۔

م۔ انھین گیارہ اشیاء مین دس نمبر تک متعلق دسون اندری اور ۱۱ نمبر کا کام متعلق
ہے پس جو اس امر کو سمجھے اپنی منزل مقصود کو پہونچے

م۔ دفع کرنا مایا کا نام حجاب ہے اور اٹھ جانا اس نقاب کا ہر شخص کی گیان سی
ہر چند کہ اس ذات کو نادان اور جاہل نیت بتاتے ہین اور عاقل اور عالم اور
ن بید اور چھٹون شاستر اور اٹھارہون پوران اوسکی ہستی کی مقر رہین اور ہر کوئی
ت اور رنگ مختلف کی جدا جانتا ہی حقیقت مین وہ کچھ اور ہی ہے اور جو مفہوم اور
رہے سب سے نیارا ہے اور وہ پردہ جو اسکے دیدار جمال باکمال کی واسطے مانع ہے
شعار گلزار ابراہیم بھر رہے ہین دل مین دنیاوی خیال + آوے کیونکر اوسمین
ذوالجلال + چاہیے تجھکو اگر وصل صنم + دل کو خالی غیر سی کر کھینچ قلم + خلوت مین بہت سا

اسی واسطے صاحبان برمہ بدیا کو ضروری ہی کہ خواہش لذات محسوسات کو بیخ گوشۂ دل سے نکال دیوین اور بقصد اس مقام کتب ہذا مین اسکی ہدایت لکھی گئی ہی اور آیندہ بھی لکھی جاویگی۔

دفعہ ۹ حضرات ذی علم اور صاحبان باعلم کہ جنکی قوت مدرکہ تیز نہین ہی اور جودت طبع ترقی پر نہین اور آتما شناسی کے دقائق سے بے بہرہ محض اور برمہ شناسونکی صحبت سے بھی ذخیرہ اندوز نہین یا اوسکے خادمون کے بھی ذلہ خوار نہین ہین انکی حرکات لغو دیکھوا اور بگوش انصاف سنو ان بعد امتیاز کرو کہ وے کیسے اصل کو چھوڑ فرع کو پکڑ گمراہ ہین اور وہ آتما شناسی جوانکا لغو سے بالکل علیحدہ ہی کس رجہ غافل ہین اور مردان کامل اور مقبول پرماتما سے زیادہ انکے نافل ہین اور قدیم سے تا آخر ایسے مکارون سے دنیا خالی نہین رہیگی کیونکہ معلوم کہ پرماتما نے کس مصلحت سے عقلا کے ساتھ جہلا کو بھی پیدا کیا ہی جیسا کہ گل کی شاخ مین خار راقم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ کیمیا کے بنانے والے اور جادو کے جاننے والے اور گنڈہ اور تعویذ کے باندہنے والے اور غیب سے قسم بقسم کی چیزین منگانیوالے اور لونگ اور لڈوادر پھول کے برسانے والے اور شراب کو دودھ بنانیوالے یا سورج اور چندرمان کو دو دو کرکے دکھانے والے یا رات کا دن اور دنکی رات دکھانیوالے اور دریا مین کھچڑی کی پکانے والے یا اس قسم کے جتنے حرکات لغو اور شعبدہ ہاے عجیبہ و غریبہ کی کرنیوالے ہین انکو حضرات مخالفین عقل ور گیان اشرف اور معزز سمجھتے ہین اور اصل مطلب سے کنارہ رہتے ہین اور یہ نہین سمجھتے ہین کہ بظاہر درویش نمایون کی حرکات عجیبہ یا بازیگرون کی افعال خفیفہ بے اصل و بے بنیاد محض ہین پس گرفتاران جہالت ایسے ہی لوگون کو صاحب کمال سمجھتے ہین اور خود حصول کمال سے محروم رہتے ہین حالانکہ نشان فقرا اور گیانی اور مجذوب نمبر ۱ سے ۴ تک اس آئینہ تصوف کے درج ہین پس جو ان اوصاف سے موصوف ہو انکو صاحب کمال سمجھنا زیبا اور روا ہی کیونکہ وہ پرمیشر سے ملے رہتے ہین انکو ضرورت اپنی نمایش یا پیغمبر یا اولیا یا رسیدہ کہلانیکی باقی نہین رہتی فقط برسولان بلاغ باشد وبس۔

نمبر ۱۰ بیان اٹھ جانے پردۂ دل یعنی نقاب حجاب کا اور نظر آجانا جمال شاہد معنی

ہے سنگ مین + ولیکن چمکتا ہی ہر رنگ مین + دیگر ایکہ در ہیچ جانداری جادبو العجب
ندہ ام کہ ہر جائی +

دفعہ ۹ - آتما جسکو نفس ناطقہ کہتے ہین یہ بقا اور فنا کا حاکم ہی اور ہر طرح کی مقدرت رکھتا ہی
اس کا عامل بھی بعد دیدار جمال اُسکے ویسا ہی ہوجاتا ہے کہ جسکے مقدرت کی اظہار مین
قلم و زبان عاجز اور منشی وقائع نگار حیران + باقی بیان اس پردہ کے اُٹھ جانے کا بیان نمبری ۹
دفعہ ۱۷ مین سے دیکھ لو +

نمبر ۸ بیان پیدائش عالم اور مایا اور تفرقہ مفاصل لفظی جیو آتما اور پرم آتما اور آتما

دفعہ ۱ - جب اُس پاک بے نیاز کو خواہش پیدا کرنے عالم کی ہوئی اسی کی خواہش کا نام مایا
قرار پایا اور اس امر کا علم کہ اُسکو خواہش پیدائش عالم کیون ہوئی سوائے اسکے دوسرے کو
آجتک نہوا اور جسکو علم ہوا مطابق قول سعدی ہو گیا + آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد +

دفعہ ۲ - برہم اور مایا اور عالم کا نام موجودات ہے اور اس برہم جگہ مین برہم اور مایا مثل دریا
اور پانچون حس بمنزلہ چشمہ اور پانچون عنصر لطیف مثل گرداب اور پانچون پران مثل حباب
اور پانچون عنصر کثیف مثل امواج اور انکا رشل سر چشمہ ہے اور یہی سبب ظہور مخلوقات
اور حیات اور ممات کا ہے اور جیو آتما کہ اسکو منس بھی کہتے ہین اس مین قیام کرنے والا ہی
یہ جیو آتما پرم آتما سے ملجاوے تو لازوال ہوجاوے -

دفعہ ۳ - جیو آتما اور مایا اور عالم برہم سے موجود ہوئے ہین اُسی مین پرلین ہوجاتے ہین -

دفعہ ۴ - پرم آتما اور جیو آتما دونون قدیم ہین پرم آتما کے معنی دانائی کل اور جیو آتما کی اصطلاحی
معنے دانائی جزویات ہو بہ نیوجہ پرماتما کی اختیار ہے -

دفعہ ۵ - مایا کے معنی اچھا نارائن اور کل عالم اسی سے صورت پذیر ہے اور جس نے دنیا
عقبی کو پیدا کیا اور جو مادہ پیدائش ہر سہ عالم ہے اُسیکی ارادہ اور ترک کا نام مایا ہی اور
قدرت ازلی اور خواہش رب العالمین اور اودیا اور علت اولی اور عقل کل مترادف ہین -

دفعہ ۶ - پرم آتما لا انتہا اور لاتعد ہے اور تمام عالم کا وجود اُسکی مایا سے ہی بانہیتہ مثل [illegible]

دفعہ ۷ - جو مایا اور پرم آتما اور جیو آتما کی حقیقت کو جانے وہ برہم ہوجاوے اور جو برہم

انتظار ہے تا میسر ہو تجھے وصلِ نگار * جو اگر اس راہ کا تجھکو خیال * غیریت جتنی ہو سب
ڈال * حب جاہ و مال و فرزند و پسر * الفتِ لعل و جواہر سیم و زر * طبع کو جس جس طرف کا
ہو یہی بس مانع راہ وصال *

دفعہ ۵ - تم اٹھنا اس حجاب کا محض غیر ممکن ہو گر ممکن بھی ہو اس حالت مین ہے کہ جب
اپنے دل کو ۱ - الفت - ۲ - عداوت - ۳ - طمع - ۴ - حرص - ۵ - غضب - ۶ - تر
۷ - شہوت - ۸ - تکبر - ۹ - حسد - ۱۰ - تعصب - ۱۱ - ہوس - ۱۲ - غفلت - ۱۳ - ظ
۱۴ - غرض - ۱۵ - کینہ علاوہ برین جہل ہر قسم اور جو کچھ کہ شہوت اور غضب اور جہل
مردم آزاری کے تعلقات ہین پاک کریوے اور علوم متعارفہ سے تمامی موجودات او
کی حقیقت سمجھ کے اور اسکی ناپائداری پر یقین کرکے متلاشی شے پائدار اور مستقل کا ہو
اور ایسی محویت حاصل کرے کہ تعینات دوئی کا دفع ہو جاوے تم سے سچ کہتا ہون در
تمکو سمجھاتا ہون کہ پرمیشر مین ملجانا کچھ بہت مشکل نہین ہو اور عکس وسکے جمال کا دیکھ لینا
طریقہ برہم شناسی کا ہو کیا مشکل مگر نقص اسی قدر ہو کہ دل سے دوئی جلد جاتی نہین جب
دل سے دوئی دور ہو جاوے صرف اسی کی خواہش اس دل کو رہے تو پھر سمجھو کہ
پورے آتما ہو -

دفعہ ۶ - اوس پرمیشر کے پہچاننے اور سمجھنے کے لیے تھوڑا سا حجاب ہے کہ تم اسکو سو
اسکے دوسرا کوئی پہچان نہین سکتا پس چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اوسکی صفت جلوہ
پھر اپنے کو آپ پہچان لیوے -

دفعہ ۷ - آتما جسکو جانا ہو کہ جسکو جانا ہو سمجھ لینا کہ نہین آتما کی شناخت سے آتما ہو جاتا ہو اور
جیو اور برہم کے یہی حجاب ہے دور ہو جاتا ہے پس تجکو آپ پہچاننا یہ اسکی صفت ہے
دوسرے یعنی پابندان دوئی اگر اسکو پہچانین یہ اسکی مذمت ہے اسی قدر حجاب ہے
اسکو دور کرے پھر تو حاصل مراد ہے -

دفعہ ۸ - جسکے دل سے پردہ دوئی اٹھ جاوے منصور کی طرح انا الحق کہکر اشعار ذیل کو
کرے شعر یار کو مین نے جا بجا دیکھا * کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا * دیکھا نہ کوئی ہر مین ہے وہ نہ

داس نے رامائن مین لکھا ہی جو پانی اشرانس جیوا بناسی ہے تین اہل سمجھ سکہ اسی ہ سوامی
جیوگوشائین ہ بند پہو کیٹ مرکینٹ کی نا ہین ہ پس سمجھو کہ جس طرح شرابی شراب کے نشہ مین
ہوجاتا ہے اور دین مادر دنیا سے بیخبر اسی طرح یہ جیو آتما لذات محسوسات کی خواہش کے
سے متوالا بنا رہتا ہی اور محسوسات کے وسواس سی پریشان رہا کرتا ہے جیسے کہ مارگزیدہ
ہوجاتا ہی یہ لذات دنیا کا پھنسا بے تمیز بن جاتا ہی حالانکہ جس طرح بازی گر کی حرکات
اصل نہین ہے اسی طرح اس عالم کی کچھ اصلیت نہین اور جس طرح دیوار پر کسی حسین ماہرو کی
دیکھنے سی کچھ لذت نہین ملتی اسی طرح خواہش ناقص سی کچھ نفع نہین ہوتا پس جب جیو آتما
محسوسات کو چھوڑ دیتا ہے جیو آتما کے مرتبہ سی گذر پرماتما ہوجاتا ہے وہی عین سرور لازوال

انتہاے مراتب ہی۔

سلام شائقین پر مخفی نرہی کہ آتما کیون ہوگیا اور کس طرح ہوجاتا ہی محققین کا قول یعنی بید
یار ہی کہ جیو آتما جسم اور نجاست سی منزہ ہی رج اور ست اور تم یہی تینون اسباب بندا ور
کے ہین اور جیو آتما بسبب عقل اور دل اور اہنگار کے انکے افعالون کے نسبت کو
تعلق کرتا ہی اور مقید ہو جاتا ہے جس وقت اس نسبت کو چھوڑ دیوی وہ قید سی رہا ہوجاو
یہ تینون از خود کوئی فعل نہین کرتے فاعل ہر فعل کا جیو آتما ہی اور پر ناحق کی تہمت ہی وجہ ظاہر ہی
کوئی کسی شغل مین رہتا ہی اس حالت مین جب کوئی اس سی متکلم ہوتا ہی وہ اسکی بات کو نہین سنتا اور
جب جواب طلب کرتا ہی مخاطب مجیب ہوتا ہی کہ اسوقت میرا جی اور جگہ گیا تھا پس ظاہر ہی کہ قوت
تعلق گوش اور دل کے نہین ہی بلکہ ہر ایک خواہش کا تعلق جیو آتما سی ہی اور جیو آتما سبب افسردگی
بسبب نسبت کرنے اپنی جانب کے پایہ لطافت سی خارج ہو کر کثافت اور رزالت مین
ہی اور نیز اور تو اور وہ جو نیند کے سخن موضوع اور رموز ون مین مبتلا رہتا ہی غرضکہ جہل ور
اور غضب ور شہوت موجب گرفتاری ہین جب کہ ان تینون کی حرکات کی نسبت اپنی طرف
ہے وہ آزاد ہی اس دفتر نازک کے سمجھنے کے لیے مادہ عقل اور اجتماع کامل قوت مدرکہ
ہے۔

سلام جب اس نور پاک لازوال آتما کا کسی قدر حصہ یعنی انس کسی جسم مین متمکن ہوا اسکا نام

اور جیو آتما کو ایک کر ڈالے آتما بن جاوے۔

دفعہ ۸۔ مایا مقید اور فانی ہی اور جیو آتما مطلق اور لازوال ہی اور اُسکو قدرت سے کہ مایا کو لذت فنا چکھاوے اور جیو آتما قائم جاودان ہی جو کوئی اس مضمون کو سمجھے اور اسے دلکو پرماتما مین محو کرے اور تعینات کو درمیان سی دور کرے وہ مایا کی قید سے رہا ہو جاوے پس سمجھو دلکے حجرے مین جو مقیم ہی وہی آنند سروپ آتما ہی اور وہ لاتعین اور بےنام اور نشان اور عالم کا لبطون اور لازوال ہی اور عقل اور حکمت اور منقول سے جسکی نفی اور اثبات ہوتی ہے وہ نہین ہی ان سے برتر اور تقریرات سے منزہ مفہوم ہی۔

دفعہ ۹۔ آتما فی الحقیقت محیط عالم ہی لیکن اعمال کے نتائج نیک و بد سے اجسام مین مقید ہے اور علیحدہ علیحدہ ہر جسم مین ہر بشر اُسکی موجودگی کا اطلاق دیتا ہے مگر فی الاصل وہ نہایت لطیف واحد ہے حتی کہ کسی حواس ظاہر یا باطن سے وہ ادراک مین نہین آتا خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ ہر شے مین وہ موجود ہی اور ہر شے کا وجود اُس سے موجود ہوا اور ہر شے سے وہ علیحدہ ہے۔

دفعہ ۱۰۔ آتما نے ست اور رج اور تم تین شے سی ایک نقاب کہ جسکو جسم کہتے ہین بنایا اور اُسمین اپنے تئین چھپایا جیسے کہ فانوس کے اندر روشنی پس حجاب کے اُٹھانے کے واسطے گیان اور دھیان شرط ہی جو شخص مصقلہ عقل کو بوصاف کرے دل کو اگر اُسمین محجوب ہی جو شخص وہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۱۔ جو عوام کے جسم کی حفاظت کرتا ہی اور وہ جب بدن سے جدا ہوتا ہی بدن کو حرکت ہوتا ہی اور اُسکو کچھ پرواہ نہین ہوتی جب جیو آتما بدن کو چھوڑتا ہے بدن حرکت سے باز رہتا ہے اسواسطے یہ حرکت دہندہ قرار دیا گیا ہی اور جو نادانی اور جہل کو دور کرتا ہے اور عقل رکھتا ہی وہی آتما ہی اور پران کے معنی اصطلاح حکما مین حرارت جیو آتما ہی چاہیے کہ جیو آتما تیر اور آتما کو نشانہ بنا اور دل کو قوی کرکے لگا کر کبھی خطا نہوگی اور یہین آتما ہو جاویگا اور نیچے کی لکڑی اور پرنو کو اوپر کی لکڑی اور تصور کو حرکت چوب خیال کرکے مدام شغل پرنو کا پس جو جوہر ذات کہ پوشیدہ ہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۲۔ جیو آتما کسی سی پیدا نہین ہوا از خود موجود ہی لیکن اسکو مایا سے اُلفت زیادہ ہی مگر یہ اپنی حقیقت اصلی سے غافل ہو رہا ہی اور محسوسات کی لذات مین مبتلا ہے گرشتہ

رجیسا کہ اصلی جوہر اُسکا ہے پھر نمایان ہوجاتا ہے اور روشنی چمکنے لگتی ہی اسیطرح جیو آتما کی
قیقت کو سمجھو کہ یہ نور بے نہایت ہی لیکن تخیلات محسوسات اور تمنائی لذات سی اوسکے مکدر
ئرآتا ہی جب جیو آتما کو عقل اور گیان ہو اور ریاضت اور نیک افعالی کے پانی سے
ہو جاوے اور محسوسات اور لذات کی آلایش اُسکے دل کے جسم سی جاتی رہی پھر وہی
م آتما اور آتما اور نور مطلق ہی اس سے زیادہ اور کوئی مقام اور منزل اعلے نہین ہی یہی
تمام مراتب ہی اور اسی کو حاصل کرنا چاہیے تمثیل جسطرح تل مین تیل اور پھول مین بو
وردہی مین گھی اور لکڑی مین آگ اور برگ حنا مین سرخی ہی اوسی طرح جیو آتما مین آتما
ہی اب غور کا مقام ہے کہ پھول مین خوشبو نظر نہین آتی مگر یقین ہی کہ وہی اور دودھ مین مکھن
ظاہر نہین رہتا مگر محنت شاقہ سے جدا ہوتا ہی اور جدا ہونے کے بعد پھر اُسمین نہین ملتا
سی طرح آتما تمام اشیا مین موجود ہی تمیز کو عقل سلیم درکار ہے نادانی سی پانا نمایت مرتبہ مشکل ہی
۱۷ اس بیان مین لغایتہ دفعہ ۱۷ ہر قسم کی توضیح کیگئی مگر اصل مطلب نہایت تہ مین رگیا
چونکہ اصل منشا اپنا بلا بجالت امرے شرح ہر امور ہی لہذا نہایت تہ کی بات ظاہر کیجاتی ہی
ہ یہ ہے کہ درمیان آتما اور جیو آتما جو مایا موسوم ہے وہ کیا شے ہے اور کیا وجہ ہی کہ ایک
ہے کو اوسکے باعث سی دو قرار دیا جاتا ہی اول کثیف اور دوم لطیف پس درمیان مین
وحد فاصل ہی اوسی کا نام نقاب حجاب دوئی ہی جب انسان دوئی سے گذر جاتا ہے یعنے
م خیالات دوئی کو بہمہ نوع چھوڑ دیتا ہے تب پرم آتما کا درشن بلا تکلف ہوجاتا ہی اور
یو آتما جو باعث اوسکے حجاب کے پرماتما سے علیحدہ ہے ایک مین ملجاتا ہی اس مضمون کو
بشسٹ جی نے سری رام چندر جی کو جوگ بشسٹ مین سمجھایا ہی تشریح سری مہاراج رام چندر جی
نے پوچھا کہ کیا وجہ ہی کہ نور پرماتما میری سامنے چمک کر بجلی کیطرح نکل جاتا ہی ج آپ خیالات
دوئی کو مطلق اپنی خاطر اور با مقاطر مین رہنے نہ دیوین زان بعد جب یکتائی ہوجاویگی وہ
نور لا زوال بدرجہ مساوی برابر العین رہا کریگا اور اس تیز روی سی اُسمین قیام ہوجاویگا
دفعہ ۱۸ بعض جاہلون کا قول ہی کہ مایا کوئی عورت مجسم غارتگر ریاضت ولیشان ہی اور مہتمم خانہ
ور کاربرداز یہ میشر مگر یہ مفہوم اُنکا سراپا غلط مگر تغیر یہ بنظر قطع کلام اُنکا اطمینان خاطر کرلیے

بعدمہ قرار پایا اور جب بڑھتے بڑھتے مایا وصل ہوئی جیو آتما ہوگیا گیان ہونے سے پرم آتما ہوجاتا ہے گیان سے فنا آتا رہتا ہے جو فی الاصل ہے۔

دفعہ ۱۵۔ یہ کوئی نہ سمجھے کہ ایک حصہ غیرتعین کے دھیان کرنے سے کیونکر اپنے اصلی جز دھیانی پہونچ جاتا ہے لہٰذا بنظر زود فہمی عوام تشریح اسکی کی جاتی ہے۔

قاعدہ ہے کہ کل اپنے جزو سے ہمیشہ مرکب رہتا ہے اور کبھی جزو کل سے علیحدہ نہیں ہوتا دھیانی اپنے کل سے ملجاوے بدین دلیل کہ اسکا جزو بھی کل سے ملا ہوا ہے تو بس اس قرینہ سے تم سمجھو کہ بلا تکلف ہر جزو اپنے کل میں ضرور مل سکتا ہے اسکے وقوع کا سمجھنا علاوہ عوام جنکو منطق خواہ تحریر اقلیدس کا کچھ بھی بہرہ ہوگا جزو سے کل مشترک رہنا خوب سمجھے لیکن فی زمانہ ہر شخص کی لیاقت ایسی نہین ہے کہ جنکی تحصیل مین منطق خواہ تحریر اقلیدس ہو ان سمجھنے اون صاحبون کے ایک عمدہ مثیل مین نظیر اس عقدہ مالاینحل کی دیتا ہون تاکہ ہر خاص اور عام کے دل پر بالیقین اس کا ادراک ہوجاوے تمثیل جیسے کٹھ پتلی کے ناچ مین ایک شخص درمیان ایک پردہ کے بیٹھتا ہے اور ہر ایک پتلیون مین ایک ایک تار اس خوبی سے لگائے رہتا ہے کہ جس طرح پردہ چاہتا ہے حسب لخواہ اپنے نچاتا ہے اور ہر ایک پتلیہ اسکے اشارہ پر اس خوبی سے اپنا اپنا فعل عیان ہوکر برملا دکھاتی ہین کہ دیکھنے والے مطلب پایان امتیاز سے گذر جاتے ہین اور ایک نمونہ قدرت ایزدی سمجھتے ہین مگر غور کا محل امتیاز کی جگہ ہے کہ تار والا صرف ایک شخص رہتا ہے اور پتلیین متعدد اور سب پتلیون کو تار اُسی کے ہاتھ مین رہتا ہے اور جب جیسی اُسکی خواہش ہوتی ہے ایک بالکل پتلیون کو اُسی خواہش کے اشارہ پر نچاتا ہے اور جب چاہتا ہے اپنے پاس اُسی تار کی اشارہ کھینچ لیتا ہے پس سمجھنے کی یہ تمثیل ہے یعنی جو اس امر کو عقل کامل اور تامل کافی سے سمجھے گو معاً فہم کے اپنے کو منزل مقصود پر فائز المرام سمجھے۔

دفعہ ۱۶۔ غور کرنے سے ہر شخص دریافت کرسکتا ہے کہ جواہر شفاف اور مجلی مثل یاقوت اور زمرد اور نیلم اور بلور اور آئینہ وغیرہ اشیاء مجلی جو کیچڑ مین پڑجا دین آلودہ کثافت ہوجاتے ہین اور اُنکا حسن اور جوہر محجوب ہوجاتا ہے اور جب پانی سے دھویا جاتا ہے اُسکی کدورت دور ہوجاتی

ہے جس سے کسی متنفس کو تکلیف اور رنج اور نفرت ہو۔

۶۔ راست گفتاری اور حصول علم اور اختیار نیک فعالی اور ضبطی حواس ظاہری باطنی اور قوا افعالی بجانب لذت محسوسات سے اور امداد دینا ہر خاص و عام کو محبت و مروت جماعت سے اور تمامی مخلوق کو یکسان تصور کرنا اور ایسی حرکت نکرنا کہ جس سے کسی کی دل شکنی باعث ملال ہو اوسی کا نام عبادت اور ریاضت ہے اور اسکا مرتبہ سب سے زیادہ قرار دیا گیا ہے

سعدی راستی موجب رضاے خداست + کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست۔

۷۔ خودی کو دور کرنا اور خاک مین ملجانا یعنے اپنے کو مٹا دینا یہ وہ درجہ ہے کہ شاہ بوعلی قلندر ر ہولوی رومی کی شعرون پڑھنے سے معلوم ہوویگا اشعار تا تو ئی کی یار گرد یار تو + چون نباشی باخدیار تو + تو مباش اصلا کمال این است دبس + تو درو گم شو وصال این است بس + ہر کہ این ادن عاشق شنید + بیشک اندر محفل جانان رسید + ہر کہ او از خویشتن بیزار گشت + بیشک بکس محرم ار گشت + اب زیادہ توضیح فضول ہے اور قول فضول محض بے ضرورہے۔

ہر ابیان بدیا اور اودیا اور مہر جہار اوستہا اور وقوع اقسام خواب کی توضیح اسکی اشکال موقوعہ کا

ن اودیا دفعہ ۱۔ اودیا وہ ہے کہ جس سے توہمات پیدا ہون اور فانی اور ناپائدار دنیا پر رغبت ہوا کرے اور جو اسباب تعلقات اور گرفتاری کو مہیا کرے اور بیم و رجا کی حقیقت اجزا کو باحقیقت دکھلاوے اور براہ راست سے ٹیڑھی راہ پر بھٹکا دے اسیکا اودیا و جہل و بے علمی ہے۔

ن بدیا دفعہ ۲۔ جس سے وہم اور شک و حیرت اور حسرت دفع ہو اور جس سے اودیا کو سکے تعلقات کو فنا سمجھے اور جس سے حواس عشرہ اور قوا افعالی یعنی ۱۴۔ اجزا مفصلہ ذیل اراسے ہو کے فرمانبرداری کرین اور محسوسات کی طرف میل نہ کرین گو کہ انتہا سے ملک سیر کرین وہ بدیا ہے اور علم اور دانش تفصیل چودھون اجزاے کے موکلون کا ا باصرہ ۲ قوت سمع ۳ قوت شامہ ۴ قوت ذائقہ ۵ قوت لمس ۶ دل ۷ چت حاکم قوت ۸ بدہ یعنی قوت مدرکہ ۹ اہنکار ۱۰ نطق ۱۱ قوت دست ۱۲ قوت پا ۱۳ قوت آلۂ تناسل

اوسکے ضرور ہوا کہ توضیح کامل کردون اب سمجھو کہ ایا دو قسم کی ہی ایک وہ کہ جسکے معنی کی توضیح بیان
ہو اکر دفعہ ۵ مین کی گئی ہی اور دوسری وہ کہ جسکی تشریح دفعہ ۱ مین ہی اسکے خلاف جو سمجھتے ہین
اپنی غلط فہمی کا ایسا ٹھوکر زبردست اور ایسا طمانچہ سخت کھاتے ہین کہ جسکے صدمہ سے سنبھلنا محض دشوار
ہوجاتا ہی اسپر دلیل یہ ہی کہ ہر شخص اپنے عقیدہ کا نتیجہ پاتا ہی کہ جسکی توضیح دفعہ ۳ نمبری ۱۳ اسکے
کی گئی ہی

نمبر ۹ بیان واصل ہونے پرماتما سے حسب مقولہ گوسائین تلسی داس اور ملجانے پرم جوت مین حسب مقولہ مولوی روم اور شاہ بو علی قلندر مردان مرتاض ور واقف اسرار خداوند حقیقی۔

دفعہ ۱۔ گوسائین تلسی داس نہایت مردم رسیدہ اور کامل تھے اور قول اونکا قابل اعتبار و اعتماد بلکہ رامائن بھاشا تصنیفی اونکی فی زمانناسند گردانی جاتی ہے اونکا ایک کلام یہ ہے
دوہا ست بچن اور دینتا پر تریا مات سمان * یا ہوسے ہرنا ملین تو تلسی جھوٹ زبان * پس
ثابت ہوا کہ پرماتما تین کام سے اپنے متلاشیون کے نہایت خوش ہو کے اپنا درشن دیتا ہی ۱۔
راست گفتاری ثانیاً ترک زناکاری ثالثاً اختیار عجز اور انکساری۔
دفعہ ۲۔ الکھ پرگاش ترجمہ ہر چہار بید کے دوسرے اسکند مین لکھا ہی کہ جب پران ہواسے
ظاہری اور باطنی پر غالب ہو ستی موسوم ہوجاتا ہی اور جو ستی کی حقیقت کو سمجھا اور رجھو ٹھ نہ بولے
اوسکی زبان سے جو سہواً کوئی بات غلط بھی نکلجاوے بلاشبہہ سچ ہوجاتا ہے۔
دفعہ ۳۔ پس ہر گیانی کو چاہیے کہ ایشر سے پرارتھنا کرے کہ قول و فعل اوسکی یکسان ہوجاوے
اور احکام بید فراموش نہون اور راستی نصیب ہوجاوے۔
دفعہ ۴۔ علم اور عقل سب سے اعلی ہی کیونکہ بغیر اسکے نیک اور بد اور خرد اور کلان اور
کذب اور راست کی امتیاز نہین ہوتی ہی کیونکہ علم اور عقل کے سوا کوئی رہبر اور دستگیر اور
شفیع اور دور کرنے والا حیرت اور بیم اور رجا کا نہین ہے۔
دفعہ ۵۔ اور آرام اور جسم کو بغیر نیک افعالی میسر ہونا محال ہے اور نیک افعا ل

سے ان تینون اجسام سے بچون کی طرح کھیل کرتا رہتا ہے۔
دفعہ ۱۱۔ جب اُن تینون اجسام سے نکل کے تحویت اُسمین ہوتی ہے جو کہ قسمت پذیر نہین ہے اور پیدا کرنے والا اور زندہ رکھنے والا اور فنا کرنے والا تینون حالتونکا ہی تب جیو آتما سو آتما ہوجاتا ہے پس اسی درجہ کا نام تریا ہے۔
دفعہ ۱۲۔ ان تینون حالتون سے جو جدا ہی اور سب مین شامل ہی اُسی کا نام آتما ہے۔
دفعہ ۱۳۔ جیو آتما حالت سکھپت مین اور پرمہ حالت جبروت مین ایک ہوکے لذت سروری حاصل کرتے ہین اُسوقت دوئی درمیان مین نہین رہتی ہی اور تفریق جزو اور کل کی معدوم ہوجاتی ہے۔
دفعہ ۱۴۔ حالت سپن مین آتما ادراک لطافت کرتا ہی اور لطافت حواسون ہی ادراک محسوسات لطیف کا اور روشنی قلب درہرن گربہ اسی حالت سے مراد ہی۔
دفعہ ۱۵۔ حالت سکھپت مین اعتبار واحد اور جمع اور غیریت کا نہین رہتا اور حواس کسی طرف مطلق متوجہ نہین ہوسکتے جیو آتما اور آتما ایک ہی ہوجاتا ہی اور دانائی سے پُر ہوجاتا اور کمال حالت سرور مین جا رہتا ہے۔

دفعہ ۱۶۔ بیان اشکال وقوع خواب ہاے ہر قسم

راقم کو جتانا اس امر کا بدل منظور ہی کہ ہر شخص خواب دیکھتا ہے مگر جس شخص سے اُسکی اصلی کیفیت استفسار کرتا ہے کوئی واقعی شرح نہین کرسکتا عمدہ عمدہ عامل ور فاضل اور پنڈت اور ملا اُسکے اظہار سے متعذر اور مجبور رہتے ہین لہذا حال مفصل لکھا جاتا ہی تاکہ عوام بلا اعانت غیرے صرف انھین دفعات کے معائنہ سے فائز المرام ہون۔
دفعہ ۱۷۔ آنسان کے جسم مین جو دل ہے اُسکا خاصہ اُسکے بیان مین درج ہوچکا ہی یہان بھی مکرر اسکا لکھا جاتا ہی واضح رہی کہ دل آفتاب جسم کا ہی اور حواس اُسکے شعاع یعنے کرن ہین طلوع آفتاب دل سے سب شعاع نمود ہوتی ہین اور غروب سے سب اُسمین سما جاتی ہین پس علی ہذا جب آدمی خواب غفلت مین ہوتا ہے حواس ظاہری اپنے افعال سے معطل ہوجاتے ہین پس اُسوقت نہ کچھ دیکھتا اور نہ سُنتا اور نہ سونگھتا و نہ لمس و نہ کسی عضو سے محسوس کرتا اُسی

۴ اوقات مقررہ دفعہ ۳ بیان چارون اوستھا یعنے ناسوت اور ملکوت
جبروت اور لاہوت جب چودھون موکلان متذکرہ بالا حالت بیداری مین
مین تمیز محسوسات کے بموجب شرائط مندرجہ حکمت عملی اور علمی کے کرین اسکو جاگرت اوستھا
دفعہ ۴ جب جیو آتما ہمراہ قوا ر انفعالی کے حالت خواب مین جسم کثیف کو چھوڑ جسم لطیف
کرتا ہے اور خواب اقسام وانواع کا دیکھتا ہے اسکا نام سپن ہے اور اسی حالت کو حکماے
ملکوت اور عالم خواب کہتے ہین۔

دفعہ ۵ محو ہونا اون چودھون اجزا بالا کا جیو آتما مین اور نہ دیکھنا کسی قسم کا خواب
اسباب اور غیر اسباب اور ظاہر اور پوشیدہ اور مجازی اور معنوی اور سفلی اور علوی اور
برعکس اور چوتھا یہ حالت سکھپت یعنی جبروت ہے بلکہ خواب غفلت اور بیخبری سے موسوم
دفعہ ۶ ان تینون حالتون سے گذرنا اور آتما یعنے نفس ناطقہ کا محو ذات پاک مین ہونا
مین اور تو اور وہ سب کا خیال چھوڑنا اور خوف اور امید سے سوا اور جاگتے اور مرنے اور جینے کا
نام تریا اوستھا اور اشراق اور حکمت اور کمالات مزید بران اور جو نام اعلی قرار دیسکے وہ ہے
عین علم اور گیان ہے اور معرفت اور استغراق + اور اسی کا نام حکماے یونانی لاہوت کہتے ہین
بیان خواب دفعہ ۷۔ آتما جب مایا سے تعلق پکڑتا ہے اسوقت جسم اور صورت اور رنگ
روپ قبول کرتا ہے اور جیو آتما موسوم ہے اور تمام افعال محسوسات کا کرتا ہے اور اکل و شرب
تمام معاملات ظاہری اور باطنی کا عامل ہوتا ہے اس حالت کو جاگرت کہتے ہین اور جب تماشے
سیر ہوتا ہے عالم سپن مین جاتا ہے اور سپن کی حالت مین آپ اپنی اشکال نوع بنوع کی بناتا
اور بغیر اعانت دوسرے کے آپ لذت نیک اور بد حاصل کرتا ہے۔
دفعہ ۸ سکھپت کی حالت مین نہایت آرام اور آسائش ہوتی ہے اور تعینات ظاہری و
معنوی اسمین کچھ نہین رہتی اور تمام عالم سے غفلت ہو جاتی ہے۔
دفعہ ۹ جیو آتما تامی اعمال کے عاملون کو اپنے ہمراہ رکھتا ہے اس سبب سے کبھی عالم
سپن مین جاتا ہے اور خواب دیکھا ہے اور کبھی عالم جاگرت مین آجاتا ہے۔
دفعہ ۱۰ بدن کثیف عبارت جاگرت اور بدن لطیف عبارت سپن اور اودیا عبارت سکھپت سے

اور احلام

دفعہ ۲۱۔ رویاے صادقہ کی تعریف یہ ہے کہ جو کچھ خواب مین دیکھے وہی پیش
آوے طریقہ نمود اسکا یہ ہے کہ نفس ناطقہ اُس حالت مین کسب اشباہ عالم عقول اور جوہر عقلیہ سے
کرتا ہے پس جو دیکھتا ہے سچ ہوتا ہے الفاظ عالم عقول اور عالم روحانی اور جوہر روحانی اور
لوح محفوظ مترادف ہین پس سمجھو کہ جسکے نفس ناطقہ کا آئینہ زنگ ہوناتھا اور کدورات سے
صاف اور مجلی ہوگیا ہوا اور جسکو فرصت اور فراغت حواس ظاہر کے اشغال سے زیادہ ہو
بیشک عالم عقول سے اُسکا نفس ناطقہ متصل ہوکر جس قدر صورتین کہ اُسکی لوح محفوظ مین ہونگی
دیکھ سکیگا ۲۔ جیسے کہ مقابل اُس آئینہ کے جسمین کوئی نقش یا تصویر نہو دوسرا آئینہ رکھا
جاوے اور وہ بھی مثل اُسکے صاف ہو ایک کا عکس دوسرے مین پڑے اُسی طرح سے
آئینہ لوح محفوظ کے نقش آئینہ نفس ناطقہ مین ہوجاتے ہین پھر قوت حافظہ حفاظت کرتی ہے
جب تک کہ وہ خواب سے بیدار ہو بدینوجہ جو وہ دیکھتا ہے سچ ہوجاتا ہے اور چونکہ سچ ہوتا ہے
قوت متخیلہ اسمین کچھ اپنا تصرف کرنے نہین پاتی بدین نظر اسکا نام رویاے صادقہ ہے۔

دفعہ ۲۲۔ رویاے معتبرہ کی تعریف یہ وہ ہے کہ جسکی تعبیر بعینہ واقع نہو بلکہ ضد پڑیا
مشکل اسکے ہو ۲۔ جب قوت متخیلہ کسی کی قوی ہوتی ہے اور نفس ضعیف پس قوت متخیلہ سبقت
کرکے نفس ناطقہ کے دیکھے ہوے کو اُس حالت سے بحالت غیر تبدیل کردیتی ہے اور مانند
اسکے کوئی اور صورت بنا لیتی ہے ۳۔ قاعدہ ہے کہ جب ذہن مین ضعف ہوتا ہے اُس
حالت مین جو خواب دیکھتا ہے اُسکی ضد پر ذہن انتقال کرتا ہے مثل اُسکے
دیکھتا ہے۔

دفعہ ۲۳۔ اضغاث اور احلام کی تعریف اس کے معنے ہین خواب ہاے پریشان کہ
جسکی تعبیر نہو اسکے وجود محض بے اصل ہین کیونکہ اس قسم کے خواب بسبب زیادتی آلائش
دنیا کے نظر آتے ہین اصطلاح فلاسفہ مین مذکور ہے کہ جنکے افکار نامعقول ہین وے ایسے
خواب دیکھتے ہین۔ دیکھو بیان الف غیاث اللغات اور بیان خواب انوار ناتمناہی
ہین۔

حالت کا نام سواپ ہی سواپ کے معنی ہین کہ اپنے تئین آپ پاتا ہے۔

دفعہ ۱۸ حالت سکھپت یعنی خواب غفلت مین جیو آتما جو دل مین مقیم ہے پرم آتما کے پاس پہونچکے اپنی عین انکمال مین ملجاتا ہے اور حالت بیداری مین جو کہ دیکھتا اور سنتا اور چکھتا یا ذائقہ کرتا ہے سپن مین اسکو مکرر تحقیق کرتا ہے اور تخیل سے نادیدہ اور ناشنیدہ بھی دیکھتا ہے بسبب اسکے کہ جیو فاعل ہر فعل کا ہے اور جسم کثیف سے جدا ہوکے جسم لطیف سے مثل اپنی عادت کے فعل اور تمیز کرے اور اس حالت مین ایک رگ موسومہ افضل العروق کہ جس سے صفرا پیدا ہو کر دل مین آتا ہے وہ راہ آمد و رفت حواس ظاہری اور باطنی اور قوا افعالی بند کردیتی ہے بدینوجہ کوئی خواب نہین آتا اور نہایت سرور حاصل ہوتا ہے اسکا نام سکھپت ہے اور برعکس اسکے واقع ہونیکا دیکھتا ہے اس حالت مین تمام حواس اسطرح بے حس ہوجاتے ہین کہ جیسے پرندے درخت پر بسیرے کے آرام کرتے ہین۔

دفعہ ۱۹ جب روح حیوانی باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہے اس حالت کا نام خواب حقیقت اسکی یون ہے کہ جب ابخرے کثرت سے دماغ کی طرف بسبب رطوبت بدن کے جاتے ہین حواس ظاہری ادراک محسوسات سے باز رہتے ہین اسوقت طبیعت آرام کی چاہتی اور کاہلی ہوجاتی ہے پس تمام قوا اپنے افعال سے باز رہتے ہین جب کسی متنفس خواب کا غلبہ ہوتا ہے حواس ظاہری معطل ہوجاتے ہین اور حس مشترک اس حالت مین فارغ اور محض بیکار رہتا ہے اور کوئی کام اسکے ہاتھ مین نہین رہتا کیونکہ نیند کے وقت طبیعت غذا ہضم کرنے کو متوجہ ہوتی ہے اور آرام طلب کرتی ہے اس حالت مین نفس اور حواس ادراک معقولات سے معطل ہوجاتے ہین پھر قوت متخیلہ لوح حس مشترک کو صور محسوسات سے خالی پاتی ہے پس جسقدر کہ صور محسوسات اسکے خزانے مین ہوتے ہین لوح مشترک پر نقش کرتی ہے اسکا نام خواب ہے۔

دفعہ ۲۰ دیکھنے والا خواب کا چند اقسام کا خواب دیکھتا ہے اس وقت سمجھتا ہے کہ یہ سب ظہور حالت بیداری مین ہوتا ہے اور اپنے کو بیدار سمجھتا ہے بعد تحقیقات عقلا نے خواب کی تین قسمین مقرر کی ہین اول رویاے صادقہ۔ دوسرا رویاے معبرہ۔ تیسرا اضغاث

عاشق ہوا تھا پس مجھپر بھی فرض ہی کہ بلحاظ ہم نامی راجہ کی زوجہ اہلا پر عاشق ہو کر اپنا تصرف کرون چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اور جب اُسکا عشق ظاہر ہوا زوجۂ راجہ بھی اسپر عاشق ہوگئی آخرکار غلبۂ عشق نے جسطرح دونون کے دل کو ملایا تھا دونون جسمون کو بھی ملا دیا اور ہر قسم کا خوف اور شرم درمیان سے نکل گیا الغرض راجہ کو جب خبر ہوئی عقوبت ہائے نوع بنوع اُنپر کی تاہم اُنھون نے اپنے غلبۂ عشق سے کتائی باہم کو نہ چھوڑا تب واسطے فہمائش کے راجہ نے طلب کیا نتیجۂ فہمائش پر دونون کا جواب یہ ہی کہ ہم عشق کی بدولت دو سے ایک ہوگئے اور رنج اور راحت جسمانی کو چھوڑ روحانیت مین پہونچکر بیغم ہوگئے اب ہم نہین جانتے کہ تو کون ہے اور کیا ہے ہمارا دل جو باہم لگیا ہے کسی طرح جدا نہین ہو سکتا + تو سمجھ یہ عشق جسپر ہم سوار ہین ایسا بیباک ہی کہ دوزخ سے نہین ڈرتا اور ایسا غنی ہے کہ بہشت کو نہین چاہتا ہے اور سوائے معشوق دوسرے کو دیکھنے نہین دیتا تم بدن کو تکلیف دیا چاہتے ہو ہم پہلے ہی سے اسکی محبت چھوڑ چکے ہین ہمارا دل ہزارون بدن سے خوبصورت بنانے کو قادر ہی اور ہم وہ نفسے ہین کہ بدن کے معدوم ہونے سے معدوم نہین ہوتے ہین - حاصل کلام یہ ہی کہ جب تک سے ایسی محبت کرے کہ اپنے کو بھول جاوے تب وے درجے نصیب ہوتے ہین۔

دفعہ ۳ اگیان کے سبب جسم سے محبت کر غم اور خوف اٹھاتا ہے اور جب گیان نصیب ہوتا ہے انند روپ کے درجے کو پہونچتا ہے -

دفعہ ۴ نر مون سے بالکل کنارہ کش ہو جانا گیانیون سے بھی غیر ممکن ہی پھر گیانی کس طرح سے منوالبال اسکا ہو سکتا ہے -

دفعہ ۵ ہر قسم کا فعل متعلقہ جسم انسانی مثل خورد و نوش و خواب و بیداری وغیرہ اور تدبیر اُنکے لوازمات کے حصول کی کرنا اور نیز محافظت اور نیز جنکے سبب سے بظاہر یہ سامان مہیا ہوتا ہو اُنکی خدمت کرنا عین حیات ترک ہو نہین سکتا چنانچہ فقرا بھی ضروری سمجھکر خواہ مخواہ کیتے رہتے ہین پس دنیادار کسطرح اسنے بری ہو مگر دل سے انکو فانی جاننا اور دوا یا استعمال کرنا جیون مکت کے درجے مین پہونچاتا ہے اور یہ تیسری سیڑھی اُس کوٹھے کی ہے -

دفعہ ۶ جب تک آدمی اپنے کو فاعل ہر فعل کا سمجھتا رہے گا پابند محسوسات رہیگا اور جب تک

نمبر ۱۱- بدیہہ مکت اور جیون مکت کی شرح کہ جسکے شرف علم اور عمل راجہ جنک بدیہ ثانی بن سکتا ہے

دفعہ ۱ مکت عجیب کیفیت کا نام ہے اصلی معنے اُسکے سرور دائمی ہین اور تعینات سے
دل کو دور کرنا اور خواہش سے آزاد ہونا یہی مکت ہے اور پابند حواس رہنا اسیکا نام بندھ
دفعہ ۲ اب اقسام مکت ظاہر کی جاتی ہے پرمیشر مین ملجانے کی راہ دکھلائی جاتی ہے
شوق ہو عمل کرے اور جسکو ذوق ہو استعمال مین لائے پہلی قسم کا نام جیون مکت ہے کہ
معنی ہین کہ عین حیات آزادی ہوجاوے اور دوسرے نوع کا نام بدیہہ مکت ہو کہ بعد انتقا
آزادی ہوتی ہو تشریح جیون مکت صاحب جیون مکت کو جہان اور جہانیان سے
دکھلائی دیتے ہین مگر اُسکے تصور مین سب معدوم معلوم ہوتے ہین جیسے کہ سورج وقت
شام کے باآنکہ انتقال کلی نہین کرجاتا لیکن نظر نہین آتا ہے اور ایسے شخص کا کاروبار
کوئی ہوے یعنے جیسا کہ دنیاوالون کا دستور ہو رہتا ہے مگر تمام مخلوق مین اُسکو آتما
نظر آتا ہو اور رنج اور راحت سے وہ متغیر نہین ہوتا یکسان اپنا حال رکھتا ہو اور کسی کی صحبت
سے اُسکو گریز نہین ہوتی و نہ کسی کی ہمنشینی سے خوشی کیونکہ دوست و دشمن مین اُسکو امتیاز
باقی نہین رہتی کیونکہ حسد اور بغض اُسکے اُسکے دل سے نکل گیا رہتا ہو اور جیون اور مرنا
بھی برابر تصور کرتا ہے تشریح بدیہہ مکت یہ درجہ اُس شخص کو نصیب ہوتا ہے جسے
جیون مکت نصیب ہوگئی ہو اور دم واپسین کے وقت مین کسی شے کی تمنا باقی نہ رہگئی
یعنے جسقدر اشیاے خواہشی ہین سب کو وہ پہلے ہی سے ترک کرچکا ہو ایسا شخص بعد
مرنے کے اپنی اصل سے جاملتا ہے یعنی جو کل شے مین محیط ہے اُسمین سما جاتا ہے جو بیان
احاطۂ تحریر اور تقریر سے باہر ہو یعنے یہ وہی ہو جاتا ہے کہ جو بیان آتما کا ہے فقط بر تمثیل
اس بیان کے ایک حکایت اُلکہ امواج مین لکھی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ اندر دومن نام
ایک راجہ اہلا نام اپنی جورو سے جو نہایت حسین تھی مسرور رہا کرتا تھا اندر نام ایک شخص اس شہر
مین بستا تھا اُسنے روایتون مین سُنا تھا کہ اہلا نام زوجہ گوتم رکھیشر پر اندر راجہ دیوتا ان

اہر اسو جاتے ہین اور سرور لا انتہا مین مست ہو جاتے ہین اُسوقت اُنکو جو کوئی جگا دیتا ہے
بروہ اپنی بیخودی سے جبریہ جاگتے ہین اُنکو ایسا شاق گذرتا ہے کہ قہر درویش بر جان درویش
سے ہی موقع کی مثل ہی پس ایسے موقع کا جگا دینا نہایت گناہ عظیم ہے کیونکہ ایک شخص
مردکو مغموم کر دیتا ہے۔

نمبر ۳ اسی جگا دینے کا وہ نتیجہ ہوا کہ جسکے واسطے سری مت بھاگوت مین راجہ پریچھت کی
اکالشان وید دینا کافی ہے۔

نمبر ۴ بیان مین اقسام خواب مختص رویاے صادقہ کے درج ہی کہ حالت خواب مین
من ناطقہ واسطے ملاحظہ نقش اور نگار ہوا سون کے تشریف لیجاتا اور اپنی خوشی سی آمد و رفت
لہٰذا حالت جگا دینے انسان کی بغیر جگنے اُسکے ایک قسم کی کلفت اُس پرماتما کو بھی ہونی
لہٰذا سوئے ہوئے آدمی کو جگا دینا زیادہ تر ممنوع ہے۔

نمبر ۱۳ بیان اسم اعظم یعنے اجپا جاپ کہ جسکو شغل پرنو کا کہتے ہین اور بیدوان اور بیدانتی کا اسی طریقہ پر عمل ہوا کرتا ہے

ہر امور مخفی اور اسرار غیبی کا ظاہر کرنا اپنے فیض رسانی اور فیض بخشی کا ایک ثمرہ ہی لہٰذا اس
نمبر مین اسم اعظم کا ذکر لکھا جاتا ہے کہ جسکا مختصر ذکر بیان آتما شناسی کی دفعہ ۳ مین لکھا ہوا ہی۔
نمبر ۱ بید مین لکھا ہوا ہی آدم تت ست یہ نام پرماتما کے مہا اوتم ہین اور عوام صرف
زبان مین نام اسم اعظم کا پڑھتے ہین مگر تلاش کرنے کی جہد اتنی نہین کرتے کہ اس عمل سی عرفان
درجے مین پہونچین۔

نمبر ۲ ذکر کرنا اسم مذکورہ کا تین صورت سے مقرر ہی۔ بلند آوازی سے کہ دوسرا سنے
آہستہ زبان سے کہ غیر نہ سنے یہ مرتبہ اوسط ہی ۳۔ بغیر حرکت زبان کے دل سے کہی کہ یہ
مرتبہ اعلیٰ تر ہی اس ترکیب سے جو عمل کرے گناہون سے پاک ہو کر عرفان کا مرتبہ پاوے
اسم بزرگ کی اجپا جاپ سی جو جو کشف اور کمال چاہیگا بلا تردد حاصل ہوا کریگا باقی رہی
فضیلت اس اسم سعی کی تمامی بیداور بیدانت اور الکہ پر کا فقرا ور گیان ساگر مین لا مال ہی زیادہ لکھنا

خواہشین اشیاے فانی اُسکے بطون مین رہینگی حصول مدعا سے وہ بہت ہی دور ہی جب دونون نقص دفع ہوجاوینگے صفت آزادی کی اُسمین حلول کریگی پس اُسی مرتبہ کا نام مُکت ہے۔

دفعہ ۷ صفائی دل سے شاہد مقصود کا جلوہ نظر آتا ہے اور بحالت خواہش کامل وہ خود اپنے جمال باکمال دکھلانے سے دریغ نہین کرتا اور جسکو بسبب کثافت عقل کے علانیہ نظر نہین آتا مگر جبکہ اپنا تصور وہ کما حقہ مضبوط رکھیگا وہ خواب مین دیکھ سکتا ہی اور عالم ملکوت یعنی خواب مین اسطرح نظر آویگا جیسے کہ متحرک ور ساکن پانی مین اپنا مُنھ نظر آتا ہی پس اُس حالت مین حق کو مثل روشنی اور عالم کو مثل سایے کے دیکھیگا نور حق دیکھنے کی تین درجے ہین اول وادوسط وادنی اول مرتبہ عارفون کا ہے کہ دل کے آئینے مین اپنے کو آپ دیکھتے ہین اور دوسرا اور تیسرا مرتبہ سالکون کا ہے کہ پرماتما کے دھیان کے شرف سے فائز المرام ہوتے ہین۔

دفعہ ۸ جو عارف محسوسات سے جدا ہوکے محویت پیدا کرتا ہی بے اندوہ ہو جاتا ہی پس ہر شخص کو واقف ہونا چاہیے کہ وہ بالاتر عقل ورحواس سے ہے پس حواس سے دل کو اور دل سے عقل کل کو اور عقل کل سے اُس ذات پاک کو جو بے نشان ہی تصور کرکے اس ترکیب سے عامل تمام قیود سے بری ہوجاتا ہے اسی کا نام جیون مُکت اور بدیہہ مُکت ہے۔

دفعہ ۹ ہر شخص نے کیفیتین راجہ جنک بدیہہ کی سُنی ہین زیادہ لکھنا فضول ہی ہر کہ ا ور مہ کو لازم ہی کہ شوق پیدا کرے کہ ویسی ہی کیفیت اور ویسا ہی درجہ نصیب ہو۔

نمبر ۱۲ بیان نہ جگانے سوتے ہوے آدمی کو کہ جسکی توضیح نہایت فائدہ بخش اور سودمند ہے

جب آدمی سوجاتا ہی تمام حواس ظاہری اور باطنی اور قوا ء افعالی دل سے ملجاتی ہین ور اپنے اپنے مقامات کو چھوڑکے ٹہرتے ہین جب اپنی خوشی سے آدمی جاگتا ہی حواس آہستہ آہستہ اپنے اپنے مقام پر حاضر ہوتے ہین ورنا گاہ جگانے سے احتمال رہتا ہی کہ کوئی قوت یا حواس اپنے محل پر پہونچ نہ سکے جس باعث سے اُسکی آنکھو کی بصارت یا کان کی سماعت مین خلل ہوجاوے قس علی ہذا دوسرے حواسو نکی نسبت بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے ایسے مرض کا علاج حکما سے بھی نہین ہوسکتا ہی دیکھو صفحہ ۲۱۹ - الکھ پرکاش کا۔

دفعہ ۲ اکثر دھیانی بنظر اسکے کہ عوام اُسکو نہ چھیڑین اپنی آتما کے دھیان مین مثل آدم خوابیدہ کے

۳ علی ہذا القیاس کسی چیز کا نشچی کسی کو کرا دو اپنے عقیدے کا نتیجہ ضرور پاویگا دیکھو بھگوت گیتا ل
ین کہ صدہا جاہلون کو بے قرینہ عقل کی امداد سے کوچہ گردی بارگاہ پرماتما کی کیفیت کا مختصر و
ا ہو گیا ہی الغرض پرمیشر نے نشچی کو بڑی عزت اور درجہ اعلیٰ بخشا ہی اور تعلق خاطر کو عجب فخر عطا کیا ہی

۱۴ بیان اقسام سدھی اور طرز حالات کا اُسکے کہ جسکا عامل مختار جمیع اقتدارات ملقب ہوتا ہے

ضت پرماتما کی ایسی عمدہ تاثیر رکھتی ہی کہ انسان کو فرشتہ بنا دیتی ہی اور محنت شاقہ پر پرماتما
ہی ملا دیتی ہے اسی کا وہ نتیجہ ہی کہ ہر قسم کے اقتدارات کا وہ مخزن ہو جاتا ہی اور شہنشاہ عالم
اتا ہی مگر عقلا نے اُن صاحبون کے حال پر کہ جو ریاضت شاقہ سے بھاگتے ہین اور پردہ دو
دم لٹنے کے باعث سی پیر نابالغ کہلاتے ہین اٹھارہ قسم کی سدھین اُنکے حصول مطالب کے لیے

وع فرمائے ہین۔

۲ پوتھی سکھ ساگر جو ترجمہ سری مت بھاگوت کی ہی اُسکے ایکادش اسکند کے پندرھوین
میائے مین لکھا ہوا ہی کہ سدھی اٹھارہ قسم کی ہی آٹھ کلان اور دس خرد فریدبران چار سدھی د
ن کہ جو مردان مرتاض کو ریاضت کے نتیجے ہین پرمیشر عطا فرماتا ہی ان اٹھارون کے طریقہ عمل کا
مدینا اس نیاز خواہ عوام ہند پر ضرور ہی کیونکہ اُنکے ماحصل کا ملنا متعلق بدھیان پرمیشر ہی۔

نمبر	قسم اور صفت	کیفیت حصول ہر ایک سدھی
۱	صفت اپنی کو لڑکا بنا لیوے	ہر پنچ عناصر مین گرمی و سردی و ... بصدق دلی و ... قدرت حق کرے یہ سدھی نصیب
۲	جسم خرد کو کلان بنا لیوے	پانچ بھوت آتما اور پانچون تت کا جو دھیان دھرے سدھی حاصل ہو
۳	جسم کو مثل پنبہ کے ہلکا بنا کر جہان چاہے اُڑتا پھرے	بیراٹ سروپ نارائن کا جو دھیان کرے - ایضاً
۴	جسم سبک کو گران بنا وے	جنتر بھوجی چھوٹا سروپ کا دھیان چاہیے - ایضاً
۵	ہزارون کوس کا حال بیٹھے ہو دیکھ لیوے	مہت نت روپ کا دھیان شرط ہے - ایضاً

آفتاب کو آئینہ دکھانا ہی عامل کو عمل سے خود بخود معلوم ہو جاویگا اور جو بیان مختصر مین ہوسکے
مطول کرنے سے کیا حاصل کیونکہ یہ بیان متعلق عمل ہی نہ منحصر اوپر سماعت اور قرات کے۔

فصل ۳ ماحصل امر تو یہ ہی کہ وہ تمامی اسماسے منزہ ہی اسکا کوئی مختص نام نہین اور سب نام
اُسی کا ہے فاماعلاوہ اسمار بالا متقدمین نے سوہنگ و ہنس ہنس رام بحذف میم اور بجاے
نون غنہ ان تین نامون کو بھی اسم اعظم قرار دیا ہے اور نانک شاہ نے (واہ گرو) کی لفظون
اسم اعظم بنایا ہے الغرض عاملان اس فن کو صرف طبیعت رجوع ہونے کیواسطے ایک ذریعہ
عمدہ مقرر کر دیا ہے ہرچند کہ اسمین مفاد بھی بہت سے ہین فاما گیانی اور آتما شناسون کی جانب
توجہ کامل نہین کرتا ہے اور چونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جس شے اور جس نام پر نشچی کر کے اپنا مفاد
صورت کامیابی یا نقصانی سوچے گا صرف اُس نشچی کا یہ ثمرہ ہے کہ حاصل مقصود کو پیدا
کر دیویگا یعنے جیسا ہی اُسکا تصور روانق ہو جاویگا ویسا ہی ماحصل اُس کا ظہور مین آویگا
بشرطیکہ عقیدے مین اپنے کچھ رخنہ نہ ڈالے ہندی مثل ہی بسواس پھل دایکنگ گوسائین
تلسی داس صاحب کا دوہا ہی ٭ آپن این لائے کے تریا پوجت ہین بھیت ٭ سو پھل ہو
مین کا منا تلسی پریم پرتیت ٭ فارسی مثل ہی۔ اعتقاد من بس است پیر من خر است ٭
تشریح اسی واسطے ضرور ہی کہ کسی خطرے کو بھی اپنے دل مین جگہ نہ دیوے جیسے کہ ہیضہ
فصل آمدمین بہتیرے خوف کو اپنے پر غالب کر لینے سے اُسی کیفیت کو فائز ہو جاتے ہیں
مریضان مبتلاے ہیضہ کی حالت ہوتی رہتی ہے۔

دفعہ ۴ تم آزمانے کیواسطے کسی شخص سے کہ جن دو شخصون کے درمیان عداوت قلبی
اور جو دل ضعیف رکھتا ہو کہدو کہ فلان دشمن تمہارا کسی عامل کافر سے کچھ ترکیب کراکے تمہاری
جان لینے کی فکر مین ہے۔گو تم غلط کہدوگے مگر وہ ضعیف القوہ اور خام دل صحیح سمجھکر ویسی
حالت رفتہ رفتہ بنانا از جانب خود شروع کریگا یعنے اندک سردی اور گرمی اور ناسازی
اُسکا جو مفہوم ہوا اور عقیدۂ ناقص جانب اپنی جان اور دشمن کے ہی اس تصور مین عجب
ہی کہ اپنے کو جلد مسافر ملک بقا کرے بشرطیکہ کوئی شخص ہر روز دغدغہ بسخنان تخوف آمیز
کرے تاکہ اُسکے اعتقاد مین فتور گھٹنے نہ پاوے کیونکہ جب عقیدے مین فتور پڑ جاویگا نتیجہ متضاد

یان کرنے والے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی روک دیسکتے ہین ۰ اجو آدھیشہ آٹھون پہر
طبیعت مین ہر ایک کام کا انجام متعلق بحکم اور اجازت پرمیشر کے سمجھا کرے ضروری اور لازمی
شرطیہ ہی کہ سب کام اسکا پختہ اور درست اور عمدہ اور بہتر ہو اور کسی امر مین زوال نہ آوی
ہر دل عزیز قرار پاوے۔

۴۔ جو آدمی اندریون کو اپنے بس مین رکھکر سچے من سے پرمیشر کا دھیان کرتا ہی اور ہر
ل کا فاعل سمجھتا اور کل شے مین اسکو محیط جانتا ہی اسکے سامنے اسکون سیدھی ہاتھ جوڑکر
ڑی رہتی ہے۔

۵۔ پس انسان کو لازم ہی کہ آتما کا دھیان چھوڑکر کسی دوسرے جانب کو نہ بھٹکے جبتک
دنیا کے تماشائے فانی کو نہ سمجھکر گرفتار تقلید گذشتگان اور گمراہون کا تھا اتنی عمر اسکی ضایع اور
عاب رائگان گئی اور جب سے کہ پرماتما مین دھیان لگا کر اپنی خودی سے گذرکر منزل بیخودی کا
ساز ہوئیگا اوس دم سے شمار اسکی زندگی کی ہوویگی۔ اے برادران ہند آتما نے بہت سے مقام پر
ائح اور وعظ فرمایا ہی کہ پنبہ غفلت کو اپنے گوش سے نکال حاصل مدعا کی جانب اپنے دلکو رجوع کر
درجہ حاصل کرو کہ عوام مین افضل اور اعلی قرار پاؤ باینہمہ حضرات غافل و نیم عاقل کو چہ ضلالت
زدہ کر شراب بیخبری کے نشہ مین مدہوش ہو کر ایسے بیخبر اور بسواے خواب غفلت مین سو رہے ہین کہ خوف
ملموت اور دہشت عاقبت اندیشی بالکلیہ اُنکے گوشہ دل سے نکل کر مانند روح حیوانی کے
ہی اور اوقات گذاری کو بہتر اور افضل سمجھتے ہین اب سواے حضرات ہند ہوش مین آکر عاقبت
یشی سے شرف سعادت کونین حصول مین دل لگاؤ اور لہو و لعبی اور بیفائدہ کامو مین اوقات عزیز
ضایع نکرو کیونکہ خوش وضعی اور محبت فرزند اور زن یا الفت والدین یا انس خوبان دو گلو
ئع اتماشنا سی ہین۔

۶۔ راقم کو بجز تحریر نصائح اور کچھ سود نہین ہی اور یہ بھی خوب جانتا ہون کہ اس نقارخانہ
طوطی کی آواز کو کون سنتا ہی فاما چونکہ اس فقیر کا خمیر خلق رفاہ گمراہان خلائق ہی لہذا ضروری
جا گیا کہ اپنی جانب سے وعظ اور نصائح کے جو مدارج ہین اور اس برن پنجم کا لیست بوسب
زون کا ہے اور سب برن شل واشہ مالا کے ہین انکو زیبا اور فرض ہی کر دیے اور لکھدیے جاوین

۶	ہزارون کوس کی باتین سُنے	اہنکار روپ کا تصور کرے یہ سیدھی حاصل ہو
۷	جو چیز جہان سے چاہے منگا لیوے	بشن روپ کا دھیان کرنا مشعر حصول مطالب
۸	سب دیوتا اطاعت مین رہین	باسدیو روپ کا دھیان ایضًا ایضًا

آٹھ سیدھی لکھی گئی باقی اور سیدھون کا وصف لکھا جاتا ہے اور طریقہ عمل یکجا دکھلایا جاویگا ۹- جسم پر ضعیفی آنے نہین پاتی ۱۰- جس جگہ طبیعت دوڑا وے طرفۃ العین مین پہونچ جاوے ۱۱- دوسرے کی شکل کے مانند اپنی شکل بناوے ۱۲- اپنی جان کو دوسرے کے بدن مین لیجائے ۱۳- جب چاہے تب مرے ۱۴- جس مقام پر جانیکی طبیعت چاہے اور جسکے ساتھ عیش کی خواہش ہو وہان جا کر عیش کرے ۱۵- جس چیز کیلیے خواہش ہوفی الفور موجود ہوجاوے ۱۶- جسکو جو حکم دے وہ بجالاوے اور خود واقف حالات ماضی اور مستقبل و حال کا ہوجاوے ۱۷- دوسرے کی طبیعت کی بات جانے اور سردی اور گرمی زمانے کی موثر نہو ۱۸- جلتی ہوئی آگ و بڑھتا ہوا پانی کو روک دے اور زہر خوردہ انسان کو چاہے تو اُسکے جسم مین زہر کا اثر ہونے نہ دیوے - یہ اٹھارہ سیدھی مشہور ہین ۱۹- جہان چاہے پیدا ہو ۲۰- جسکو جس مرض کی دوا دیوے شفا ہوجاوے ۲۱- جو کہے راست ہو ۲۲- تب سیدھی اسکے حصول ہونے پر ریاضت مین مرتاضون کو کچھ کسی کا رخنہ کارگر نہین ہوتا واضح ہو کہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ نمبر کی سیدھیان باعث ریاضت کے مردان مرتاض حاصل ہوتی ہین اور باقی سیدھیین ہر شخص کو استعمال سے مل سکتی ہین۔

دفعہ ۳ اجمالاً توصیف عمل سیدھون کی یہ ہے اور دھیار مذکورہ بالا مین درج ہے اسکا کاروائی دھیان کرنے والا دنیا کی خواہش چھوڑ کر نہایت خوش یعنے پرم آنند ہوجاتا ہے ۲- سیت روپ پرمیشر کا دھیان دھرنے سے انسان پر ضعیفی کا اثر ہونے نہین سکتا ۳ پر ماتما کے دھیان سے دور کی بات سُنائی دیتی ہے ۴ سورج روپ پرمیشر مین تصور قائم ہونے سے ہزارون کوس کی چیزین دکھلائی دیتی ہین ۵ با یو روپ پرمیشر کے دھیان سے چشم زدن مین جہان چاہے چلا جاوے ۶- جوگ بھیاس کرکے اگن مین من لگانے سے اپنی شکل حسب دلخواہ تبدیل کرنے کی مقدرت ہوتی ہے ۷- انتشکرن مین آتما کے دھیان دھرنے سے دوسرے کے جسم مین اپنی جان لیجانے کی طاقت ہوجاتی ہے ۸ ستوگن کے دھیان سے جسکے ساتھ چاہے عیش کرتا پھرے ۹ ہر پنچ عناصر کے

...م بعد غور اور تلاش کے دریا میں غوطہ زن تھا کہ فقرا کو کیونکر کشف اور کمال حاصل ہو جاتا ہے اس
...دامی میں پہلے صدف ہای گوہر پر سید مون کی ہاتھ آئے مگر نفس ناطقہ نے انکو لڑکون کا کھیل تبلائی
...در اصلی کیفیت کی اس طرح پہ ہدایت فرمائی کہ پابندان لذات محسوسات جو اپنے حواسونکو قابو نہین
...بتے اور کور باطن ہونے کا اجزا از خود جمع کرتے ہین انکو چاہیے کہ اپنے حواس عشرہ کو ضبط کرین
...سب تخیل محسوسات کل دل سے جاتے رہینگے اور طبیعت اوپر تصور آلہی یعنی دھیان کامل پر ماتا کے
...مستغرق اور مستقل مرتبہ اغراق کو پہونچ جاوینگے اسدم ہر قسم کی کمالیت اور کشف حاصل ہو جاوی گی
...یہاں اس ترکیب سے بہتر کوئی دوسری تدبیر عمدہ نہین ہی۔

...نعم ۲ دوسرا غوطہ جانب صحیح اور راست ہو جانے بیان عابدون کی ہوا تو نفس ناطقہ یون
...نالی ہوا کہ راست گوئی ایسی عمدہ خاصیت رکھتی ہی کہ جب انسان ہمیشہ سچ کہنے کی عادت کرے گا
...اور جھوٹ کبھی زبان سے نہ نکالیگا وہ جو بات کہیگا خواہ مخواہ پرمیشر اسکو سچ کر دیویگا یہ شرف راست گوئی
...ہی بیان مفصل اسکا بیان نمبر ۹ مین نہایت فصاحت سی لکھا گیا ہے دیکھو۔

...نعم ۳ ایک امر اور یہ باقی رہجاتا ہی کہ کیا وجہ ہی کہ فقرا دوسرے کے اسرار دل پر آگاہ
...ہو جاتے ہین اسپر الہام یون ہوا کہ فقرا اپنی صفائی قلب سے کہ باعث ریاضت کی مجلی ہو گیا رہتا ہی
...پس جب کسی امر کا دریافت انکو منظور ہوتا ہے تو اسے آئینۂ دل مین کہ محل پرمیشر کا ہی اور پرمیشر
...حاوی ہر مقام اور ہر مقام اسمین محیط بدین دلیل کہ ہر جزو اپنے کل سی ہمیشہ ملا رہتا ہی ملاتا مل
...الہام مستفسرہ باغور کر وہ اس طرح پر آئینۂ دل مین نظر آتا ہے کہ وہ مقام مطلوب گویا برابر العین
...اور حرکات اور سکنات وہان کے روبرو ہو جاتے ہین پس دیکھنا چشم ظاہری اور چشم دل دونون
...کا یکسان ہی بدین نظر روشن ضمیران جن جن مدارج اور مقاصد کو چاہتے ہین حسب لخواہ اپنی دیکھا کرتے
...ہین اور جبتک خواہش کرتے ہین وے کیفیتین بدستور قائم رہتی ہین ورنہ مثل افراد طائرا در کفعہ
...کے اثر کر دیتے ہین کیونکہ ایسے خیالات اور تماشا کو وے لوگ محض پوچ سمجھتے ہین وجہ اسکی
...یہ ہے کہ اگر وے اسکو پوچ نہ سمجھین اور اسمین طبیعت کو رجوع لاوین تو وہ بھی پابندی محسوسات
...کی دل مین داخل ہو جاوین اور انکو تخیل محسوسات سے ہر آن کنارہ کشی کیے رہنا گویا کل مدار
ریاضت اور تصوف کا ہے۔

ہر چند کہ عوام کا دستور چاپلوسی اور خوشامد ہی مگر فقیر کو اس سی کیا مطلب بلکہ اُسی چاپلوسی اور خوشامد
کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام ہند مین سے طریقہ بیدانتی کا مفقود ہوتا جاتا ہی اور گمراہی کا سامان موجود
ہوتا ہی تھوڑا سا غور کر کے سمجھو کہ اس ہندوستان یا ساری ہفت اقلیم مین پہلے سب ہندو تھے ا
شخص بید پڑھتا اور دوسرے قسم کے علمون کے حصول سی متمتع ہوتا تھا جب سے حضرا
برہمنون نے بید خوانی سے عوام کو غیر مستحق قرار دیا اور درپردہ اپنے ہم قوم کی افزائش عز
ملحوظ رکھی اُسی دم سی علم اور عمل ہند سی اُٹھا اور دوسرے نیگ والون نے لوٹ لیا اُسی
نتیجہ یہ ہوا کہ سلطنت ہند باعث بیعقلی اور مشورت حضرات کوتہ اندیش گو بر گنیش جواب تک مفت
ملنے سے باز نہین آتے غارت گئی اور اسی علم چورانے کا ثمرہ یہ ہوا کہ ہزارون ہندو مسلمان
کرشتان ہو گئے اور تا ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے پس یارو تم بھی غور کرو کہ قابل تدارک یہ فرقہ
یا لائق تعظیم قطع نظر اسکے تم سمجھو کہ اگر تمامی ہندوؤن کو اپنے اصول مذہب سے واقفکاری
ہوتی تو ایسا عمدہ مذہب چھوڑ کر دوسرا دین کیون قبول کرتے خیر ہر چہ گذشت باضی ہوئے
یہ خون اُنھین حضرات ناقص العقل کی گردن پر باندھا گیا جنھون نے علمون کو مثل بار چہ حیض
چھپانا جائز رکھا پرمیشر زندہ رکھے جناب منشی کنھیالال صاحب الکدھاری زاد لطفہ کو جنھون نے
نہانخانہ عدم سے بید کو ظاہر کیا اور عوام کی اطلاع کے لیے باوجود کم بضاعتی اپنی ہزارون روپیہ
صرف کر کے الکھ پرکاش اور الکھ امواج اور گیان پرکاش جو ترجمے ہر چہار بید اور جوگ بششٹ
اور سری کشن گیتا کے ہین ترجمہ کر کے چھپایا ہی ورنہ اس مذہب کا درخت خشک ہوا جاتا
صرف منشی صاحب موصوف نے سرسبز اور شاداب کیا ہی ہند مین بہت سے امیر اور مالدار ہین
مگر کسی کی توفیق نہین ہوئی کہ اُن کتابون لکھوکھا جلد چھپوا کر عوام ہند کو کہ صاحب علم ہین تقسیم
کردین یا اُنکی ایسی اعانت یا دستگیری کرین کہ جناب موصوف اپنی قوت بازو کی امداد
پاوین۔ کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم۔

نمبر ۱۵ بیان ماحصل کسب کمال و کشف اور معجزہ و بیانیان پرماتما
درجہ جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہے

وہ دونون سے باہر ہی بلکہ باہر سے بھی باہر ہی کہ جو موسوم ہی وہ وہ نہین ہے۔

دفعہ ۵۔ جب تک ۱۶ کلا کے اندر عمل کرے جیو آتما اور بندہ ہی کوئی ہوا ور جو ۱۶ کلا سی باہر ہی پرم آتما ہی کوئی ہو۔

دفعہ ۶۔ اور جو نفی اور اثبات کلا اور اُنکے شمار سے درگذرے وہ آتما ہی کوئی ہو دیکھو صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۱ کتاب لکھمی کاشی مطبوعہ گیان پریس آگرہ۔

نمبر ۱ گیان یعنے عرفان کی تعریف کہ جسکے استعمال سے اولیا اور مرد کامل عیار اور واصل بریاتما ہوجاتا ہی

گیان ایسی عمدہ شے ہی کہ جسکے علم او رتحقیق سی ہر فرد بشر اولیاؤن کے زمرے مین گنا جاتا ہی اور مرد کامل عیار اور واصل بریاتما خطاب پاوے واضح ہو کہ آتما نہایت خوش ہو کے اپنے پیروکارون کو براہ راست عرفان بتلاتا ہی اور گمراہان طریقہ معرفت کو کیا عمدہ ہدایت جو قابل دلنشینی ہی فرماتا ہی

دفعہ ۱۔ حواس قابو کرنے سے جوگی اور دل کے قابو کرنیسے عارف کہلاتا ہی اور نہ لذات محسوسات وادراک مظنونات سی کنارہ کشی اختیار کرتا ہی وہ خطرات دنیا او رعقبیٰ سی آزاد ہو کر عرفان کے گھوڑے سوار ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۔ اس طریقے کے پیروکارون کے لیے تین طریقے بید مین قائم کیے گئے ہین پہلا اوپاشنا یعنی عشق یعنے ایسی محبت صادق کرے کہ دوئی درمیان سی جاتی رہی دوسرا کرم کانڈ جسکے معنی اعمال نیک افعالی مین سعی کامل کرنا ازروے علم معقول یعنی بید تیسرا گیان جسکے معنی ہین معرفت بریاتما۔

دفعہ ۳۔ انسان جب پیروی حصول مدارج عرفان کی حسب ہدایت بالا کرکے منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہی مراتبات سہ گانہ بالا ازخود ترک ہوجاتے ہین۔

دفعہ ۴۔ عارفون پر جہالت اپنا اثر نہین کرسکتی اور تمامی مخلوقات اُنکی نظر مین یکسان و مساوی نظر آتے ہین کیونکہ پردہ دوئی کا اُنکے دل سے اُٹھ گیا رہتا ہی اور جلوہ نور بریاتما اُنکے دل مین ہر دم درخشان اور تابان بنا رہتا ہی۔

دفعہ ۱۲ ہر شخص کو یہ مرتبہ مل سکتا ہے جو تخیل محسوسات کو ترک کرے اور وصیان پرماتما
میں ہر دم مشغول رہے پس اے میرے برادران ہند اس امر تحیر انگیز کو نہایت غور سے معا[ئنہ]
کرکے ایسی مشاقی بہم پہونچاؤ کہ اسرار غیبی پر حاوی ہو کر خاتمہ مراتب پر بلا تکلف پہونچ جا[ؤ]
شعر کر تو ایسی محنت اے نادان دل + تا ہووے آخر بش تو یا بگل +

نمبر ۱۶ اسولہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح فرشتہ بناتی ہے اور وضاحت معنے اصلی نرگن اور سرگن کے

ہر ایک امر مخفی اور رمز محجب کو صاف صاف کہنا گویا آدمی کو فرشتہ بنانا ہی ہر ایک شخص کو تمنا
اس بات کی ہی کہ فرشتے نورانی ہوتے ہین اور انسان مخمر آب و گل ہی تو وہ کیونکر فرشتہ ہو سکتا ہی
وہ کون طریقہ ہے کہ راجہ جنک جو بدیہہ موسوم ہوے کہ جنکی روایت آجتک مشہور رہی اور وہ
کسی کو میسر نہوا یہ کیونکر ممکن ہی فقط لہذا وہ عمدہ بیان جو آگا لکھتا ہون شعر خوشتر آن باشد کہ سر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران +

دفعہ ۱ پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور چار قوار افعالی اور ۵ پران اور ۱۶ [کلا]
جبتک یہ ۱۶ جدا جدا بدن مین موجود ہین ظاہرا بدیہہ مکت حاصل نہین ہوتی ہی کہ وازمرتبہ
کچھ کچھ باقی رہتا ہی مگر معرفت اور گیان توحید سے باوجود موجود رہی جسم کے جیون مکت ہو جاتی [ہی]
دفعہ ۲ جیسے کہ پانی سب دریاؤن کا سمندر سے نکلکر نام اور صورت علیحدہ قبول کرتا ہی آ[خر]
سب نام اور صورت چھوڑ کے پھر سمندر مین ملجاتا ہی اسی طرح پرم آتما دیکھنے والا اس تماشا کا
بدین سبب یہ سب کلا اور صورت پیدا ہوتی ہین اور اس سے تعلق رکھتی ہین اور آخیر مین اسی مین سماجا[تی ہین]
دفعہ ۳ جب یہ ۱۶ کلا محو ہو کے اسمین سماجاتی ہین اور نام اور صورت وغیرہ کچھ باقی نہین رہ[تا]
ہی تب وہ پرش کہلاتا ہی وجہ یہ ہی کہ اسمین پر ہو جاتے ہین اور جب یہ ۱۶ کلا پھر ظاہر ہوتی ہ[ین]
جیو آتما کہلاتا ہی غرض کہ محویت سے بے زوال اور آزاد جملہ گرفتاری سے ہوتا ہی۔
دفعہ ۴ جو نام اور صورت اور رنگ و بو رکھتا ہی وہ ۱۶ کلا کے اندر ہی اور سرگن کہلاتا ہی اور
اس سے باہر ہی وہ نرگن ہی اور وہ جو مفہوم ذہنی ہی وہ دونون مین ہی کیونکہ جسمین وہ نہو تا وہ موجود اور موسوم نہ[ہوتا]

اول

۲ بیگیان سے طرح کی قوت حاصل ہوتی ہی لہذا بیگیانی کسی کا محتاج نہین رہتا اپنے
کے دھیان مین مست رہتا ہی جس محویت کیوجہ سے صاحب لغاے ہر نوع کا پیش نظر رہتا ہی
جب اصل مالک سی جا ملا تو اسکو پھر تمنا کسی چیز کی کیونکر باقی رہی

۸ ایمان شناخت بیگیانی کہ جنکی تعظیم اور تکریم بقبول پرماتما عوام پر فرض ہی

۱- عارف کو لازم ہی کہ جسقدر کام کرے پرمیشر کو اسکا فاعل سمجھے اور اسکی سزا و جزا کا
کو توقع نکرے پس وہ صاحب کمال ہی-
۲- نیک فعال ہونا اور توہمات سے منزہ اور اپنے حال موجودہ مین خوش اور کسی سے
غرض یا التجا نرکھنا اور شہوت و غضب سے بری اور دل اور اندریون کو زیر حکم عقل کے
رکھنا اور تکلیفات رسمیات سے آزاد اور قانع اور رضا برمرضی پرمیشر پر رہنا اور جو کچھ میسر آوے
پر شاکر رہنا بقول ہرچہ آید بیش نگذارد درویش و کسی کے جاہ اور جلال و کمال پر حاسد
نہونا اور برآمد اور غیر برآمد مدعا کو مساوی سمجھنا اور کسی حیوانات کو نکھانا اور کسی جاندار کو
نستانا کیونکہ جان بخشی اور خواہش گوشت خواری سی دل سیاہ ہوجاتا ہی کہ جس دل کے صاف
کرنے کے لیے ہزارون فکر لازم آتی ہین اور کرنی پڑتی ہین اور لذات محسوسات کو ترک
کرنا اور حق کا نگران رہنا عین بیگیان اور عرفان ہی-
۳- حواس عشرہ نہایت سرکشی مین رہتی ہین اور دل کو اپنی طرف کھینچا کرتے ہین مگر
جب عارف بدل نفس ناطقہ کی طرف متوجہ رہا کرے گا اس حالت مین حواس اسکی تابع بنے رہینگے
یہ غرض عشق پرماتما عجب اثر رکھتا ہے-
۴- عارف جب کہ شہوت اور غضب کو روکے اور دلکو قابو کرے پھر اوسکے حواس جو
محسوس کرین اور لذت محسوسات حاصل کرین داخل گناہ نہین ہی-
۵- ضابطہ حواس ہمیشہ بیدار دل رہتا ہی اور جب دل صاف یعنے بیدا ہوا صاحب
کشف اور کمال بن جاتا ہی-
۶- اپنی خواہش و طلب لذت سے شہوت رانی نکرنا اور بمراد تولید اولاد

دفعہ ۵۔ کسی طرحکا گنہگار اور سراپا عصیان سی بھرا ہوا ہو جب عرفان کی درجہ پر پہونچے گا آتش سوزان عرفان اُسکی تصورات کے خرمن کو اس جلدی سی جلا کر پاک صاف کر دیتی ہی کہ جیسے سنار میلے سونے کو جلا کے زر خالص بنا دیتا ہی اور جب زر خالص ہو ئیگا تب بہا ہو جاوے گا۔

دفعہ ۶۔ عارف کو تمنا ے دولت اور خواہش جاہ و ثروت اور التجا ر حشمت اور شوکت کچھ نہیں رہتی مستغنی ہر ایک خواہش سی عرفان کر دیتی ہے۔

دفعہ ۷۔ ہر چند کہ عرفان سے کچھ دولت اور حشمت حاصل نہین ہو جاتی مگر عارف کے نزدیک ان نعمتوں کی کچھ قدر باقی نہین رہتی کیونکہ ان نعمتون کو وہ فانی اور ناپایدار سمجھتا ہی اور ایسی خواہش کو اُنکی جانب رجوع نہین لاتا کیونکہ بنیاد خواہش متعلق حواس ہی اور عارف حواس سوا ضابطہ ہوتا ہی اور بیگیان ایسی عمدہ شے ہی کہ تمام خواہشون کو جلا دیتی ہی۔

دفعہ ۸۔ کرم کا کرنا اور چھوڑنا حسب موقع اور مناسب ہی جبتک خودی معدوم نہو کرتے رہنا چاہیے اور جسکی نظر سے دوئی جاتی رہتی ہی وہ کرمون سے آزاد ہو جاتا ہے پس اُسکو پھر ضرورت کسی کرم کرنے کی باقی نہین رہتی

دفعہ ۹۔ جو کہ کرم جوگ کرتا ہی وہ صافی دل ہو کر اپنی جسم اور حواس پہ قادر ہو جاتا ہی پھر پرمیسر دیال ہو کر اسکے ناقص اعمال کو حساب سی منہا کر دیتا ہی یہ بھی بیان ویسا ہی ہے کہ جیسے تنکے کی اوٹ مین پہاڑ ہو دیکھو بیان نمبر ۲۶۔

دفعہ ۱۰۔ برمھ کا جاننے والا یعنی بیگیانی باوجودیکہ سب فعل کرتا ہی مگر اپنی کو فاعل کسی فعل کا نہین سمجھتا بدین وجہ اُسکے افعال قبیحہ اسکو گنہگار نہین کر سکتے ماسوا اسکے افعال قبیحہ کے گنہگار کرنے نکرنے کی رمز کو وہ خوب جانتا ہی اور دنیا مین ایسی لوگ اپنی مسکن ابائی مین رہتے ہین مگر عالم سے کشیدہ خاطر اور بیزار اور اُن پر تکلیفات یا خواہش دنیوی اپنا اثر نہین دکھلا سکتے ہین جیسے کہ پانی اپنا اثر کنول کے پھول یا پورین کے پتی پہ نہین کر سکتا باوصفیکہ ہمیشہ وہ پانی ہی مین قیام رکھتے ہین۔

دفعہ ۱۱۔ عارف افعال کے نتیجہ کی تمنا کو ترک کر اور ہر ایک تمنا سے آزاد ہو کر پرماتما سے ملتا ہی اور تفرقہ کا گرفتار اپنے اعمال کا بدلا چاہا کرتا ہے لہذا وہ مقید رہا کرتا ہے

...تاہ ہو جاؤ چنانچہ جب گوپیان گئین اور جنا اُنکے کلام فرمودہ سے گھٹ گئی وے پار چلی گئین اور بے
...ہزار تھال جو نوع کی غذایون سے پر تھا پیش کر کے مستدعی اُنکی خورش کی ہوئین الغرض دُرباسا
...کھالیا اور کچھ نہ چھوڑا اور جب گوپیان پار اوترآئی تھین پھر طغیانی جمنا جیون کی تیون
...تھی تب گوپیون نے رکھیشر مذکور سے پوچھا کہ اب ہم کس طرح پار اوترین اُنھون نے کہا
...جاے کہدینا کہ اگر درباسا دوب کی خورش سے رہتی ہون تو تم جانے کو راستہ دو
...پھر اسی کلام کے کہنے سے جمنا مین قابل آمد راستہ بنگیا اور گوپیان اوترآئین تب باخود
...متعجب ہوئین کہ یا پرمیشر یہ کیا معاملہ ہے کہ سری کشن جی باوجود حظ اوٹھانے سولہ ہزار
...کے اچھوتا نند کہلاتے ہین اور درباسا باوجود خورش نعمتہاے عظیم دوب خورندہ
...مین جب فرط وہم نے اُنکے دلون کو نہایت گھبرادیا تب وے سری کرشن جی کی
...بوسی سے سرفراز ہوکر اپنے راز دل کو ظاہر کین جناب مہاراج موصوف نے اپنی زبان
...اسی سطح پر فرمایا کہ تم سب کو کیا شک ہے اسی شک مین عوام خلائق ماخود ہے اصل
...بت یہ ہے کہ ہم اپنی خواہش سے تم لوگون کے ساتھ کچھ نہین کرتے اور جب استدعا
...لوگون کی ہوتی ہے اسکو رفع کردیتا ہون ویسے ہی درباسا ہمیشہ دوب کھاتی ہین اور
...ہزار تھال کی نعمتون کو صرف تم لوگون کی استدعا پر کھاگئین کچھ اپنی خوشی سے نہین کھایا
...پس سمجھو کہ جو شخص بغرض خود کوئی فعل نہین کرتا اُسکا ملزم اور مجرم وہ نہین قرار پاسکتا
...سعدی کا قول ہے شعر چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے + بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند
...تو ہم بر درے ہستی امیدوار + پس امید بر در نشینان برآر +

...۱۹ تارک الدنیا کی توضیح جو مختص دنیا دارون کے لیے قابل دید اور

فقرا کے لیے لائق عمل و شنید ہے

...علم رجب کوئی کرم کر کے افعال کی لذات سے سیر ہو ترک کرنا افعال کا اوسے
...اختیار ہوگا پس کمال سے محروم رہیگا -

تناسل رضاجوئی اپنی زوجہ کی کرنا یا کوئی غیر عورت بھی جو خود بخود باستر ضاے تمام اور استدعا
کمال اپنی رفع شہوت کی التجا پیش لاوے اُس ضرورت کو رفع کر دینا اور واسطے قیام جسم
حواس کی کھانا کہ جس سے خدمت خالق اور کار دنیوی کرتا ہی اسطرح کا کھانا اور حسب طرز بالا مباشرت
کرنا داخل حساب یاد تی گناہ یعنی مجموعہ فرضی نہین ہی پس خلاف تمیز بالا شہوت رانی عارفونکو حق
مین ایک آتش سوزان ریاضت ہی فقط واضح ہو کہ ایک فقرہ مباشرت زن غیر جو لکھدیا گیا ہی وہ
ایسے دھوکے کی بات ہی کہ عقلمندان درجہ اعلی کیلیے نہایت صاف وپاک ہی اور جاہلونکے واسطے مخزن
آتشناک ورسوزاک ہی اور اُس سے گذر لنے پر جھلنا نہ خاک ہی یا وارثان مستورات کے چھوڑے
اور بد فعلون کی ناک ہی زیادہ تشریح اصلی مقصود کی صرف بنظر امتیاز جہلا اور عقلا کے نہین کی گئی
اور جس امر کو حکماے سابق نے خوف بے امتیازی جہلا سے لفظ گناہ فرضی قائم کر دیا ہے اسکو
مصلحتہً فقیر نے ظاہر نہین کیا اُسکے سمجھنے کیواسطے عقل سلیم درکار اور فکر رسا ضرور ہے ۔

دفعہ ۷ ۔ حواس ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی مصدر ہر فعل کی ہین جب یہ لذات
محسوسات کیطرح مائل ہوتی ہین آتما سے غافل کر دیتی ہین پس لازمہ عرفان یہ ہی کہ حواسون کو
ضبط کرنا بلکہ اُنکے قتل کی فکر کرنی چاہیے اور بالیقین سمجھنا ضرور ہی کہ معدوم کرنیوالے گیان یعنی
عقل ور بگیان یعنی عرفان کے یہی حواس نامعقول ہین ۔

دفعہ ۸ ۔ الغرض خلاصہ کلام یہ ہی کہ دوسرون کی استدعاے ضروری سے اپنے جسم کو نہ چورا دے
جیسے کوئی سائل کسی قسم کے سوال غرضانہ سے پیش آوے یا کوئی مستور مغلوب الشہوت التجاے
مباشرت پیش لاوے بلا تامل اُسکی خاطر داری کرنی چاہیے رفع احتیاج سائلان ضرور ہی کسی قسم کی
ہو کچھ گناہ نہین ہی کیونکہ بنظر رضاجوئی اور خاطر داری ایک سائل محتاج کی یہ فعل کیا گیا ہان جبکہ
ہر کمبا ور خواہشی اور مستدعی مباشرت ہوگا داخل جرم اور امتناع ہی الحاصل اس طرح کے
فعل کرنے والون کا نام پرواپکاری ہی کیونکہ بحالت استدعا رفع ضرورت نکرنا محض بی انصافی
اور گناہ مفروضہ ہی ۔ اب شائقین کو ایک ضرب المثل سناتا ہون کہ جو سری کرشن گیتا مین درج ہی
مختصر ضرب المثل ایک دفعہ سری کرشن جی نے برج کی گوپیون سے فرمایا کہ تم لوگ دربا سا
رکھیشر کی ضیافت کرد او رجبتا جوش پر ہی تم سب اس سے کہدینا کہ اگر سری کرشن جی اچھوتا ہیں دین

بہت ہی دور پڑے ہوئے ہین اور ہمیشہ اپنے کو گنہگار اور مجرم قرار دیکر حرکات نوع بنوع کی کرتے رہتے ہین۔

دفعہ ۸۔ تیاگی کی عین صفت ہی کہ اپنے زن و بچہ مین رہکر بخوشی مین و خرمی گذران کرے مگر دل سے ان کو غیر سمجھتا رہے اور مردہ اور لا واسطہ کی طرح اپنے دل کو رکھے اور جاہل جنگل مین جا اور گھر کو چھوڑ دوسرون کے ٹکڑے کی امید پر نوع بنوع کی شکلین بنائے گھومتے ہین وہ محض بے علم اور بے عقل دیوانے زمانے کے پیر نابالغون کے مقلد ہین اُنکی شان مین زیادہ لکھنا محض فضول اونکی توصیفات جنکو دیکھنا ہو منشی گردھاری لال صاحب کی گیان ساگر کی اچھی طرح مین دیکھ لیوے کافی اور بس ہی تشریح بید کی سرتی ہے کہ جو اس ہستی کو نیست سمجھے یعنی ظاہری سے نیست ہوجاوے اور جو اُسکی ضد پر اور بالعکس سمجھے نتیجہ متضاد پاوے ظاہر ہے کسی ہند مین نہین رہتا پس تعلقات کرم کانڈ سے آزاد ہوا وسکے واسطے وے کرم جو پابستگان تعلقات کے لیے درکار ہین کوئی کرنی لازم نہین ہین۔

دفعہ ۹۔ جو جسم اور دل کو قابو مین کرے اور خواہش محسوسات کو تیاگ دیوے اُسکو لازم ہی خلوت مین بیٹھ کے دل کو آتما سے لگاوے

دفعہ ۱۰۔ ایک ایسے صاف اور ہموار مکان مین جہان نشیب اور فراز نہو سبز گھاس کو بچھاوے اور اُسپر پوستین ہرن یا شیر کا رکھکر سیدھا ہوکے بیٹھے اور بدن کو کسی طرف اور کسیطرح حرکت نہ دیوے اور ناک کی نتھنون کو بتوجہ تمام دیکھے اور نظر کو کسی طرف جانے نہ دیوے فقط یہ عمدہ طریقہ آتما شناسی کا ہی فقراے کامل کا قول ہی کہ مہاراج سری کرشن جی شامی دواپر کے خاص لقنون کو ترکیب بالا کی تعلیم فرمایا کرتے تھے اور بکثرت اس طریقہ کا رواج تھا۔

دفعہ ۱۱۔ جو آتما کا طالب ہو اُسکو چاہیے کہ مستقل مزاج ہو اور ملوثات سے آزاد ہوکر اپنا تابع کرے پھر پرمیشر کے دھیان مین اپنا دل رجوع لاوے کیونکہ دلیل ظاہر ہی کہ جس مکان مین ہوا کم ہوتا ہے وہان شمع روشن کی روشنی مین جنبش کم ہوتی ہے علی ہذا جب دل مین ہوا اور حرص کم ہوتی ہے وہ کسی طرف حرکت نہین کرتا ہے پس جب اس ترکیب سے اپنی ذات کی طرف توجہ کرے پرم پد یعنے غایت مرتبہ کو پہونچیگا۔

دفعہ ۲- اگر کوئی بظاہر حواس کو روک بیٹھے اور دل اُسکا تخیل محسوسات کا کرتا رہے وہ کذا
اور ریزنا بالغ ہے اور جو حواس ظاہری اور باطنی اور دل کو بوا جبی روکے اور قوا ے افعا
بے غرض نفسانی فعل کرکے وہ بیشک قابل قرب پرماتما ہے۔

دفعہ ۳- جو پہلے کرم یعنے افعال مروجہ کو کرتا نہین وہ تیاگی ہونے کی لیاقت رکھتا نہین
جو فاعل نیک افعالی ہے وہ برمھ سے لین ہونے کے قابل ہے۔

دفعہ ۴- جہلا جوگ کے معنی ترک تعلقات جانتے ہیں اور نا واقفان زمانہ جنگل ورزی بتا
ہین اور اصلی معنی جوگ کے بموقع مناسب فعل کرنا ہے

دفعہ ۵- بدافعالی کو چھوڑنا اور نیک افعالی کو بھی دل سے بے ثبات اور لے بنیا دسمجھنا
مطلق ہے لیکن اون فعلون کی محبت دل سے دور کرنا اور ان نکے نتائج پر متوقع نہ ہونا یہ تارک
عمدہ صفت ہے شرح چونکہ انسان سے ترک مطلق افعال کا محض غیر ممکن ہے پس جو تمنا ے نتا
اور ہر ایک تمنا کو تمامہ دل سے ترک کرتا ہے وہ تارک ہے کیونکہ جو نتائج کا متوقع نرہے گا ا
وہ فعل کرے گا جو پرمیشر کو مرغوب بلا رنج احدی ہے اور جو نتائج کا متمنی ہو گا وہ نہرار کو ا
مطلب کیواسطے ستاکے جو کچھ کردنی اور ناکردنی ہے مفاد و مدعا اپنے سمجھکے اُسکے کرنے
دست کش نرہے گا۔

دفعہ ۶- جو کوئی نیک افعالی بغیر طمع عوض کے کریگا اوسکو کبھی نقصان نہو گا کیونکہ نقصان
اُسوقت معلوم ہوتا ہے جب نفع کی امید کرے اور نپاوے اور جسکو نفع کی غرض ہی نہین اُسے
نقصان کی آفت بھی نہین پس جو اتفاقیہ بلا خواہش پرمیشر کی کرپا سے اوسکو نتیجہ ملے وہ نفع مین سمجھے
ایسا مفہوم رکھے گا مکت کو بھی ناچیز سمجھے گا ایسی سمجھ والون سے جو آتفاقاً از راہ سہو کوئی خطا بھی
ہو جاتی ہے اُس سے اوسکو ضرر بھی نہین ہوتا کیونکہ مضرت وہ ہے کہ جس سے غم اندر اندر وہ ہوا ا
تیاگی کو خوشی اور غمگینی کچھ بھی نہین ہوتی اور تحسین اور نفرین کی کچھ پروا بھی نہین رکھتا
لہذا پرمیشر بھی اوسکے قصورات کو معاف کر دیتا ہے۔

دفعہ ۷- جو جہلا اور حمقا جگ اور دان اور تپ کے نتائج کی امید رکھتے ہین اُنکو سمجھو کہ ا
اسیر کمند مایا ہو کر تاریکی مین بھٹکتے اور ٹھوکر کھاتے پھرتے ہین اور منزل مقصود کو پہونچنے سے

عہ ۶ - جو تکلیف اور سختی اوسپر گذرے اُس سے ملول نہو بلکہ اوسکی مدافعت مین کوشش
نکرے اور کسی قسم کی لذت کا خیال نہ رکھے پس جس نے کہ خواہش لذت کو ترک کردیا چوٹی اور جنیو
یہ چراغ واسطے اندھون کے ہے کاٹ کے اور توڑکے بجھا دیتا ہے اور آزاد کی طرح کان اور آنکھ
زبان بند کرکے مستغرق دھیان پرماتما کا ہوجاتا ہے دیکھو بارھوین دھیائے ایکادش اسکند
بھاگوت کا اخیر -

عہ ۷ - پرم ہنس اندری اور حواس کو روک کر ہوشیار دل ہوکے آتما سے شغل کرکے اپنے مین آپ
مست رہتا ہے اور اپنے سے آپ حقیقت کو پاتا ہے یعنے آتما مین محو ہوجاتا ہے پس اپنے کو برہم سمجھتا ہے

عہ ۸ - اس دفعہ مین طریقہ اوایل یعنے آغاز اختیار اس پرہنسی کو بتلاتا ہون گویا اندھون کی
آنکھ روشن کرتا ہون اور دیدہ غیر مبصر کو مبصر بناتا ہون پہلے چاہیئے کہ دنیاداری کی تمام لذات
حاصل کرے اور علم کو واسطے رفع کرنے جہل او حیرت کے پڑھکر عامل ہو اور عمل اپنا واسطے قادر ہونے
کمال کے کرے اور جب گیان اُسکا علم الیقین سے درست ہوجاوے حق الیقین حاصل کرے
بعد گیان ہونے کے جب ہر ایک فرا ور کلام تہ آمیز عقلاے سابق سے آگاہ ہوجاوے تب افعال
سنہ کو چھوڑکے مثل حیوانون کے گذران نکرے اور ترک وضعداری یہانتک کرے کہ کوئی پارچہ یا
پوشاک وضعداری اپنی پاس نہ رکھے صرف ایک ٹکڑہ واسطے سترپوشی کے رکھے اور موسم سرما کی آفت سے
بچنے کے واسطے کہنہ کہنہ پارچہ جو پھینکے ہوئے ملجادین اونکو گوڈری بناکے رفع سرما کیا کرے
مرتبہ ادنی ہے اعلے درجہ وہ ہے کہ کوئی چیز اپنے پاس نرکھے اور رنج اور راحت اور سردی او
گرمی زمانہ کو مساوی سمجھے اور ایسا گرم ہوجاوے کہ سرما نزدیک نہ آوے تمنے قصہ گرم
دیوان کا سنا ہوگا کہ جنکی پیٹھ پر بہت سے فقرانے کچا آٹا رکھکر روٹی بناکے کھالیا تھا
پس جب ایسا گرم ہو اوسکو تکلیف سرما کیا ستانے سکتی ہے ۲ ایسی صفت سے
دھون کو ایسے امر کا دھیان یعنے فکر پرورش جسم از خود نہین رہتی ہے اور جسم کو
مردار سمجھ کر اُسکی محبت اور پرورش مین پھولا نہین رہتا بلکہ سمجھتا ہے کہ مین نے اس
جسم کو معرفت کی آگ سے جلادیا ہے - اسی واسطے کامل سنیاسی اپنے واہ گرم کے واسطے وقت

دفعہ ۸ - جو ہر شے مین آتما کو دیکھتا اور کل کا محیط سمجھتا ہے اور ہر فعل کا فاعل اور ہر ایک صنعت کا صانع جانتا ہے وہی برمھ گیانی ہے۔

نمبر۲ بیان توضیح سلیقہ پرمہنس اور وضاحت طریقہ پرمہنسی کی عملآوری

دفعہ ۱ - پرم ہنس کوئی فعل مثل جگ اور تپ اور برت وغیرہ کے نہین کرتا اور کسی سے غرض یا تمنا نہین رکھتا اور خوف موت اور توہمات صعوبت دوزخ بھی خیال مین نہین اوسکے پاس کوئی آوے تو منع نہین کرتا کیونکہ اوسکو خیال ہی نہین رہتا کہ آنیوالا کون ہے بلکہ ما حقہ محوذات لطف ہوا رہتا ہے منترا ور جنترا ور تنترا ور جپ اور تپ اور دھیان اور وہ کچھ اسکے واسطے لازم نہین ہے کسواسطے کہ یہ سب حرکات غرض سے ہوتے ہین اور پرم ہنس بے غرض اور لاواسطہ رہنا چاہیے دیکھو سری مت بھاگوت مین توصیفات دتاتری جی کا کہ وہ پابند لوازمات اوپاشنا اور کرم کانڈ کے نہ تھے۔

دفعہ ۲ - پرم ہنس کو ضرور نہین ہی کہ کسی مقام خاص مین رہے کیونکہ کل جہان اوسکا ہے جس جگہ رات ہوجاوے وہی مقام آرام تصور کرکے شب باشی کر لیوے اور ضرور ہے کہ اس اس موسوم محبت آل و اطفال اور اپنے خانمان کے بعد آسودگی انکی لذات کی ترک کرے ضابطہ حواس ظاہری اور باطنی کا ہوے اور بیم اور رجا دارین کو دور کرے۔

دفعہ ۳ - جب تک اس مرتبہ کو نہ پہونچے پرم ہنسی بے فائدہ ہے اور جب اس درجہ پہونچ جاوے چاہیے کہ جہان مردے جلائے جاتے ہین یا ویرانہ یا جنگل یا کسی درخت سایہ مین اپنا قیام کر لیا کرے

دفعہ ۴ - گدائی کو بعد دوپہر روز کے اس طرح جاوے کہ کوئی اسکی تعظیم نہ کرے عندالطلب اگر کوئی کچھ دیوے خوش نہوا ور اگر کوئی کچھ ندے ملول بھی نہووے اور کسیکے دروازے پر زیادہ انتظار بھی نکرے۔

دفعہ ۵ - گوشت اور شہد سنناسی اور پرم ہنس کو کھانا نہ چاہیے سواے اسکے اور وہ کھاوے حکم سمجھے۔

اور لسانی اور لاف زنی کے بھروسے چاہ ضلالت مین گرتے ہین اور اپنے دل کو لذات محسوسا
نہ مین پابند رکھتے ہین مگر آفرین ہے اونپر کہ جو پیمانہ شراب عشق پرماتما کا پیکر اوسی سرور مین مسرور
رہتے ہین اور ہر دم فنا فی اللہ اور محو ذات اقدس اور انوار رہا کرتے ہین **تشریح** ایک فرشتے کو
شک ہوا کہ کیا وجہہ ہے کہ پابندان قواعد مذہبی پرمیشر کے دیدار جمال سے فائز نہین ہوتے اور بوڑھی
عورتین جو کسی مذہب کی مفید نہین ہین وصل پرماتما ہو جاتی ہین فقط اوسنے معبود حقیقی سے اسکے
دریافت کے واسطے التجائین پیش کین اوسپر الہام ہوا کہ دو شخص فلان مقام مین اپنے اپنے طریقے
کے مطابق کاربند ہین اون سے پوچھو کہ ستر ہزار شترون کی قطار ایک سوئی کے سوراخ سے نکل
سکتی ہے۔ جب اسکا جواب تم پاؤگے شک تمھارا دفع ہو جاویگا۔ چنانچہ وہ آیا اور دیکھا کہ ایک شخص لمبی
داڑھی لئے وضو کرکے چلا جاکے نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیوانون کی طرح مست پڑا ہوا ہے اوسنے
پہلے نمازی بیخبر حقیقت سے اپنے سوال کو پوچھا نمازی نے کہا کہ دیوانہ ہے خبط الحواس آجتک ایسا ہوا
نہ ہوگا تب وہ مجذوب کے پاس گیا اور سوال کا جواب طلب کیا اوس فقیر نے جواب دیا کہ ستر ہزار
شتر کی کیا گنتی ہے لکھو کھا قطار ہاتھیونکی اگر وہ معبود چاہے آدھے سوراخ سوئی سے بکشادہ پیشانی
نکالے فقط اسے فرشتہ تو شک مت کر اوسکی قدرت لا انتہا پر کسی کو آجتک علم ہوا اور نہ ہو سکتا ہے
مذہب والے اور ہر شخص بے خبر پابند رسومات آبائے لیسے ناقص پھندے مین پھنسے ہین کہ جس سے
نکلنا اونکا محض دشوار ہے پس اپنے شک کو دفع کر اور اپنا راستہ لے۔ ویسے ہی سمجھو کہ پابندان اہل
شناخت دینوی کو ہرگز ہرگز وہان تک رسائی نہین ہوتی ہے مگر ہان اوس حالت مین ہر
شخص کو رسائی ہو سکتی ہے کہ جب قیود مجہول سے اپنی قوت مدرکہ کے زور سے نکلکر باہر آویگا
اور محو عشق حقیقی ہو دیگا۔ اور از خود رفتہ ہو جاویگا وہ البتہ اس درجہ کو پاویگا۔

نمبر ۲۳ بیان طریقہ ریاضت کہ جس طریقہ عمدہ کے اختیار سے مرد مرتاض اور جوگیشر کہلاتا ہے

علم۔ جو قوفان روزگار ہوے علمان ناتجربہ کار ریاضت کے معنی پیرو کاران اس طریقہ کو

نزع منع کرجاتے ہین کیونکہ یہ سب رسومات اونکو چاہیئے کہ جو شک اور شبہہ مین پھنسے ہین ا
جو دوارکا مین جاکر ہاتھ کا داغ لیکر ساند بنتے ہین اور وسے جو کاشی کرونٹ لینے کو بنارس جا
ہین یہ اوسنے علیحدہ ہوجاتا ہے اور ہر مقام کو واحد سمجھتا ہے جیسا کبیرداس کا قصہ اور
دوہا اُن کا مشہور ہے ✤ دھیان برھم ہردے دھرے مگر چڑسر ہیر ✤ انباسی کے گود مین
داس کبیر ✤

نمبر ۳۲ مجذوب کے عنوان کی وضاحت کہ جس درجے مین بہت ہی مشکل سے رہائی ہوتی

مجذوب کا درجہ سب قسم کے فقرا سے اعلی ہے اس درجے کا پہونچا ہوا دنیا کو مثل خواب و نقش بر آب کے
کرتا ہے اور ہر شئے کو فانی سمجھتا اور پرماتما کو ہر شئے مین محیط جانتا اور ہر ایک مخلوق کو واحد سمجھتا او
رنج اور دوم کا مطلق خیال نہین رکھتا ہے اور تمامی مصنوع کے خیال سے گذر کر اپنے خالق کے دھ
مین محو رہتا ہے اور بغیر تعصب و رانائیت خاموشی کو گویائی پر فوق دیتا ہے اور جو کچھ اوسکی نظر مین گذرتا ہے
سے پرماتما سے مجھ نظر آتا ہے اور ہر حال مین سرشار اور مخمور نشہ پرماتما رہتا ہے یعنے تصور کامل پرماتما مین مست ہو
دفعہ ۳ ـ اس طریقے کے پیرو کو چاہیئے کہ ظاہر اور باطن مین نیک افعال سے آراستہ ا
حکیمانہ اعتدال سے پیراستہ اور ظاہر کو خراب مگر باطن کو آئینے کے مانند شفاف اور مجلی ر
اور بلا خیال درجۂ حاکم اور محکوم کے گذران کرے اور بیم اور رجا کو بالکل بھول جاوے
قناعت کا مخزن بنجاوے اور دور ہا کئے دل مین موج ہراس اور وسواس کو بٹنے د
اور کسی شئے کا مطلق خیال باقی نرہنگے اور تمامی تردداتِ مخلوقات کو نیست و نابود کر ڈالے اور زندہ
آسا بنا رہے پس جو ان وصفون سے موصوف ہو اوسی کا نام مجذوب ہے اور نہ کہ مثل انکو
کے شراب پیا اور گوشت کھا اور دوسرون کو اسکی ہدایت کرنا احسان سر پر اوٹھا دے اور
کے گھر کا نام مٹا دے اور بابا شیو رام کے ٹھاکر جی کی چھپر نا مرمت کا لذت کہ جس سے کھڑیا را
دونگا مد ہوش تھے نہ پاکے مطعون خلائق قرار پادے لعنت ہے ایسے اشخ
پر کہ جو شراب محبت الہی نہ نوش کر خودی کی شراب مین مخمور رہتے ہین اور اپنی لن تر

ڈالتے ہو اس سے کیا نفع ہے یہ طریقہ صرف پرہستون کے لیے موضوع ہے دنیادار کے واسطے نہین
دیکھو راجہ جنک بدیہہ کیسے کامل شخص تھے مگر اُنھون نے دنیا کو نہ چھوڑا یعنی اپنی دار السلطنت
مین رہکر یاد پرماتما اور محویت آتما سے بدیہہ ہوگئے اور آتما پر بوجھا گھر چھوڑنے کا نہ دیا گھر اور لڑکے
بالون کو چھوڑنا اشتہاری اور مجرمون کا کام ہے مگر اپنے گھر مین اس طرح پر رہے کہ جیسے سرا
مین مسافر بیگانہ وار متعلقان سے گذران کرے اور جسم کو کھانا اور پینا اور مباشرت جائز و بھی
طریقے کے مطابق دیا کرے جیسے کہ محتاج کو باقی رہا یہ کہ چھوڑنا کیا کیا ہر دفرناض کو زیبا ہے وہ یہ ہین -
ا جہالت ۲- عدم توجہی پرورش جسم بواجبی کہ جس سے کوئی عضو بیکار ہو جائے اور غیرون کی
مدد واقعی ہوسکے ۳- خودی اور نخوت اور تکبر اور نفسانیت ۴- مکر اور تزویر ۵- سنگدلی ۶ جمع عادات
اور اسباب خرابی اور گرفتاری ۷ دروغ گوئی اور کذب ۸ بخالت ۹ غصہ اور غضب بیجا ۱۰ نسیان
۱۱ جہل مرکب ۱۲ دغابازی ۱۳ مردم آزاری اور ظلم ۱۴ شہوت رانی بغیر استدعا ۱۵ طمع ناجائز ۱۶ ترک
خواہش محسوسات ۱۷ نزاع اور بدمزاجی ۱۸ دشنام دہی اور سخت گوئی او بدزبانی ۱۹ بداخلاقی اور بے لطفی
۲۰ کثرت صحبت زنان ۲۱ خود مطلبی ۲۲ فذائقہ کے لیے خواہش کھانا کسی غذا کا ۲۳ معمولی اور ضروری افعال
افعال سے نفرت کرنا ۲۴ تمنا یا غرض اپنی نہ لیجانا کسی مخلوق کے پاس ۲۵ پرستش مورتہائے بغیر
مفہوم و غلمت غائی ایجاد انکی ۲۶ مغرور اور خود فراموش ہونا اپنی خوبصورتی اور حسن و ملاحت پر -
دفعہ ۳- عقلا ضروری حرکات اور افعال کو لازمہ جسمانی جانتے ہین جیسے بھوک اور پیاس اور
مباشرت بحالت قوت بہ صرف فرق درمیان جہلا اور عقلا کے یہ ہے کہ عقلا از روے قانون حکمت
اور اعتدال اور حسب استدعا صرف بہ نظر رفع ضرورت کرتے ہین اور جہلا بنظر ذائقہ و حظ صاحب خود
دفعہ ۴- مرد فرناض کو چاہیے کہ مہمان نوازی اور تواضع اور تسلی دینا اور راست گوئی اور
شیرین زبانی اور سخن معقول کہنا اور بید و شاستر پڑھنا اور عوام کو راہ نیک بتانا اور دل کو ہوا سے
آلودہ نکرنا اور خاموش رہنا یعنی موقع سے تکلم کرنا اور ضبط رکھنا حواسونکو اور باطن کو صاف رکھنا
ملوثات دنیوی سے اور قصور کو درست اور مضبوط بنانا پرماتما مین اور شہرت نام کو مکاری
سے نہ بڑھانا کیونکہ وہ سریع الزوال ہے یہ سب افعال حمیدہ سیکھے۔

ترک تعلقات دنیوی تبلاتے ہین یعنی جب آدمی زن و بچہ سے علیحدگی اختیار کرے اور نوکری
یا کسی پیشہ جائز سے جو حصول منفعت اور سامان زیست کا کرتا ہو اس سے کنارہ کشی کرے تب
اس کوچے مین قدم رکھے اور طرفہ تر یہ کہ غریبان نظیر بدیہی دکھلاتے ہین کہ اکثر لوگ ماسلف
مین جنگل کے پتے کھاتے اور کوئی پوشاک نہ پہنکر درختون کے پتے اور پوستین پہنتے اور آدمیون
کی صحبت سے کنارہ کشی کرتے تھے پس تم بھی جب اپنے قابل گوارا ان سب چیزون کی کر لو تب اسرار
کو اختیار کرو اور حضرت خواندہ مولوی روم کے شعر کو نظیر دیتے ہین ؏ چون خدا خواہی وہم دنیائے دون
این خیال است ومحال است وجنون ۞ اور یہ نہین سمجھتے کہ اصل مضمون کنارہ کشی خلایق اور دنیا دو
راخواستن چیست اب مین ظاہر کرتا ہون کہ جسم سے علیحدہ ہونا نہین چاہیے بلکہ اپنے مفہوم اور تصور سے
علیحدگی خلایق چاہیے اور دنیا کو چاہنا اور ہر ایک شے کو چاہنا بیشک منع ہے اور یہ ہو نہین سکتا کیونکہ
قابل یہ ہے کہ خواہشین جو محسوسات کی ہین انکو چھوڑ نہ دنیا کو کیونکہ دنیا کو چھوڑ کر کیا آسمان پر رہیگا۔
دنیا کے چھوڑنے کا مطلب نکلتا ہے شعر دل ہے تیرا ایک اسمین لے حزین ۞ الفتین دو دو
سکتی نہین ۞ اور قاعدہ یہ ہے کہ جب دل مین کسی قسم کی خواہش نہ رکھیگا تب دل صاف
ہوجاویگا۔ اور جب دل صاف ہوجاویگا نور پرماتما جو اُس مین بھرا ہے خود بخود بلا ریاضت نظر آنے
لگے گا دل کو مثل گھوڑے کے تصور کرو اور پرماتما کو اُسپر سوار سمجھو یعنے عنان اشہب دل ہاتھ
آتا ہے۔
دفعہ۲۔ مگر تمکو سمجھاتا ہون کہ برہم شناسی کے لیے صرف تعلق محسوسات کو دل سے باہر کردینا۔
یعنے جبکہ تعلق محسوسات دل سے باہر ہوجاویگا دوئی کی اسمین گنجایش نہ رہیگی جب دوئی دور
ہوجاویگی قربت پرماتما قریب ہوجاویگی اور بفہمایش تمام تمکو ہدایت کرتا ہون کہ اپنے زن و فرزند میں
رہکر عمر بسر کرو ہرگز ہرگز جاہلون کی طرح آوارہ دشت بلا نہو اور غیر کے ٹکڑے کے محتاج اپنے گھر کی
آسایش چھوڑ کر نہو کیونکہ بھوک ایسی شے ہے کہ ہر بشر کے ساتھ رہتی ہے جب تم کاش خلاف ہدایت
میرے حسب طریقہ جہلا گھر چھوڑ دوگے اور جب بھوک لگے گی تب کیا کروگے خواہ مخواہ جھک مارکر
غیرون کے دست نگر ہوگے اور یہ کہو کہ رزاق جو گھر روزی دیتا ہے وہ باہر بھی دیویگا پس تم
مین پوچھتا ہون کہ جس پرماتما نے تمھارے گھر سامان عیش موجود کردیا اور اوسکو چھوڑ کر پھرنا

دفعہ ۴ - بغیر غرور کے زندگی قطع کرنا اور خود نمائی چھوڑ دینا اور کسی پر ظلم نہ کرنا اور متحمل اور بے تعلق رہنا اور مرشد کی فرمانبرداری کرنا اور صاف اور ظاہر اور مستقبل مزاج رہنا اور حواسونکو قابو مین رکھنا اور نفرت محسوسات کی لذات سے کرنا اور عیبون کی پردہ پوشی کرنا اور پردہ فاش غائبت نہ کرنا اور اپنے عزیز اور اقارب کی خاطر سے ناانصافی نکرنا اور عبادت یعنے دھیان پرماتما کر سے اور خلوت نشینی اور تنہائی اور رحم سخی اختیار کرے اور خلوت بیٹھک بازی سے پرہیز رکھے اور مفسد اور عیاش اور قمارباز اور کبوترباز اور دیگر بدوضعان او مفتریان اور جاہلان سے کنارہ کشی رہے یعنی دنیا مین سلامت روی سے گذران کرے اور علم اور عقل اور صنعت اور زراعت اور تجارت وغیرہ عمدہ پیشون سے زر حاصل کرکے واجبی اور ضروری مصارف مین صرف کرے اور عیش و آرام سے زن اور بچہ مین اپنی اوقات کو پیشتر کے استقلال قایم رکھنے کے لیے توکل پر بیشتر قطع کرے اور پرماتما پورن کی جانب نرگن برہم کا دھیان چھوڑ کر بھول نہ جاوے اور برہمنان اہل فریب کے سخنان مرغوب در محرف کو نہ سنے کیونکہ انکے بزرگون نے بہت سے اشلوک صدہا پستکون مین جہلاے ہند کے پھنسنے کے واسطے بنا رکھے ہین کہ جا بجا پر کیا اور حضرات اسی ذریعہ سے عقلاے ہند کو بھی ٹھگتے ہین -

دفعہ ایضاً - بھگت کے لفظی معنی یہ ہین کہ مجبوری لی سنسار کی گتی اوسپر بیاپان ہو یعنے لذائذ محسوسات کا اثر اوسپر غالب نہ ہو - پس جوان صفتون سے موصوف ہو بھگت کہلائے خالی تر کال اشنان چھاپہ لگانے اور سرخ و سفید چندن جسم پر چڑھانے اور لمبی دھوتی پہننے اور لمبا مالا جپنے اور لذائذ محسوسات مین مبتلا رہنے سے مرتبہ بھگت کو نہین پہونچتا ہے -

دفعہ ۵ - اپنے گھر مین اس طرح رہے جیسا کہ اس شعر کا مضمون ہے شعر دنیا مین رہ کے سب سے جدا ہو تو جانیے ؛ شہ عین سلطنت مین گدا ہو تو جانیے ؛ خوبان کم سنون پہ سبھی ہوتے ہین فدا ؛ معشوق پیر پر جو فدا ہو تو جانیے ؛ ایسی سمجھ والے مرتبہ بھگت کو پہونچے ہین -

نمبر ۲۵ ترکیب جاہل سے عقلمند ہونے کا بیان

دفعہ - بہت مشکل ہے کہ جاہل عاقل ہو جاوے یعنے مورکھ سیانا بن جاوے مگر چونکہ اس

نمبر ۲۴ بھگت کے نام کی شرح اور اسکی توصیف

دفعہ ۱ ۔ بھگت کو لازم ہے کہ جسقدر فعل کرے پرمیشر کو فاعل سمجھے اور اپنے من کو پر
مین محو کئے رہے اور پرمیشر کا شریک کسی کو نہ گردانے یعنی وحدہٗ لاشریک کا مفہوم رکھے کہ جب
بیدمین لکھا ہے کہ ایکو ہم دو تیو ناست اور اسکا مخلوق سبکو سمجھے وہی بھگت ہی اور جو اس ط
پر ہمیشہ اپنا دھیان پرماتما مین لگائے رہیگا اخیر نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ اوسی کشتی دھیان پ
چڑھکے بھوروپی سمندر سے پار اوتر جائیگا ۔

دفعہ ۲ ۔ جس قدر خیرات کرے یہ نہ سمجھے کہ پرمیشر کو دیتا ہون کیونکہ اسکی کیا چیز ہے کہ پرمیشر
دیویگا اور وہ پرمیشر کہ جسکا تمام مخلوق محتاج ہی مگر ہان اس مفہوم سے دیوے کہ پرم آتما نے جو اندا
ضرورت سے زر اور رہین زیادہ دیے ہین وہ حق محتاجان اور غربا کا ہے مگر یہ بھی نہ چاہیے
اپنے زن و بچہ کا حق کہ جنکی پرورش اوسپر فرض ہی دیدیوے اور خیرات دینے کے واسطے کچھ خصو
قوم برہمن اور مقام تیرتھ نہین جس مقام پر اور جسکو چاہے محتاج سمجھکر اور دیکھکر دیوے اور ا
صدقہ رد بلا سمجھے اور یہ بھی خوب سمجھتا رہے کہ جنکے ہاتھ پیر درست ہین اور گرہستی اور نوک
سے اپنا گذر کر سکتے ہین گو بیہودہ نہ جٹا بڑھائے اور گیروا اور سیلھی پہنے اور قسم قسم کا ملک او
لگائے گھومتے ہون انکو کچھ نہ دے کیونکہ وہ مکار اور کاہل الوجود ہین بلکہ ان سے ہمکلا
نہو مگر جبکہ وے نرے نان شبینہ کے محتاج اور عدیم التوشہ ہون تامل دیکھکر انکے شکم بھرنے
انداز سے دیوے نقد ہو خواہ جنس یا سرا ہو نہایت ستاتا ہوا اور برہنگی سے وہ تاب سرما برد
نکر سکتے ہون اور جبکہ یقین کامل اسکا ہوجاوے کہ اپنا سرمائی پوشاک اپنے گھر نہ چھوڑ آیا ہو کو
زمستانی پارچہ یا کمل دیوے کیونکہ عین رضامندی پرماتما کی پرورش محتاجان و اشخاص علیست دیہا
ہوتی ہو اور ایسے موقع کی سخاوت ایسی عمدہ ہے کہ اگر مفصل تحریر ہو تو ایک کتاب فقط سخاوت کی بنجا

دفعہ ۳ ۔ شیرین سخنی اور نرم کلامی سے متکلم ہونا خاص جوہر ذاتی بھگتون کی ہے ا
عجز و انکساری جوہر اون کے لیے موضوع ہے ۔

دفعہ ۶ - چونکہ ترک تعلقات دنیوی نہایت مشکل ہو اور یکبایک خواہش حواسونکی چھوٹ جانا نہایت دشوار پس شائقین کو چاہیے کہ واسطے دفع مراتبات بالا استعمال ودرس کتب ترجمہ چہار بید یعنی الکھ پرکاش و ترجمہ جوگ بسشٹ یعنی الکھ امواج و ترجمہ سری کرشن گیتا یعنی گیان پرکاش و آئینہ مذہب ہنود یعنے کتاب ہذا کا کرے و بغور مطالعہ کرکے انکے جوہر عقل افروز سے اپنے فیض کو پہونچے کاش مضامین ادق مین اسکے ذہن کی رسائی نہو سکے تو گیانیون کے مقابلے مین ان سب کتابون کے بیانات کو خوب حل کرے پھر عقل کا پتلا بن جاوے۔

دفعہ ۷ - جب آدمی کو اشغال دنیوی سے فرصت ہو تحقیق رات کے وقت تنہائی مین بیٹھکر تصفیہ قلب کرے اور اپنے برہم سے اپنے سوالات کا جواب طلب کرے یعنی جسقدر اسنے دن بھر مین کام کیا ہو یا کلام اسکے حسن اور قبح کو دریافت کرے کہ مین نے کون کون سے کام اور کلام عمدہ کیے اور کون کون سے خراب اور کیا کیا خراب تھے کہ جنکا ترک ضروری ہے اور کیا کیا برا آیندہ کرنا چاہیے کہ جسکو زمانے کے عاید بشر کرین کیونکہ جو شخص بے دریافت انتہا سے کسی کام کے کوئی فعل کرتا ہے وہ مضرت اٹھاتا ہے اور جو پہلے سے سوچ کرتا ہے وہ منتفع ہوتا ہے مثل ہے اگر سوچے سدا سکھی۔

دفعہ ۸ - اب توضیح کیجاتی ہے کہ درمیان عاقل اور جاہل اور انکے اقسام کی کیا فرق ہے پس سمجھو کہ عاقل دو طرح کے ہین ایک عاقل دوسرا نیم عاقل وہ ہے کہ جس کام کے کرنے کو در کو زخاطر رکھے اسکا اخیر انجام خوب سمجھ لیوے جب سود مند معلوم ہو اقدام کرے اور ہر پیشتر کا دھیان دھر کر اس کام کو آغاز کرے اور نیم عاقل وہ ہے کہ بلا سمجھے اور دریافت اخیر فعل مرکوزہ کسی کام کو شروع کر دیوے اور جب زوال مین پڑے اپنے عقل کی تکلیف کے زور سے حل مشکل کرے جاہل کی بھی دو تفریق ہے اول جاہل دوسرا جاہل مطلق جاہل وہ ہے کہ بلا خیال انتہا کسی فعل کے اس کا آغاز کردے اور جب زوال مین مبتلا ہو نکل نسکے اور مقید دام بلا ہو جاوے فقط اور جاہل مطلق وہ ہے کہ جو برہم کا گیان نرکھتا ہو اور اپنی کوشش و محنت کو اپنی تقدیر سمجھتا ہو اور پرمیشر کو جو ہر فعلون کا نتیجہ دینے والا ہے فاعل نسمجھتا ہو اور شبانہ روز نوع بنوع کی فکر کی دریا مین غوطہ زن رہا کرے اور مشکل رہائی کی اور برہم شناسی سے نہ جانتا ہو کاش جانتا بھی ہو تو اس طرف

کتاب مین ایسے ہی بیانات قلمبند ہوئے ہین کہ جو نہایت نایاب ہین اور مشکل اور تردد عظیم سے ہاتھ آتے ہین لہذا وہ رفر بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جہلا درجہ عقلا مین فائز ہون وہ یہ ہے ۔

دفعہ ۲ - جو کوئی اپنے نتیجہ افعال کو ایشر کے سنکلپ نہین کرتا اور فائدے کا متوقع رہا کرتا وے سخت غافل اور نادان ہین جو کہ بامید نتیجہ ملنے کے اُنکو بہتر جانتے ہین اور آتما کو نہین پہچانتے یا اُسکے پہچاننے کو فضول اور بے ضرر جانتے ہین وے پورے احمق ہین اور اس حماقت کا سبب یہ ہوتا ہے کہ دل حد سے زیادہ اپنے زن اور بچہ اور خویش اور اقارب کی محبت اور حواسون اور اندریون کی لذت مین غرق رہتا ہے اور زن اور زمین زر کے اسباب کو نتائے مراتب ہر ایک نعمتون کا جانتا ہے پس جو فعل کرتا ہے برابر زیادہ ہونے اور قایم رہنے اُن اشیاؤن کے کرتا ہے اور نتیجون کا توقع رکھتا ہے

دفعہ ۳ - نہایت غور سے سمجھنے کی بات ہے کہ جسم آدمی کا شہر برمھ یعنے برمھ پوری ہے اور عقل سے اُس مین روشنی ہے اور دل مین جو ایک سوراخ نہایت عمدہ ہے وہ خاص محل آتما کا ہے وہ متحرک کرنے والا اور صاحب حکومت ہے اُس سے محبت کر اور رشک نتایج اعمال و کردہ وغیرہ کو دور کر کیونکہ یہ سب قیود مجہول مطلق کی حرکات ہین اور وہ برمھ غیر مقید ہے ۔

دفعہ ۴ - جب خواہش ہر قسم کی چھوڑ دیوے اور محویت پرماتما اختیار کرے وہ برمھ کو پاتا ہے اور وہ گیان سے پایا جاتا ہے ۔ ریاضت اور اعمال کا محتاج نہین اور وہ دوگانگی سے منزہ ہے اور جب تک دل دوئی سے پاک نہو وہ بہت دور ہے ۔

دفعہ ۵ - دل عجیب لطیفہ ہے یعنے اُسکی خاصیت ہے کہ جسکا تصور کرے اُسکو خواب مین دیکھے پس کسی طرح غیر ممکن نہین ہے کہ آتما کی خواہش جسکو ہو تا عنصر دل کے رجوع کر دینے سے اُسکو آتما نہ ملے ۔

دفعہ ۶ - جس طرح جہلا دولت دنیا اور لذات محسوسات کو چاہتے ہین ویسے ہی خواہش ہوتے ہین اور اسی تصور مین مستغرق رہتے ہین پس جو جہالت کو دور کرنا چاہے اور عاقل ہونے کی خواہش رکھے اُسے چاہیئے کہ ترک لذات محسوسات کی کرکے محویت پیدا کرے پھر وہ ایسا عاقل ہو جاویگا کہ اچھے اچھے دیوانون سے باتین کرے اور آپکی خودرفتگی کا عمدہ جز دین جاوے اور بے خود رفتہ بھی اُسکو کچھ سمجھین

گیان اور پریم شرط ہے تم خوب سمجھو کہ کوئی دیوتا یا رکھیشر متوفی یا پیغمبر یا اولیا فنا شدہ اختیار نہین رکھتا ہے کہ پرمیشر سے ملا دیوے کیونکہ جو خود مفقود ہے وہ کب موجود ہو سکتا ہے اور جب جو مجسم نہین ہو سکتا تو اسکی رہبری کی کیا امید ہے اور شفاعت کی کیا توقع پس جو اُنسے امید رہبری یا شفاعت رکھتا ہے عقل کا دشمن ہے اور وہ پرماتما جیسے کہ مفروض غیر محسوس ہو ویسے ہی علم اور عمل کی قوت سے خود بخود نظر آتا ہے پس نظر جو اسکو ضبط کرتا اور پرماتما مین دھیان لگائے رہنا انسان کو لازم ہے اور اپنے ہر مطلب کو پرمیشر سے طلب کرنا چاہیئے جو کوئی دوسرون سے رفع تمنا چاہتا ہے وہ نہایت عمیق اور تاریک چاہ ضلالت مین پھنسا اور گرا ہوا ہے جیسے کہ راجہ نرگ کہ جسکا قصہ سری مت بھاگوت مین ہے اور کسی قدر بیان نمبری ۱۰ دفعہ ۶ اور ۵ بھی اس بیان سے متعلق ہے۔

دفعہ ۴ ۔ حالت عمل مراقبات سہج سمادہ یا سن سمادہ یا اناہد شبد کی جو کچھ نظر آوے یا خواب مین دیکھے کسی سے ظاہر نہ کرے ورنہ عامل کی محنت بالکلیہ ضایع جاویگی اور حصول کمال سے محرومی ہو جاویگی

نمبر ۲۳ بیان اٹھ جانے پردۂ غفلت امتشکرن

شکم سیری بڑی بلا ہے انسان کو بالکل کاہل اور غافل بنا دیتی ہے اگر انسان کسی قسم کے غلہ سے شکم سیری نہ کرے اور بجائے خورش غلہ دودھ پیا کرے تو یہ درجہ اعلے ہے مگر یہ مجاورت بہم پہونچانا ہر شخص کا کام نہین ہے اور اس کتاب مین بالکل منشاے بیان ادہ پر فیض رسانی عوام کے ہے لہذا وہ ترکیب بیان کیجاتی ہے کہ ہر شخص کے تہ دل سے پردہ غفلت اٹھ جاوے اور نور لازوال آتما اسکے ہر وے مین اور درخشان بنا ہے اور امتشکرن ہر عامل کا اس پرم جوت کی روشنیون سے منور ہو جاوے پس وہ ترکیب لکھی جاتی ہے ۔

دفعہ ۱ ۔ دن کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بفراغت تمام کھاوے اور شام کو کسی قدر سو کشم بھوجن کرکے ایک پہر کامل آرام کرے زان بعد بیدار ہو کر اپنے پرماتما کے دھیان مین مہارت حاصل کرے اور جب شام کو قبل غروب آفتاب کچھ کھا کر سو رہا کریگا خواہ مخواہ بعد پہر رات یا نصف شب کے اس کی نیند کھل جاویگی اور مبادا خود بخود نیند نہ کھل سکے تو نیند کھلجانے کی ترکیب بیان نمبری ۴۴ کے دفعہ ۵ مین لکھا ہوا ہے دیکھ لو کاش خلاف منشاے اسکے جو پابندی کرے اور آدھی رات یا پہر رات

دھیان نہ لاتا ہو الغرض تصفیہ قلب کو بڑا رتبہ ہے بلا تکلف جاہل اس ترکیب سے عاقل ہو جاویگا حد سے زیادہ جو عقلمند ہو اور پرماتما کے دھیان سے غافل ہو جاہل ہے اور جو غایت مرتبہ کا جاہل اور پرمیشر مین محویت حاصل کرے وہ عاقل ہے۔

نمبر ۲ بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جائز رکھا

دفعہ ۱۔ راقم اگر جملہ باتون کے رمز کو صاف صاف لکھدیوے تو نوع انسان نوع حیوا بدتر ہو جاوین ہر چند عقلا حسب راے سلیم اپنے کار بند رہینگے مگر جہلا بلا خیال اجمالی کی طرح پر استعمال کرینگے اور ایسی ایسی حرکات نالایقہ کے مرتکب ہون گے کہ جس خوف اور شے سے عقلاے سابق نے دھرم شاستر بنایا اور نوع بنوع کی خوف اور خواہش شاسترون مین ظا ہے وے بالکل شیشہ پر طاق ہو جاوین **نصف مصرع**۔ ہنوز شیشہ بطاق ست و دور بان مستند۔

دفعہ ۲۔ جو کوئی آتما کا گیانی ہوتا ہے وہ تمام مخلوق مین اپنے تئین حاوی سمجھتا ہے بدین کہ وہ آتما سے وصل ہو گیا رہتا ہی پس اپنے کو آتما سے جدا نہین جانتا ہے دشمن اور دوست کو بھی اپنے کو جانتا ہے اور عذاب اور ثواب اور دوزخ اور بہشت سبکو اپنا ہی جسم تصور کرتا کیونکہ فی الواقع بہشت اور دوزخ کوئی مقام نہین ہی عقلا کے جہلا کے سمجھانے اور خوف بد اور رغبت نیک افعال دکھلانے کے لیے یہ دونون نام وضع اور اختراع کر دیے ہین تاکہ عوا نیک اور بد یا مین پھنسا رہیگا خوش فرہنگی سے دنیا مین بسر کریگا۔

اب تم یہ سمجھو کہ جیسے گناہ اور ثواب کوئی شے نہین ہے ایک اسم فرضی مثل دوزخ اور بہشت کے ویسا ہی دوزخ اور بہشت کو سمجھو قس علی ہذا دیگر مراتبات کہ جنکی خواہش او رخوف تم رکھتے ہوبے اصل محض بجز پرماتما کے جسقدر اشیا نظر آتی ہین سبکو فانی اور بے اصل یعنی محض نقش بر آب مثل خیال اور تماشا سمجھتے رہو اور پرمیشر کے عشق مین اس طرح پر محو ہو جاو کہ جس مذاق کی تفنیع کیفیت مین منشی نابع نگار رغد البیان طبلا

دفعہ ۳۔ یہ دیوتا جنکی عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور مصنوعی ہین اور وہ جو ظاہر باطن سبکا پیدا کرنیوالا ہی اور حقیقی اور تحقیقی ہی وہ ہر ایک جسم مین حلول ہے آسکے پانے اور ملنے کے وا

۔۔نکا اصل مطلب سمجھ مین آتا ہی اور اب کہ ہند مین علم بہت کم ہو گیا عوام اپنی ناواقفیت سے ہزارون مسلما
۔۔ور کرشتان ہو گئے اگر زمانہ سابق مین مثل کتب ہذا اور کتابہائے مترجمہ منشی کنھیا لال صاحب الکھدہاری
۔۔ں دوسری کتابین موجود ہوتین یا اُنکے پڑھانے اور پڑھنے کا رواج ہو تو بلا شبہہ کوئی متنفس دوسرا
۔۔ین قبول نہین کرتا کیونکہ علاوہ نشانہی دوسری کتابون کے عام پر روشن ہی کہ فیضی نے تمامی شاسترون
۔۔ور دارا شکوہ نے تمامی بیدون کا ترجمہ کر کے متعدد کتابین تصنیف کی ہین اگر اون کتابون کو بھی پڑھنے والے
۔۔ڑھتے اور دوسری کتابین واہیات فارسی زبان کی نہ پڑھتے اور بجائے ان کے اسکا استعمال کرتے تو ز اقرار
۔۔یقین کامل بیان کرتا ہے کہ باعث واقفکاری اصول مذہب مقدسہ اپنے زمانہ سابق سے حال تک ہر ایک
۔۔ڑھنے والے کتابہائے متذکرہ صدر کے ایسے لایق اور واقفکار ہو گئے ہوتے کہ دوسرے مذہبونکو دلائل کتابی
۔۔سے معقول کر کے رد کرتے اور ناقص سمجھتے اور جن کافرون نے دوسرا دین قبول کر کے ہندو سے کافر بنگئے
اُن کے ملغ ہوتے اور جن لسّان گمراہون نے اپنے اپنے مذاہب کی وحدانیت کا افہام
۔۔فہم کر کے ہمارے ہند کے باشندون کو بہکا کر دوسرا دین قبول کرایا یہ حضرت ہنود ہرگز ہرگز اُسپر
۔۔جہ نہین کرتے جسقدر وحدانیت ہمارے مذہب ہنود مین ہے اُسکا عشر عشیر بھی دوسرے مذہبون
۔۔ین نہین ہے دیکھو بید اور بیدانت جو ہنود کے مذہب کی اصل پوتھی ہی اسمین صرف پرماتما کا دھیان
۔۔رنا اور اُسکو واحد اور لا تعین سمجھنا لکھا ہوا ہے اور اُسکے پڑھنے کے واسطے کسی بشر کو ممانعت
نہین لکھی ہے اور نہ کسی قوم کی تخصیص کی گئی ہے مگر برہمنون نے مثل بارچہ خون حیض کے علمون کو
چھپایا کہ جو زمانہ قدیم سے واقفکار تھے اخیر نتیجہ اس پوشیدگی کا یہ ہوا کہ اب اُن کے خاندان مین
۔۔ارون مین سے ایک کو شاید علم ہو تو ہو ورنہ وہ بھی نہین اور جس طرح کہ زمانہ سلف مین اونپر خاتمہ
۔۔یاقت کا تھا ویسے ہی اطلاق جہالت کا فی زمانہ اُنپر عائد ہوا سخت افسوس کی بات ہی کہ زمانہ قدیم
۔۔ین تو برہمنون نے بید اور بیدانت کو چھپایا اور زمانہ حال مین حضرت مہتمان مطبع جو قسم ہنود
۔۔سے ہین کہ جنہون نے کتب مترجمہ فیضی اور دارا شکوہ اور منشی کنھیا لال صاحب کو نہین چھاپا
اور عوام ہند گمراہ جنکی عدم دستیابی سے ہوئے جاتے ہین یہ خون اور الزام ان دونون حضرات کی
۔۔ردن پر سمجھنا چاہیئے کاش کسی اہل مطبع کو یہ گفتگو ہو کہ مطبع کارخانۂ تجارت ہی اس قسم کی کتابین

کو کھائیگی یہ بد عادت ڈالیگا کسی طرح پر یہ پردہ غفلت اٹھیگے تو دل سے نہ اٹھیگا نہایت تجربہ کرکے یہ
ترکیب لکھی گئی ہے جسکو شوق ہو آزمالیوے۔

دفعہ ۲ ۔ راقم نہایت فرخ پیشانی سے اپنے پرمیشر کے ہر ایک مخلوق کو فہمایش مبا بانہ کردیتا ہے کہ
عاقلان غفلت شعار غفلت اور کہالت کو چھوڑ کر پرم پد پراپتا مین لینا حاصل کرو اور دھیان مین آکے اپنی
عمر عزیز کو مثل پانی تیرہ پل کے بہی جاتی ہے ایسے شغل لطیف مین بسر کرو تاکہ دنیا مین بھلے آدمی کہلاؤ اور پرمیشر
بھی تمکو عزیز سمجھے اور یہ برقع غفلت جو تمھارے چہرہ پر پڑا ہے باد صبا رگیان سے اڑجاے۔

دفعہ ۳ ۔ نہایت کوشش اور سعی بلیغ کرنا چاہیئے کہ اپنے کسب جائز کا ماحصل کھانے مین آوے یعنی
لقمہ حلال کھایا جاوے اور بدفعلی اور مکاری سے زر حاصل کرنے کا قصد نہ رکھے کاش اتفاقیہ کچھ اسطرح
جاوے یا کوئی عقل کا اندھا دے جاوے اسکو خیرات مین بلا تامل صرف کرڈالے اپنے مصرف کے لیے نہ رکھے

اس تمہید مین شاہ بوعلی قلندر نے اپنی مثنوی مین کیا عمدہ توضیح کی ہے۔ **اشعار**

بہر طاعت لقمہ باید حلال ٭ تا نیفزاید ترا رنج وملال ٭ لقمۂ شبہہ چو افتد در شکم ٭ قوت او میکند سرشتہ کم ٭ گرگوز
یک لقمہ از وجہ حلال ٭ نور یابد پر دل از نہر کمال ٭ گر شوی از لقمۂ شبہہ نفیر ٭ نفس را سازی بفضل حق اسیر
چون بجاہی لقمہ اسے ناوان آزٔ نفس گردانند وان حرص باز ٭ بر تو باید دست گر این حیلہ سا
دست بہر ظلم گرداند دراز ٭ سری مت بھاگوت اور مہابھارت مین لکھا ہوا ہے کہ وقت مرنیکے بھیکم پتامہ
نے دروپدی سے کہا کہ تجھپر جر یودھن نے ظلم کیا اور اس محل مین مین بیٹھا تھا اگر مین چاہتا تو تجھپر
کوئی ظلم نہ کرسکتا مگر چونکہ جریودھن مکار اور ظالم تھا اور اسکے ساتھ میرخورش تھی نتیجہ خورش غلہ حرام کا یہ
ہوا کہ میری عقل اور فراست مین فتور پڑگیا اور امداد خیر سے باز رہا حاصل کلام یہ ہے کہ صحبت مکار اور
دانہ مفسدان نہایت ضرر کرتا ہے اور نتیجہ بد دکھلاتا ہے۔ پس عارفان کو چاہیئے کہ ایسی صحبت اور
ایسی خورش سے محترز رہین۔

نمبر ۲۸ بیان وجہہ لاعلمی عام اہل ہنود علم اور عمل بید اور بیدانت سے

بید اور بیدانت کے مضامین نہایت غامض اور بطور معما کے ہین نہایت عقل سلیم اور ذہن ذکاوت

گیان سے بے گیان کے مراتب اعلیٰ پر پہونچے اور صادق الاعتقاد اور نیک فعال ہو اور بدل نیکی کرے اور ظاہر آرائی چھوڑ دیوے اس وصف کا موصوف برہمن کہلاتا ہے اور ایسے شخص کی تعظیم اور تکریم بمفہوم مقبول پرمیشر کرنی چاہیئے اور اُسکی سہو اور خطا سے چشم پوشی کیجا وے نہایت بہتر اور اُسکی ضرورت کو ہر ایک ضرورت پر مقدم تصور کرنا چاہیئے اور نہین تو اُسکے شغل مین نقصان عائد ہوگا کیونکہ انسان ایک مدت ریاضت یعنے دھیان پرمیشر کا کرتا رہیگا تب یہ مرتبہ پاویگا اور جو اس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہی حصول معاش کی جانب راغب نہین ہوتا اُسکے سامان کی بہم رسانی عوام پر فرض ہی بلکہ ایسے شخص سے کوئی ناگاہ تقصیر بھی ہوجاے تو معاف کرنا چاہیئے تاکہ دوسرے لوگ اس قدر چشم پوشی کو ایک اعلیٰ مراتب اوسکا باعث ریاضت سمجھکر اس طریقۂ نفس کو اختیار کرینگے پس تعظیم اسکی عمدہ صفت انسان ہی اگر اس وصف بالا سے کسی ملک اور قسم اور کسی قوم کا آدمی موصوف ہو برہمن موسوم ہوگا برہمن کا ہونا کچھ نطفہ قوم برہمن اور رحم برہمنی پر منحصر نہین ہی کیونکہ جب کوئی برہمن دوسرا مذہب اختیار کرلیتا ہی پھر وہ برہمن نہین کہلاتا پس نطفے کا اعتبار نہین ہی بلکہ برہمن ایک درجہ عرفان کا ہے جو شخص اس درجے کو پہونچیگا خواہ برہمن ملقب ہوگا چنانچہ یہ اشلوک شاہد حال اور مقال ہے

اشلوک جنمنا جاتی سودرہ سنسکاری وج اوتمہ بید ابھیاسی بھویرہ برمھ جانات برہمنہ تشریح جیسے چول اور چنڈال ہوجانے کے لیے کسی قوم پر حصر نہین ہے بلکہ طبیعت پر منحصر ہی ویسے ہی برہمن ہونے کے واسطے عرفان شرط ہے دیکھو صفحہ ۱۶۲ بہار نبدرابن وصفحہ ۱۴۶۔ الکھد پرکاش مین اخیر انکچھدم دوم شام کا۔

دفعہ ۵۔ مردمان اس قوم برہمن کے زمانہ سلف مین بلاشبہہ عابد ہوتے تھے کہ جس کے باعث سے یہ لوگ برہمن یعنی شناسندہ برمھ ملقب ہوئے اور باعث حصول نتیجہ ریاضت کے عوام اُن کی قدردانی کرتا تھا جیسا کہ فی زماننا بھی دستور ہی کہ عوام الناس فقیر اور مرد مرتاض کی قدر بمرتبہ غایت کرتے ہین اور افتخار روزگار سمجھتے ہین کیونکہ بیشک یہ مرتبہ نہایت اعلےٰ ہی مگر جس جس درجے سے یہ زمانہ گذرتا آیا حصول علم وحدیث یعنے برمھ بدیا کا کم ہوتا گیا۔ اور بہ نسبت متقدمین کے اب متاخرین مین وہ جوہر باقی نرہا اور رفتہ رفتہ سلب ہوگیا۔

دفعہ ۶۔ بعدہٗ اُن برمھ شناسوں کے خاندان مین جو لوگ ہوتے گئے ریاضت سے محروم

جو چھاپی جاتین تو خریدار اُسکے خرید کا شوق نکرتے اُسکے جواب مین مین لکھتا ہون کہ مسلمانون نے
اپنے مذہب کی ہزارون کتاب کو ہزارون مرتبہ اہل مطبعون سے چھپوایا وہ کس مطبع مین پڑی
سڑتی ہین یا منشی کنھیا لال صاحب نے جو مطبع گیان پرس مین اپنی کتابین یا گیان ساگر چھاپا
کیا نہین بکتین ہزارون اہل ہنود نے ہاتھون ہاتھ خرید کیا اور لاکھون کو ہنوز شوق ہے کہ اگر
ملین تو مثل حرز جان کے اپنے پاس رکھین مگر ہمارے اہل ہنود جو صاحب مطبع ہین نہ معلوم کیا سمجھ
ایسی کتابون کے چھاپنے کی جانب توجہ نہین کرتے اب سے بھی پرمیشر انکو توفیق دے کہ جس
عوام ہند واقف مذہب اہل ہنود سے ہون۔

دفعہ ۲۔ غور کرو کہ دو ہزار سال پیشتر ہند مین ہر قسم کے علم اور عمل اور عالم موجود تھے اور علم کا
رواج تھا بلکہ دوسرے ملکون کے حکمانے اس ہند سے بہت سے علم اپنے اپنے ملک کو لیگئے کہ جو
کے باشندے نام تک نہ جانتے تھے۔ دیکھو گلدستہ اخلاق کی جلد دوم۔

دفعہ ۳۔ سری مت بھاگوت جواب سنسکرت مین موجود ہے سوت نام قوم کا سو ور اٹھاسی ہزار رکھی
کو جو قوم کے برہمن تھے سنا کر درجہ تکمیل پر پہونچا دیا اور آج وہ دن ہے کہ برہمنون کو بھی وہ لیاقت اور
آگاہی نہین دیکھ گیان پرکاش مین ادھیائے ۱۰ کے دفعہ ۹ کی تشریح اور الکھ پرکاش مین چھاپک
اُپنکھد کو دیکھو کہ جس مین بتصریح یہ حکایت مندرج ہے کہ چھاپکلی نام ایک شخص جو خاندان اصلی برہمن سے
نہ تھا ایک مجمع گمراہ برہمنون کو برہم شناسی کے طریقہ کو نہایت خوبی سے بتلا کر پورا برہمن بنا دیا۔ پس خیال
کرو کہ یہ برہم ودیا کسی قوم اور کسی نطفہ اور کسی رنگ اور عورت اور مرد پر حصر نہین ہے جسکے جی مین آئے
کشادہ پیشانی سے حاصل کرے اور برہمن کے درجے کو پہونچ جاوے اور برہم ہو جاوے اور پورا برہمن
بنجاوے پس ظاہر ہوا کہ برہمن جنیو پہننے اور چوٹی سر پر رکھنے اور لمبا مالا جپنے اور تلک نوع بنوع کے
لگانے سے نہین ہوتا جو برہم کو پہچانے برہمن کہلاے جسکو شک ہو سوپنج اور سدن درمیان اور گنہگار اور
کے قصے حالات پڑھکر سمجھ لیوے اور بعد دریافت او فہم کامل اُس پر عمل کرے اور انکی توصیت اور درجے کو خیال کرے۔

دفعہ ۴۔ جو دل اور حواس اور پران کو قابو کرے اور ریاضت اور زہد اختیار کرے اور صبر
و قناعت رکھے اور محویت پرماتما مین کرے اور صفائی اور پاکی سے رہے اور عالم باعمل ہو کر

بکتی ہے جاہلون پر تو زیادہ حیف ہے کہ وے بے علم ہین مگر پنڈتون پر اون سے بھی زیادہ حیف کرنا
مقام ہے کہ ان لوگون نے اپنے زیادتی طمع سے ہندوستانیونکو خراب کر دیا۔ وہ یہ ہے کہ اگر یہ
چاہتے تو برادران ہندمین تلک اور جہیز بے اندازہ اور بے حساب لینے کا جو دستور ہے اور یہ واہیات
عمدہ ہر شخص کو ناپسند ہے اٹھ جاتا مگر بخواہش اور طمع فیصدیا پنجرسیہ کے اس واہیات رسم کو اٹھنے نہین
دیتے اور انصاف نہین کرتے کہ ہزارون گھر ہر سال اس رسم قبیحہ کے باعث سے برباد ہوئے جاتے ہین
جبتک اسکا انسداد نہوئیگا۔ ہر سال یہ خرابی لاحق رہیگی آفرین صد آفرین جو الہ پرشن لال صاحب
رئیس اعظم شہر غازیپور پر کہ جنھون نے چاہا تھا کہ اس رواج عبث اور غیر معقول کو اٹھا کر بجائے اسکے پانچ
روپیہ پر اکتفا کیا جاوے ہر چند کہ بہت سے صاحبان باعقل اور مصلحت اندیش متفق الرائے ہوئے
مگر جاہلون اور مفت خورون اور پاجیون کی بے عقلی سے یہ ڈول اٹھنے نہ پایا گو لہ صاحب موصوف کے
خاندان مین ہنوز پانچ ہی روپیہ کا رواج ہے مگر اس طریقہ پسندیدہ کو تا حالیکہ عوام ہند جاری نکرین تب
اس خانہ آبادی ہندوستانیان غیر ممکن ہے مگر حضرات باعقل سے امید ہے کہ اس قبیحہ اور غیر مستحسنہ کے اٹھانے
مین ساعی ہون کہ جس سے بہتری عوام ہند متصور ہے اور بچشم غور دیکھو کہ زیادہ تلک اور جہیز لینے
سے آج تک کوئی متمول نہوا بلکہ جسقدر لیا اسکا المضاعف خرچ کیا پس ایسے فعل سے کیا فائدہ ہوا
جس سے لیا گیا وہ مقروض اور خانہ ویران ہوگیا اور لینے والا متمول بھی نہوا ایسے فعل کے
کرنے کا حاصل کچھ نہین ہے بجز اس کے کہ خانہ ویرانی اسکا نتیجہ اور اسپر طرہ اسکا مشابہ کرنا
اسکا ثمرہ ہے فقط فقیر کو بجز الحذر کہنے کے اور کیا ہاتھ ہے جسکا خون اسکی گردن اور جسکا فعل
اسکے ساتھ ہے۔ الحذر الحذر۔

دفعہ ۸ ۔ دیکھیے جہالت کتنی بڑی بری شے ہے کہ جب سے یہ فرقہ مراتبات برہمن شناسی اور نوشت
و خواند بید اور بیدانت سے محروم ہوئے اور کسی قسم کے علوم کے حصول کی لیاقت باقی
نرہی تب سے اسقدر جہالت دامنگیر ہوگئی کہ ان کے ذہن سے لطافت انسانی اور کثافت
شیطانی اور قدر جامہ بشریت اور تنفر طریقہ شیطانیت کی تمیز نرہی یعنے بہترین کردگار کیا گیا ہو کہ اولی ادنی
باتون پر باعث جہالت اپنا جان کھو کر شیطان ہوگئے کہ جنکی چوری جابجا بہت دیکھنے مین

ہو کر اپنے اپنے مطلب حصول زر کے اشلوکین بنا کر حضرات ہند کو اپنا معتقد بنایا اور یہ اظہار کرنا شروع
کیا کہ قوم برہمنون کی قدر پرمیشر کے حضور مین بہت ہے پس جو انکو بہت سا دان اور دچھنا دیوےگا
وہ مقبول آتما ہوگا چونکہ عوام ہند جاہل تھے برہمن بچن پرمان انکے کلام کو اپنی بیعقلی اور بےعلمی کے باعث
سچ سمجھکر کاربند ہوگئے اور وہ غضب تو تمنے سنا فدیہ بران یہ سنئے کہ اس قوم کے دلون مین جو افتخار زمانہ
اوایل برہمہ شناسان سمائی ہوئی ہے اب بھی اس تصور پر معتقد بناتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ ان
کے بزرگون مین جو فخر حاصل تھا وہ کس باعث سے تھا یا فی زمانہ جنہین افتخار ہے وہ کس وجہہ سے ہے بلا
اور خیال اس وجہہ خاص کے اپنے کو مفتخر ہند سمجھتے ہین چاہیئے ان مین تمیز آتما اور جیو آتما ہو یا نہو یا علم
تک بھی ان ناموں کا نہو بعد اس درجے کے جاہل زیادہ ہوتے گئے کہ جتنا مجمع غفیر فی زمانہ ہر سو نظر
آتا ہے چشم بد دور بعضے برہمنان عالی خاندان جو صاحب حشمت اور دولت اور لیاقت ہین ایسی اگر
سب قوم برہمنون کی ہوتی تو مطعون نہ کی جاتی مگر ان سے زیادہ بلکہ لاکھہ گونہ جاہل اور خفیف الحرکت ہین

دفعہ ۔ یہ نفسانیت کہ جسکو اہنکار کہتے ہین اس اجہل فرقہ کے دلون مین اسقدر سمائی ہوئی ہے
کہ جس نے انکی عقل پر پردہ ڈالدیا اور جب عقل پر پردہ پڑا خفیف الحرکاتی اور بیہودہ فعلون مین مرتکب
ہو کر حصول علوم اور فنون سے قاصر ہوئے اور بےعلم اور جاہل ملقب ہوئے راقم نے بچشم خود
دیکھا ہے کہ قصبہ اترولیا جو ضلع اعظمگڈہ مین ہے جیسنے کنوار ۱۲۷۷ فصلی مین غول کے غول برہمنون کے
جو مور و ملخ سے بھی زیادہ تھے دروازہ دروازہ ایک ایک لوٹہ شربت کے واسطے جان دیتے تھے اور
باوجود کھانے ڈنڈا کنسٹبلان اسٹیشن کے اپنے مقام سے ٹلتے نہ تھے اب تم ہی سمجھو اور انصاف سے غور
کرو کہ یہ حرکت لغو اور نازیبا کے کرنے سے کیا حاصل ہے اور کس شاستر اور پوران مین یا کسی
بید مین یہ افعال قبیحہ کا کرنا مندرج ہے کاش کسی متقدمین یا متاخرین کا حکم نہین ہے صرف ننگ
پنہا ہے تو کیون انکو اس قوم کے لایق اور متمول اور با علم اچھے طریقے نہین سکھلاتے اور کیون کوئی ارتھ
اردو زبان اپنے دیس کی بولی مین بنا کر چھپوا دیتے نہین تا کہ وے جاہل جو محض حرکات خفیف کرتے
مین باز آوین اور یقین انکو ہو جاوے کہ فعل عمدہ جو عقلا نے مقرر کیے ہین ان افعال حمیدہ سے
بفراغت تمام شکم سیری ممکن ہے اور ان کے زن و بچہ کی دستگیری افعال محبوزہ سے بکشادہ پیشانی

ہین باور کرد کہ فی الاصلہ کچھ ہم اسکا برا نہو کیونکہ اس ہینے کا حاصل کچھ نہین ہی جیسے ٹھگ
ے مسافرون کو ٹھگتے ہین ویسے ہی یہ قوم عوام ہند کو عقل سے خارج سمجھکر جتنے ہین اب
و نظیر بدیہی مین اصل حقیقت کو کھولتا ہون خوب سمجھو مثلاً مسلمان یا انگریز ہماری ہندون
ن قوم کمینہ اس طریقے سے شادی نہین کرتے کہ جس طریقے سے مالدار ہنود کو برہمنان گمراہ
کر کراتے ہین تو بس غور اور تصفیہ کا مقام ہی کہ اس طریقے قدیم موجدۂ عقلاے سابق کو
کچھ اصلیت سے تعلق ہوتا تو بہ نسبت ہم انکے اس طریقے کے پیرو کاران کو زیادہ فروغ ہوتا
لانکہ یہ امر نہین ہے بلکہ غور سے دیکھو کہ جنکی شادی بڑی دھوم دھام اور مجمع عام پنڈتون
ن ہوئی از انجملہ کتنے لاولد اور بیوہ اور رنڈوہ ہو گئے اور حق تو یہ ہی کہ علم جوتش بھی پنڈتون
نے اپنے حصول زر کی نیت سے بنایا ہی کاش یہ علم صحیح بھی ہو سکے اور اک عوارض معقولات
نا مانۂ حال کے پنڈتونکو لیاقت ہی نہین ہے دیکھو جواب نمبر ۱۲ کتاب کاشف دقائق مذہب
ر کا تمثیل دیگر فی الاصلہ فرقہ کے اکثر حضرات مین دم بازی اور مردم فریبی غایت مرتبہ
سما گئی ہی کہ جسکی تشریح بدرجۂ غایت مطول ہی ازان جملہ ایک تازہ واقعہ جو خاص اس فقیر
ر کی سرگذشت ہی سننے کے قابل ہی واضح ہو کہ اس فقیر کے دو لڑکے ایک مسمی لچھمن پرشاد نند
ے دعمرہ اور دوسرا مسمی کرشن اچھوتا نند سہاے مرحوم کو پرماتما نے عطا فرمایا تھا ایک وقت
ے صاحبان خانہ نے ان لڑکونکا زائچہ مجھکو واسطے بنوانے زائچہ مشرح کے دریا ہین لیکن
ں مین ہوا تب وے میرے تامل سے قیافہ لڑا کر کہنے لگی کہ ہر چند تم ان باتون کو محض
ل و مطلق بے ضرور سمجھتے ہو لیکن قاعدہ اور دستور خلائق کو کیا کروگے ضرور ہی کہ
نکے زائچہ بنین کیونکہ سب کی راے عام ایسی نہین ہی کہ جیسی خاص تمہاری ہی بلکہ مشہور ہی
ہر گیانی اور عارف کم ہوتے ہین اور جاہل اور مقلد گذشتگان زیادہ بلکہ ایسے اشخاص سے
بھرا ہوا ہی فقط خیر ناچار فقیر درویش برجان درویش دونون کاغذونکو اپنے پاس
لیا ہے۔ اتفاقاً پنڈت بھیرون دت ساکن جلال پور پرگنہ اکبر پور ضلع فیض آباد کہ جسکی
مائی منشی لالہ رگھوبنس سہاے صاحب سب انسپکٹر اہر دلاسے رہی اور ان سے بندے
زیادہ تر شناسائی حاصل تھی قصہ کوتاہ بتحریک انکے دونون کاغذات بالا کی نقول بغمیل س

آتی ہین -

دفعہ ۹ - طرفہ تو یہ کہ جب کوئی برہمن خسر و دشمن کسی وجہہ بے وقوفی آمیختہ سے اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہے اُسکے ہم قوم چہ جاہل اور چہ عالم اُسکو برمھ کہتے اور پوجتے اور پوجواتے ہین حالانکہ یہ نہین جانتے کہ برمھ کسکا نام ہے اور وہ مرتبہ کسکو ملتا ہے ہرچند کہ بچشم خود وے لوگ دیکھتے ہین کہ شخص جو باعث کم عقلی اور جہالت کے اپنے کو ہلاک کیا شیطان ہو کر عوام کی تکلیف دہی کرتا ہے جیسا کہ مثل مشہور ہے شیطان جان نہین مارتا حیران اور عاجز کرتا ہے لیکن پھر بھی یہ عقل کے دشمن اس حرکت ناشایستہ کو حرکت نازیبا نہین سمجھتے اور اُسکی تقلید اگر خوف انگریز بہادر نہو کرنے مین اُٹھا نہ رکھین اور ان کا تخیل یہ رہتا ہے کہ یہ شیطان نہین ہے بلکہ ایک حصہ علیحدہ ہو کر برمھ ہو گیا اُسپر دلیل یہ ہے کہ ایسا نہ سمجھتے تو برمھ کیون کہتے اور کتنے پیپل کے درخت پر چڑھکر جنیؤ توڑتے اور اُلٹے لٹکتے ہین ہرچند کہ اس مین پنڈتون اور دیگر لیئق برہمنون کا قصور نہین ہے پر وے بھی کیا کرین جاہلون اور جانبازون سے کسی کا بس کچھ نہین چلتا مگر آیندہ سے اگر حضرات اس قوم کی اعتنا کرین اور مرتکب اس حرکت ناشایستہ کے ہون تو احمقان ہند نہ کہلا دین -

دفعہ ۱۰ - برہمنون نے فی الحقیقت اپنے ہم قوم کی پرورش کے لیے بہت بہت سے رسومات حضرات ہند پہ ایسے مقرر کر دیے ہین کہ ٹہری وقت اور کاوش سے اُنکا انسداد ہو ویگا ہر ایک تقریب نہین جو اس فرقے نے اپنے دچھنا لینے کے لیے رسومات اور مقامات قائم کر دیے ہین اگر اُن اوقات پر ادا نہ کیا جاوے تو وے ابلہ فریب سمجھاتے ہین کہ تا دہندون کا بھلا اور انجام بخیر ہی نہوگا اگرچہ انکی ہرزہ گوئی محض لاطائل در پوچ سمجھ لیجاوے مگر ان لنترانیون سے کیا شدنی ہے صرف یہ رسومات ابلہ فریبی کی براہ حرفت اور چالاکی قوم مذکور کی ہے اسکے ادا اور غیر ادا سے دہندہ کا کچھ نقصان یا نفع نہین ہے تو کوئی شخص ایسا نہین کرتا مگر جو لوگ اسکو خوب سمجھتے بھی ہین خواہ مخواہ طریقہ [illegible] کی پابندی سے مستعمل کیے ہین اور جب یہ سمجھ لیا جاوے کہ کرنا ہر فعل کا پر میشر پہ ہے اور وہ اپنے دھیان سے خوش ہوتا ہے کچھ لوٹیرون اور دھورت بازون کے دینے سے اُسکی خوشی ممکن نہین ہے تو

نقص واقع نہوگا اور انجام کا بوجھا ذمہ پرمیشر کے رہیگا کہ جو نتیجہ دینے والا اور انجام بخیر کرنیوالا
ہر کام کا ہے دیکھو دفعہ ۴ و ۵ بیان نمبری ۴ کا۔

نظیر ثالث۔ اب ایک اور کیفیت سنیئے کہ اس قوم کے بعض ایسے کوتاہ اندیش اور
خودغرض ہین کہ صرف بدین نظر کہ کوئی مخلوق اُنکی اطاعت سے باہر نہ جاوے اپنے کو
اشرف اور دوسرون کو خادم یعنے شودر قرار دیا ہے جیسے کہ قوم کا یست کہ یہ برن پنجم اور
اشرف اور منتظم تمامی ہونا بت کے ہین کہ جنکی شان مین مہادیو جی نے اپنی پوتھی تصنیفی
موسومہ رودرجامل تنتر مین پنج برنا کرنکے لکھا ہی اور مہا پوران اور پدم پوران اور پوتھی
پیدائش خاص سری چترگوپت جی مین یہ روایت بتوضیح تمام مندرج ہے ایسے برن شریف
کو بے حضرات ناواقف شاستر اور پوران نے سودر کرکے مشہور کیا ہی اور دلیل اپنی یہ
پیش کرتے ہین کہ بید مین صرف چار برن اور چار اسرم مندرج ہین اسکے سوا جو ہین وہ
داخل برن اور آسرم نہین ہین بجواب انکے مین بھی کہتا ہون کہ فی الاصل بید مین چار برن
اور چار آسرم مندرج ہی مگر تم لوگ یہ سمجھو کہ ظہور اور برہنا سے پنجمین کس کس رتبے سے ہوا
جب تمھارے ذہن مین تدریج ظہور برہنا سے اور آسرم ہاے پنجگانہ آجاوے تو شک رفع
ہوجاوے مختصر یہ ہی کہ پہلے چار برن اور چار آسرم ظاہر کیے گئے اور انھی کے ساتھ
چارون بید نمایان کیے گئے اور جب برن پنجم کا یست اور آسرم پنجم کرل قدرت معبود سے
نمود ہوے تب رودرجامل تنتر مہادیو جی نے تصنیف کیا کہ جنکی فضیلت مفصل اُس مین
درج ہی اب تمکو مفصل سمجھاتا ہون کہ رودرجامل تنتر اور پدم پوران وغیرہ سے واضح
ہوتا ہے کہ ظہور جناب چترگپت جی صاحب بعد گذرجانے ایک چوکڑی جگ کی ہوئی ہی یعنے
اولاً ظہور خلقت شنبھو مُن اور ست روپا سے ہوئی جب ان خلقتون کی رفتہ رفتہ زیادتی
ہوئی اور اس عرصے مین ایک چوکڑی جگ گذر گیا اور باعث کثرت خلقت انتظام ملکی اور
سیاست مدنی مین نہایت تفرقہ اور ابتری ہونے لگی تب برہما مراقبے مین بیٹھکر پرماتما
کے دھیان مین لین ہوے اور دعا مین مانگنے لگے کہ یا پرمیشر انتظام خلقت کیونکہ ہوگا اور
ہم مع غفیر بے دانش کیونکر راہ راست پر چل نکلے گا چونکہ پرمیشر ہر قلب مصفا مین جلوہ گر ہی

امر کے کہ کاش علم جوتش کچھ صحیح ہو یا پنڈتون کے کہنے اور گنتی مین کچھ ثبات ہو دیدیا اور اُس
اُسی وقت دور دیپہ شگون کا لیا ۳۔ اب طرفہ یہ سُنیے کہ کئی مہینے گذر لنے پر اُس گو برگنیش
ایک زائچہ سری کرشن اچھوتا نند مہاسے میری چھوٹے لڑکے کا دیا اور پڑھکر سُنایا علاوہ اور سب
توصیفات اُسکے کے اس لڑکے کی عمر اسّی برس کی تبلائی الحاصل سنخان تملق کو پڑھکر آٹھ دن
اور جب لیا ہم بندہ مطمئن تھا کہ اب وہ لڑکا آفات زیادہ سے بموجب تحریر اس بیوقوف رو
اور ہمارا سر نا واقف اصرار پروردگار کے محفوظ رہیگا ۵۔ اب غضب پرمیشر کا دیکھیے کہ چھ سا
مہینے زائچہ لینے کے بعد وہ لخت جگر ظاہرا بیرونین پھنسیون کے نکلنے کے عارضے سی مانند م
کرشن جی کے عالم بقا کو چلدیا ۶۔ اس فقیر نے تو بموجب قول گوسائین تلسی داس کی گرہ سوت
آدسوا رتھ رت کر ہونہ ہیہ نہین تے انتہو تو ہی تجھنگے یا ورتو نہ تجوا ہین لے من تجھیتہو وسر بیتے
عمل کیا کیونکہ عارف کا کام دنیا ے دون کو نا پیدار اور اُسکے کارخانے اور لذائذ کو غیر ثبا
سمجھنا ہی قانع اور صابر مرضی پر ماتما ہوا ۷۔ بدین نظر کہتا ہون کہ پنڈتونکے دم جھانسے
نہ آؤ ورنہ یہ جٹنے سے باز نہ آوینگے اور تم جٹانے سی روک نہ سکوگے ۸۔ ایسا ہی ایک د
سنہ ۱۸۶۱ع مین کہ جب راقم بعہدہ محرر اول انکمٹکس شہر بنارس مین نوکر تھا منشی لا
جٹا دھاری لال صاحب سر رشتہ دار کمشنری بھی ایسے ہی واقعہ جانکاہ مین مبتلا ہوئی تھ
بسبب لکھدینے زائچہ پنڈتان مشہور شہر بنارس کے دھوکھا اٹھایا تھا بیان کرتے تھے پس مجبور
جوفرتے ذی ہزار دن مگر جھوٹ اور فضول کہکر خراب کردیے تسپر بھی ہنوز حضرات ہند اُ
پیچھا نہین چھوڑتے بلکہ بعض حضرات ہند ان کا پیر دھوکر چرنامرت لیتے ہین اور سعدی کا
عمل نہین کرتے شعر ز جاہل گریزندہ چون تیر باش + نیامیختہ چون شکر شیر باش + فق
حاصل تحریر یہ کہ صاحبان ہند حضرت چالاک سے نہایت ہوشیار رہیں اور ان گو برگنیشون ـ
بدرجۂ غایت کنارہ کش ور بیدار مغز رہین ورنہ دھوکھا کھاتے اور جٹاتے ہمیشہ رہینگے
یہ فرقہ جٹو ہمیشہ جٹلتے اور دھوکھا دیا کرینگے پس ہر بشر کو لازم ہے کہ جملہ کام اپنا بلا استفسا
گر اہان آتما کے صرف پرماتما کا دھیان دھر کر اور اُسی کو فاعل سمجھکر کیا کرے تب یقین واثق
کہ ایسے کرنے والونکا کام ہمیشہ انجام بخیر ہوگا اور جو اسطرح پر عامل ہوگا اُسکو کسی کام مین ہرگز ہم

اعلے اور اشرف اپنے سے سمجھکر جناب موصوف کی شادی کی کہ جنکی اولادین کڑوڑون خاندان
کالیستون کے پردۂ زمین پر نہایت خوبی سے قائم ہین ۵-اب اُنکے خاندان کے حضرات بے علم اور
ناواقف روایات مندرجۂ پوران ہائے مصنفۂ بزرگان قدیم اس برن پنجم کالیست کو جو منتظم
مہمات دنیوی ہین سودر کہین تو بجز اسکے کہ اُنکی حماقت اور نالیاقتی اور بے علمی کا باعث سمجھا جاوے
اور کیا کہلا سکتا ہی-۶-اگر اس قدیم طریقے کے مطابق کالیست لوگ اپنی اپنی شادی برہمن اور
چھتری کے خاندان مین کرین تو از روے پدم پوران جائز ہی اور کسی طرح نا زیبا نہین دیکھو کاشف
حقائق مذہب ہندمین جواب نمبر اول کا-۷-ز ان بعد جناب محتشم الیہ دفترین پرمیشر کے
سررشتہ دار اور پیشکار کی طرح پر منتظم دفتر ہوے اور ہر ایک شخص کے اعمال نیک اور بد کا نتیجہ
عطا فرمایا بلکہ جو براہ معذرت پیش آوے اُسکے جرم کو معاف کرا دینا اُنکو تا بقاے دنیا اور عقبیٰ
پرمیشر نے تفویض فرمایا-۸-اب براہ غور اور انصاف کے دیکھو کہ کسی جوگیشر یا پیغمبر کو ایسا درجہ
سر نہین ہوا بلکہ جتنے پیغمبر یا جوگیشر کہ جنکا مرنا ثابت ہی وے سب بعد انتقال قدمبوسی جناب موصوف
سے سرفراز ہوتے ہین اور دست بستہ حاضر ہوکر اپنے اعمال نامہ کو سنتے ہین اور اپنے اعمال کا
نتیجہ پاتے ہین بدین نظر اس سوال پر ماتما کو تمام پیغمبرون اور کلہم مخلوق سے معزز اور مشرف
ہونا چاہیے کہ سب کے وہ محاسب ہین-۹-لہذا کما حقہ منکشف کر دیا کہ جس مین ہر بشر اس قوم
ہنود کی عقلمندی سے واقف ہوجاوے اور حضرات کالیست اپنے کو برن پنجم سمجھین اور جو انکو
شودر کہے وہ کافر اور منکر ہے بلکہ نکیر کا برادر ہے۔

نمبر ۱۱-نفس ناطقہ سابق کی خود غرضی اور عوام ہند کی گمراہی دیکھکر نہایت طیش کھاتا
اور فہمایشانہ چند سطور لکھتا ہی کہ اے حضرات برہمنان عوام ہند کو ناحق کیون بھٹکاتے ہو اور
بیوقوف بنا کر اُنکے زر اور زمین کو کیون دغابازی سے لیتے ہو کیا تم لوگ یہ نہین سمجھتے کہ
دغابازی اور فریب دہی کی سزا سرکار انگریزی مین نہایت سخت ہی بلکہ مجموعۂ تعزیرات ہند کی تشریح
دفعات ۴۱۵ لغایت ۴۲۰ کو بغور دیکھو اور سمجھو ورنہ ایک روز خواہ مخواہ دھوکا کھا جاؤگے کیونکہ جب
عوام ہند تمھاری ابلہ فریبی سے واقف ہوجاوینگے ماحصل سکا یہ ہوجاویگا کہ تمھاری قدر مثل حرف
حرف فالتو ہوجاویگی ورنہ باواز بلند کہا جاتا ہے کہ اب سے بھی اپنا اپنا ہوش اور عقل

برہما کی استدعا کو قبول فرما کر ایک شخص نہایت حسین اور خوبرو اور کشیدہ قامت ور بانیت
کو خواہش خاص اور نور منور عام سے ظاہر کیا کہ جیسے پہلے برہما کو ظاہر کیا تھا بلکہ اُنکو بھی اس
خوبی اور لطافت سے ظاہر نہ کیا تھا اور ایک قلمدان قلم کار یعنے جواہر نگار پُر بہار مع ایک
تختہ کاغذ زرفشان مرصع کار کہ جنکی صفائی اور نفاست اور چمک مجھسے ادا نہیں ہوسکتی کیونکہ
وہ دست خاص پرماتما سے ملے تھی برہما کے مراقبے کے روبرو اسطرح پر نمایان فرمایا کہ جیسے
سورج کو صبح کے وقت واسطے روشنی خلائق اور رفع تاریکی کے نمایان کرتا ہی بفور طلوع
پرجلت ہونے اس مجسم نور کے کہ جو رسول پرماتما تھے دیدۂ دل برہما وا ہوگئی اور چشم ظاہری
بھی کھُل اُٹھی برہما نے بغور نگاہ نہایت محظوظ ہو کر نام اُنکا چترگپت رکھا اور پنجم برن کا لیکے
موسوم کیا اور اشرف المخلوقات اور مخزن موجودات اور منتظم کائنات کا خطاب دیا بعدہ انتظام
سلطنت دنیا انکے تعلق فرمایا اور سمجھا کہ پرمیشر نے میری پیرا رکھنا پراسی کام کیواسطے اپنا نائب
اور رسول بھیجدیا ہے ہم زان بعد رفتہ رفتہ اُنکے حسن وجمال بیمثال کا شہرہ ایسا پھیلا کہ
سورج دیوتا جو چھتریون کے خاندان کے موجد اور سوسرمان رکھیشر جو برہما کے بیٹے اور برہمنون
کے خاندان کے سرتاج تھے اپنی اپنی ایک لڑکی کی شادی جناب چترگپت جی صاحب سے
جو برہما کے برن پنجم کایست کے موجد تھے کردی کہ زوجگان رسول پرماتما سے جسقدر اولادین
ظہور مین آئین تشریح اُنکی یہ ہی طفلکی سورج سے چار فرزند ا سولج ۲ سری بایست ۳ سکسین
۴ گلسرسٹ اور طفلکی سوسرمان رکھیشر کے آٹھ فرزند ۱۔ ماتھر ۲۔ بیگم ۳۔ کرن ۴۔ گوڑ
۵۔ اشٹ ۶۔ ایٹھانا ۷۔ بھٹناگر ۸۔ بالمیک آپ نہایت تعمق وغور سے ذہن کرانا چاہیے
کہ جس بزرگ مانند اور نور مجسم پرماتما جناب موصوف کی شادی برہمنون کی سرتاج اور چھتریونکے
خاندان کے موجد اور مورث اعلی نے اپنے سے اشرف اور اعلی سمجھکر اپنی اپنی لڑکیون سے
کیا کیا ہے لوگ اگر سود رسمجھتے تو اپنی لڑکیونکی شادی کیون کرتے اور طرفہ یہ کہ جنکی بارات مین
تمامی دیوتا موجود تھے کیا وے مانع نہوتے پس اس سی بھی ظاہر ہی کہ برن پنجم کایست چار دیگر برن
سے افضل و اعلی ہی کیونکہ ابتدا سے درمیان خاندان برہمن و چھتری کے یہ رواج ہی کہ وے
لوگ اپنی اپنی لڑکیون کی شادی اعلی تر اپنے خاندان سے سمجھکر کرتے ہین چنانچہ اُنکے بزرگون نے

دفعہ ۵ - شب کے وقت صحبت نہایت مفید ہے اُسکا نطفہ بشرطیکہ کوئی وجہ مانع نہو ضائع نہین جاتا اور جو اولاد اس سے ظہور مین آتی ہین خوش قریبہ ہوتی ہین -

دفعہ ۶ - جو کوئی بعد پاک ہونے عورت کے حیض سے کہ جسکی چار روز کی میعاد مقرر ہے اور ان سا کہ ایام انجماد نطفہ کے معین ہین صحبت کرے مگر اس قرینے سے کہ قریب نصف شب اور بعد تمام پہر رات ہر ایک قسم کے تفکرات سے طبیعت کو صاف کرکے بکشادہ پیشانی و بخوشدلی ایکدفعہ بت ہم بستری سے مسرور ہو کہ وہ داخل برھمچرج ہے اور مثل عبادت کے کیونکہ سبب ازدیاد خلق الق کو سعی ہے نہ واسطے حصول لذت کے -

دفعہ ۷ - اگر بعد فراغت حیض کے اپنی زوجہ سے ہم بستر نہو اور مایہ احتظاظ نہ اُٹھاوے وہ داخل گناہ ہے کیونکہ ایک شخص منتظر کی عدم برآری مدعا ہے کہ مدار عصمت اور قناعت کا بھی پر ہے -

دفعہ ۸ - ایام حیض مین عورتون سے مجامعت سخت ممنوع ہے اور اس حالت کی جماع سے مرد زن کو ایسے ایسے عارضے سخت ہو جاتے ہین کہ جنکی دوا مین حکماے زمانہ ہمیشہ پریشان رہتے ہین اور ایک قسم کی گرمی ایسی مضمر ہو جاتی ہے کہ جو قوت مدرکہ اور فہم اور ذکاوت ذہن پر پردہ دیتی ہے قس علے ہذا دیگر امراض بھی ایسے سخت ہو جاتے ہین ہرچند آدمی کو امتیاز اسکی کم ہوتی ہے پرہیز ضروری ہے بدین نظر شاستروں مین مبالغت ہے کہ ایسی حالت مین عورتون کی شکل نہ دیکھا جاوے -

دفعہ ۹ - واضح ہو کہ ایک پکھ کے ۱۶ یوم ہوتے ہین تو جس پکھ کے شروع مین حیض ہوتا ہے سوائے چار یوم حیض کے ۴ و ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۶ کے رات کو ہم بستر ہونے سے فرزند پیدا ہوتا ہے ۵ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ کی شب کو جو جماع کرے دختر پیدا ہوتی ہے -

پس انسان کو حسب طریقہ بالا استعمال کرنا چاہیے باقی ماندہ عطاے نتیجہ باختیار پرمیشر ہے بقول شاعر نہین گھر مین داتا کے ہے کچھ کمی ٭ مگر اُسپہ شاکر رہے آدمی -

دفعہ ۱۰ - جو رات واسطے پیدا ہونے لڑکے کے مقرر ہے عورت کو چاہیے کہ اُس رات کو اپنے معمول سے کم غذا کرے تاکہ نطفہ عورت کا کم پیدا ہو اور مرد کا غالب رہے اور فرزند جوانمرد اور روزآور ہوا

پیمبر زادگی منظور نہیت ہندی مثل ہے ذات پات پوچھے نہین کوئی ہر کو بھجے سو ہر کا ہووے۔

نمبر ۹۲ بیان دنیاداری باقرینہ اور تعین اوقات و اشکال تولد اطفال

اس کتاب مین بہت سے مقام پر یہ لکھا ہے کہ اپنے زن اور فرزند مین رہکر خوش قرینگی سے دنیا بسر کرے اسکی وضاحت ذیل مین کیجاتی ہے کیونکہ جوگ و ریاضت مانع گرہستی نہین ہین ہر ایک گرہست فراغت سے دنیا کا کام بھی کرے گا اور پرمیشر کے نور مین لین بھی ہوتا رہے گا۔

دفعہ ۱ - ہر بشر کو چاہیے کہ جب ہوش سنبھالے علم حاصل کرے خصوصاً وہ علم کہ جسکا رواج اور قدر پیش حاکم وقت کے ہو کیونکہ وہ ذریعہ رزق و مانع ودفع حیرت اور جہالت کا ہے اور جیون جیون بلوغ ترقی پاتا جاوے برمہ بدیا کے حصول مین زیادہ ساعی ہو اور اچھے اچھے علما اور فقیر اور مردان مرتاض سے ملاقات رکھے اور انکی صحبت سے نور برماتما حاصل کرے۔

دفعہ ۲ - والدین کی رضاجوئی اور اپنے مرشد کی فرمانبرداری اور اپنی بی بی کی دلجوئی مرکوز خاطر رکھے اور جب پرمیشر استطاعت بخشے محتاجان اور بے نوایون کی خبرگیری اور اپنے آل و اطفال کے حفظ حقوق مقدم سمجھے۔

دفعہ ۳ - جب شادی ہوجاوے بہ نظر قائم رہنے انتظام پرمیشر کے حسب طریقہ ذیل استعمال کرے کہ نسلاً بعد نسل ایفاے خاندان اور نام ونشان کا ہو سواے اسکے پڑھا کرے استادان قدیم کے تجربات کی کتابین کہ جو فایدہ دینگی اُسکی عقل اور قوت مدرکہ کو اور استعمال مین رکھے بید اور اُنکے ترجمون کو۔

دفعہ ۴ - یہان سے بیان تولد اطفال کے ضمیمے لکھے جاتے ہین جو کوئی دن کے وقت عورت سے مجامعت کرتا ہے وہ اپنے پران کو خشک کرتا ہے اور جو شب کو لذت جماع اوٹھاتا ہے اسکو کچھ نقصان نہین پہونچتا ہے۔

کہ بہتیرے عیاش جو طوائفین یا دیگر عورتین بالائی رکھے ہوے ہین اُنسے متعدد لڑکے پیدا ہوے اور گھر کی زوجہ سے کوئی اولاد نہوئی وجہ اسکی یہی ہی کہ وہ نطفہ پیدا ایش اطفال جو زوجہ کی بچہ دانی مین پڑنے کو تھا دوسری کے رحم مین جاتا رہا اور بی بی کا رحم خالی ہو گیا تو پس کہان سے اولاد پیدا ہو جہان وہ نطفہ گریگا وہان اپنا ثمر دکھلا دیگا بدین نظر ضبط شرط ہی اور زنا کاری اور عیاشی کے امتناع اور ضبطی شہوت کی ہدایت ہی

دفعہ ۱۷ - علم سرودہ مین جس مقام پر کہ فضیلت در اوصاف نفس راست اور چپ کے لکھے ہوی ہین وہان پر لکھا ہوا ہی کہ اگر عین روانگی نفس راست مرد اور زن کے خط مابہ الاختلاط اُٹھایا جاوے تو بلا شبہہ فرزند ارجمند اپنے ظہور سی آغوش والدین کو مسرت بی اندازہ بخشے اور بحالت اجراے نفس چپ طرفین کے اگر نطفے قیام گزین ہو جاوین تو دختر پیدا ہو اور بحالت روانگی سکھنا کہ عبارت اجراے ہر دو نفس سی ہی کا اگر قیام نطفے کا ہو تو حضرت مخنث پیدا ہون یا نطفہ ضائع جاوے اور خوف اسقاط حمل بھی رہا کرتا ہی قس علے ہذا بحالت عدم مطابقت ہر دو نفس زن و مرد کے احتمال و توقع مختلف وارداتون کا ہی کہ جو بحالت اجراے نفس سکھنا کے درج لیا گیا ہے -

دفعہ ۱۸ - اکثر راقم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ بہت سے حضرات کہ جنکو پرمیشر کی نامہربانی سے مسرت اولاد نصیب نہین ہی وے اُن انسانون وہ صورت بازونکی التجائین کرتے ہین کہ جو خود بیچارے نان شبینہ محتاج اور ہر حال مین دست نگر دوسرونکے ہین اور بہتیرے دیوتون کی منت مانتے ہین اور درگاہون مین مزارات سی لڑکا پیدا ہونیکی رقع تمنا چاہتے ہین اب مین تم ہی سے پوچھتا ہون کہ یہ خفیف الحرکاتی عقلمند اور شریف کی ہین یا بیوقوف اور رذیل کی یہ مین نہین کہتا کہ اولاد کے پیدا ہونیکی فکر نہ کی جاوے مگر یہ کہتا ہون کہ بحسن قرینہ کرو تا کہ دوسرے ارباب روزگار نہ ہنسین کیونکہ سوکھیت ور او ہیت کی گھر یہ مین نے دیکھا ہے کہ اچھی اچھی نہایت خوبصورت جوان عورتین اپنی بے وقوفی سے جاتی ہین اور بعض مقام پہ شب بھر تنہا رہتی ہین اب اے برادران ہند تم انصاف کرو کہ یہ فعل عمدہ ہی یا بد اگر بد ہی تو تدارک اور انسداد کرنا چاہیے اب مین تمکو وہ طریقہ بتلاتا ہون کہ جو پسندیدہ عقلا اور حکما ہی وہ یہ ہے

اگر اسکے خلاف وقوع مین آویگا لڑکا تو ضرور پیدا ہوگا مگر صفات اور عادات زنانہ اُس مین پیدا
ہو جاوینگی اسی طرح پر مرد کو اُن راتون مین لحاظ چاہیے جو ایام پیدایش دختر مقرر ہین ورنہ
بعادت مردانہ پیدا ہوگی۔

دفعہ ۱۱۔ اگر دونون کے نطفے طاق یا جفت راتون مین برابر پڑ جاوین فرزند خنثیٰ یا مخنث
پیدا ہو یا دختر بصورت خنثیٰ یا عقیمہ کے ظاہر ہو۔

دفعہ ۱۲۔ اگر عورت اُن ایام راتون مین بحالت خواب تصور مجامعت کرے یا مجامعت
کرتے ہوئے مرد کو اپنے ساتھ دیکھے اور اسی تصور مین انزال کر جاوے اسکو حمل رہ جاویگا اور
بچہ نہ جنے تو ایک مضغہ گوشت کا برآمد ہو اور جو وہ بھی برآمد نہو اسکا پیٹ دو ونچا ہو جاویگا اور
جبتک وہ گوشت شکم سے برآمد نہوگا اسے پیدا ہونے اولاد کی نہین ہوتی ہے۔

دفعہ ۱۳۔ اگر خون حیض عورت کا مرد کی منی سے زیادہ ہو دختر پیدا ہو اگر مرد کی منی نطفہ
عورت سے زیادہ ہو لڑکا پیدا ہو جب کہ مرد کا نطفہ اور عورت کا دونون مقدار مین برابر
ہوں مخنث پیدا ہو۔

دفعہ ۱۴۔ اگر وقت مجامعت اور قیام نطفہ کے اپان باد کا زور ہو تو اوسکے دو حصے ہو کر
توام پیدا ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۵۔ مجامعت کی حالت مین مرد یا عورت متفکر یا اندوہگین ہو یا دل منتشر ہو یا کسی قسم
کی اضطرابی اُنکی طبیعت مین آگئی ہو اس صحبت کے ثمرہ مین کوئی جنے مگر کسی قسمون کے عیوب سے
ایک عیب ضرور ہو جاویگا جیسے اندھا یا بہرا یا دیوانہ یا لنجا یا ضعیف القوہ دیکھو دفعہ ۳۴
و ۲۸۵۔ الکھ پرکاش اور صفحہ ۲۵ موج سوم گیان ساگر کو۔

دفعہ ۱۶۔ ہر مذہب اور ہر فرقہ مین ممانعت غیر عورتون سے مجامعت کی ہے اور جن عقلمندون نے
اس امتناع کو جس مصلحت سے جائز قرار دیا ہے نہایت مشکل سے اُسپر عبور ہو سکتا ہے وہ یہ۔
کہ ہر فرد مردم کے لیے حسب قدرت ایزدی تعین پیدایش فرزند اور دختر کی رہا کرتی ہے اور
اور اس نطفہ کا حال کہ جو پیدایش اطفال کے لیے معین کیا گیا ہے کسیکو علم نہین ہو سکتا ہے وہ نطفہ
جس بطن یا بچہ دانی مین پڑیگا وہان پر لڑکا خواہ مخواہ پیدا ہوگا بدین تجربہ اکثر دیکھا گیا ہے۔

دفعہ ۵ گلے مین سالک رام کی مورت باندھکر گھومنا اسکا کام ہی کہ جو اپنے مالک حقیقی کو اپنے پاس حاضر نہ جانتا ہو اور پرماتما جو ہر گھٹ بیاپک ہی اپنے جسم کے اندر اور باہر کو موجود نہی کی حقیقت سے اسکے لاعلم مطلق ہو۔

دفعہ ۶ خانہ آباد کو چھوڑکر جنگل مین بھٹکنا اس نادان کا کام ہی کہ جو اپنے گھر مین گیسی نہ ہون سے نہ سکتا ہو کہ جیسے اشتہاری اور باغی نہیں رہتے یا جنکو فراغت سی خورش اور پوشش کا ٹھکانا نہو مثل بھوندوا ہیر کے کہ جسکا قصہ مشہور ہی صرف کھانے کیواسطے گھر چھوڑ دیا ہو کیونکہ جوگیشر کو صرف ترک تعلقات دنیوی دل سی چاہیے نہ جسم سے دیکھو دفعہ ۲ بیان نمبری ۲۲ کو۔

دفعہ ۷ خلوت مین بیٹھنا اور بھوندیر دن مین رہنا کام ایسے محبوسان محسوسات کا ہی کہ باہر نکلنے سے اتنے ڈرتے ہون کہ کنسٹبلان وارنٹ گرفتہ محسوسات فی الفور پکڑ لیوینگے اور ضبطی حواس اور دل کی نکر سکتے ہون۔

دفعہ ۸ زیادہ تر ان قسم کے مقلدونکا بیان منشی گردھاری لال صاحب نے اپنی کتاب گیان ساگر مین نہایت خوبی سے لکھا ہے جسکو دیکھنا ہو وہان دیکھ لیوی یا شرح ہر صفحہ ۸ ۹ کے ویسے ہی۔ اے منشی بندرابن صاحب نے بہار بندرابن مین لکھا ہی وہ یہ ہی کہ مسجد طیار کرانا کام بادشاہون کا اور روزہ رکھنا اور وادلے رکعت ورنماز پڑھنا کام گنہگارونکا ہی اور حج کرنا کام مسافرون کا اور روٹی کھلانا کام دردمندونکا اور پرہیز کرنا کام بیمارون کا اور غسل کرنا کام ناپاکونکا اور گلے مین قرآن لٹکائے گھومنا کام بارکشونکا اور عبادت کرنا کام میدوارونکا اور گوشہ مین رہنا کام قیدیون کا اور خوف ورجا مین پھنسے رہنا کام لڑکونکا اور عاشق ہونا کام عیاشون کا اور خدمت کرنا کام سعادتمندونکا اور بیخود ہونا کام مردونکا ہے فقط پس ای میرے دوستو! تبک جو کہ لوگ بغیر ہادی گمراہ تھی تو خیر گذشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط یعنے اب نفس ناطقہ کا حکم ہے کہ اس زمانہ کل جگ مین زیادہ تردد اور محنت کرنا کچھ ضرور نہیں صرف پرماتما مین من لگائے ہوئے بیخود ہونے کا مرتبہ حاصل کرو اور جب تم ترک تعلقات خودی کو چھوڑ دوگے بیخودی خودبخود حاصل ہو جاویگی جیسے دوئی دور ہونیسے وحدانیت آجاتی ہے ویسی ہی خودی دور ہونے سے بیخودی ہو جاتی ہے۔

کہ لڑکا کوئی پیدا ہونے مین بجز پرماتما کے اورکسیکو اختیار نہین ہی کیونکہ جو کچھ وہ چاہتا ہے کرتا
وہی ہر شخص کو لڑکا دیتا ہی اور ہر غریب کو امیر اور ہر امیر کو غریب بناتا ہی مگر ہر شخص کو اُس لائق
نہین ہی لہذا وہ اپنے حصول مطلب سے کنارے ہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ہر ایک التجا
پرماتما سے چاہے اور ہمیشہ بصدق دلی اور بصفائی قلب اپنی دعا مانگنے اور استدعا پیش کرنے
غفلت نکرے اور بحالت جلد نہ بر آنے مدعا کے اُس سے آزردہ بھی نہو کیونکہ معبود دائم ہر ایک
شخص کا امتحان لیتا ہی از ان بعد اُسکی التجا کو مقبول کر کے اسکا نتیجہ عطا فرماتا ہی بہر حال
تمامی عرض اپنی اُسی مالک حقیقی سے اظہار کرنا چاہیے اور رضائے قدرت در مرضی اُس پاک
بے نیاز کے رہنا چاہیے۔

نمبر ۳ بیان رستگاری مقلدان منقول اور پابندان قواعد قدیم نامعقول خلاف بید و توضیح مراتبات بیخودی و مدارج اتصال خداوند حقیقی

دفعہ ۱ نفس ناطقہ الہام دے رہا ہی کہ سخت افسوس ہی اون لوگون پر جو کرم کانڈ اور
اوپاسنا کے پابند اور واہیات رسومات خلاف بید کے مقلد ہین کیونکہ اُنکے تعلقات فضول
محض اور مجہول مطلق ہین۔

دفعہ ۲ - جیسے مالا کا جپنا و پاٹ کا کرنا کام اُن نامحرمون کا ہی کہ جو اپنے باپ کی قدرت
محروم ہین اور اُس شغل لطیف سے محض کور۔

دفعہ ۳ - بھون مین گھومنا انکو زیبا ہی جنکو بیٹھنے سے آرام نہ ملتا ہو اور اپنے جامہ کو ناحق کی
تکلیف دینے سے عار نہ سمجھتا ہو اور بید اور بیدانت کے پڑھنے یا آتما کے دھیان دھرنے
اور برہ کے شغل کرنے کا مذاق نہ جانتا ہو۔

دفعہ ۴ - ترک اشنان اُسکو زیبا ہی جو اُسنے دل کی صفائی کی ماہیت سے بے بہرہ مطلق ہو
اور دل کے صفا کرنے کی قدرت نہ رکھ سکتا ہو۔

پرماتمانےنمہ

آغاز حصۂ دوم معروف بہ آئینۂ روشن ضمیری

نمبر ۱ طریقہ پیدا ہونے روشن ضمیری کا عامل کے وجود مین کہ جس سے صاحب کمال اور روشن ضمیر موسوم ہوتا ہے

دفعہ ۱۔ کون کون سے عجائبات اور غرائبات قدرت ایزدی کے لکھے جاوین اور کیا کیا طلسمات کارخانہ الٰہی شائقین کو دکھلائے جاوین ۲ جس مقام پر فہم و فراست فرشتے اور رکھیشر اور منیشر کی حیران ہے اور ہر ایک اسکی باریکیون کے دریافت پر معترف بقصور اور پریشان ہے پھر اس مقام کی باتین کرنا اس مشتے خاک سے کب ہو سکتا ہے اور دکھلانا مقدرات عجائب غیبی اس ہیچ میرز سے کیونکر ظہور مین آسکتا ہے مگر ہان عقل کل سطح پر رائے زن ہے کہ جس کام کے انجام پر بشر اپنا دل باتمام رجوع لاوے گا ماحصل دلدہی اور نتیجہ اجتماع خاطر بے تشکیک نئی قسم کا جلوہ دکھلاویگا کہ دیکھنے والا سکا مستانہ اور مخمور نشہ شراب ایزدی ہو جاویگا ۳ مگر یہ درجہ کب میسر ہوتا ہے اور یہ مرتبہ کیونکر ہاتھ آتا ہے کہ جب ذہن ذکا ادراک معقولات اور فہم رسا غوامض محسوسات سے ہمیشہ ایک قسم کا ربط و ضبط رکھا کرے اور تصفیہ و تخلیہ سے صفائی بطون کیا کرے تب تو البتہ روز بروز عمائد اور نفائس مظہرات جیو آتما اور پرم آتما دیکھا کرے۔

دفعہ ۲۔ انسان بسبب علم حصول علم ما بعد الطبیعۃ اور ما قبل الطبیعۃ یعنی برہم بدیا اپنے جسم کے حالات سے کہ مراتب عنصر کثیف مین کس کس درجہ تک رہکر مدارج عنصر لطیف پر کس طرح پہونچ جاتا ہے

خودی کا چھوڑ دے سب کارخانہ — نظر آوے تجھے رب یگانہ
خودی کو چھوڑ دے گر دل سے مطلق — تو ہو جاوے گا نور پاک مطلق

شعر مندرجۂ الطف امواج

جب خودی تجھ سے دور ہو جاوے — حق کی سوگند پھر خدا ہیں ہم
خودی جبتک ہے تیرے دل میں دلبر — نظر آئے تجھے وہ دوست کیونکر
خودی کو چھوڑ کر ہوش نادان — نہ غافل ہو کسی دم اُس سے اے جان
چھوٹے گی یہ خودی جب تیری دل سے — نظر آئے گا وہ خوشنود ہو کے
تجھے ہے اس خودی کا عارضہ سخت — اگر یہ چھوٹ جا ہو جائے تو مست
دوا ہے اس خودی کے چھوٹنے کی — سدا آتم کے محویت میں ہو جی
سمجھ تو غور کر یہ جو خودی ہے — نہیں دیتی ہے کرنے راہ کو طے
اگر چھوڑے تو یہ راہ خمیدہ — پہونچ جاوے جو ہے منزل حمیدہ
اگر عاشق بدل ہو آتما پر — خودی فوراً چھوٹے ای ماہ پیکر
ریاضت جس قدر ہیں خوش سلیقہ — مقدم سب سے ہے چھٹنا خودی کا

رباعی

خود را بہ شکن کہ بت شکستن این است — بگذر ز خودی ز قید رستن این است
در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن — در مذہب ما گوشہ نشستن این است

از خودی و از دوئی بگذر شتاب
تا کہ خیزد از میان دل نقاب

تمام شد

حصہ اول

مرقوم ہے۔
بیان شکل اول دفعہ ۵۔ جو کوئی اپنے پر آپ عمل کرے اُسکی شکل یہ ہے کہ تخلیہ مین بیٹھکر چراغ کی ٹیم یا کسی اور چیز پر جو اپنی آنکھ سے اونچے مقام پر رکھی جاتی ہے خوب نظر جما کر ٹکٹکی باندھکر گھنٹے دو گھنٹے تک برابر اُسکو دیکھا کرے اور نہایت ضبط اس امر کا رکھے کہ پلک آنکھ کی گرنے نپاوے اس ترکیب کی مشق سے رفتہ رفتہ آنکھوں کی تپلیان یعنی مردمک چشمہا اندر بون پردہ بصارت کے اولٹ جاتی ہین اور جب تپلیان اولٹ جاتی ہین عجائب و غرائب مظہرات پیہم تا دیکھنے مین آتی ہین وجہ یہ ہے کہ جسم انسان مین ہر سہ عالم کی کیفیت بھری ہوئی ہوتی ہے بس شائقین سمجھین کہ یہ بیان منتہاے مراتب غائب بینی اور پیشین گوئی کا ہے۔

دفعہ ۶۔ الغرض مردمک چشمہا یعنے تپلیونکا اولٹ جانا عجب خاصیت سے پُر ہے کہ جسکی شرح نہایت مطول سے پُر اور معمور ہے اور جسنے اس کیفیت کو دریافت کیا وہ مظہر نادرات روزگار رہو اپھر اُسکو بمقابلہ اس شغل لطیف کے دوسرا کوئی فعل عمدہ نہین معلوم ہوتا۔

دفعہ ۷۔ دستور یہ ہے کہ جب تپلی اولٹتی ہے اس حالت مین جس جس قسم کی کیفیتین دیکھنی منظور ہوتی ہین یا جس جس امور یا اسرار کا دریافت مرکوز خاطر ہوتا ہے بعینہ وہ تمام مافی الضمیر نظر آتا ہے ناظر سمجھتا ہے کہ چشم ظاہری سے دیکھتا ہون مگر وہ سب مظہرات قوت باصرہ کی تاثیر سے دکھلائی پڑتے ہین کچھ و دفعہ بیان نمبری ۴ کا۔

دفعہ ۸۔ اکثر یہ کیفیات حالت نیم خوابی مین کہ جسکو خواب شیرین بھی نامزد کرتے ہین عائد ہوجایا کرتی ہے اور مسلمانونکے مذہب مین محمد کا جانا معراج کے درجے مین جو مشہور ہے وہ بھی انھین تپلیونکا اولٹ جانے کا باعث تھا باقی رہا یہ امر کہ رمز نہایت مخفی کے قابل ہے لہذا کسی نے آجتک اسکی شرح مفصل نہین کی اور دوسرے یہ کہ بہتیرون کو اس کیفیت کی مطلق خبر بھی نہین ہے باقی دینداری اور لسانی اوسنے ہے حقیقت واقعی اسی قدر ہے۔

دفعہ ۹۔ حالت شیرین خوابی کا نام تریا ہے کہ جسکا مشرح بیان نمبر ۱ مین رقم پاچکا ہے یہ حالت ہر بشر پر طاری ہوا کرتی ہے بشرطیکہ انسان اُسکے امتیاز اور غور مین رہے کچھ پیغمبر ولی اور گھیشر اور جوگیشر پر حصر نہین ہے اور جو بشر کہ اس غور مین ہمیشہ رہتا ہے عمل تریا مین نہایت لطافت اور

[حاشیہ (دستی تحریر):]
[illegible]

نہین جانتا اور بسبب عدم ادراک دقائق معقولات یعنی بے علمی بید اور بیدانت اور کتب ہاے
مترجمہ منشی کنھیالال صاحب لکھدھاری کہ جنکو فی زمانہ اچارج مذہب ہنود کہیے تو بجاہے اور
جوکچھ وصف انکی شان مین لکھا جاوے زیباہے اور بوجہ عدم دریافت مضامین ودیگر کتب تصوف
مترجمہ فیضی ودیگر فقراے ہند اور ہر ملک کیفیات اور تفریحات اور اقتدارات آتما اور
جیو آتما یعنے نفس حیوانی اور نفس روحانی کہ جنکو عرض اور جوہر کی طرح تناسب لفظی ہی فائز
نہین ہوسکتا مگر بہ نظر فیض رسانی عوام جسقدر کہ ہیچمدان کی معلومات ہی انکو ان صحائف پر
رکھکر صاف دل ہوجاتا ہی ورنہ یہ سب معلومات علمی فقیر کیوقت تصور مین باعث بیقیدی پنا اپنا
علیحدہ ہی ساز وسامان موجود کر نقصان ہوتے ہین اور تار تصور کی جنبش دیدنی ہین نہایت
مستعدیان ظہور مین لاتی ہین۔ لہذا حکم پرماتما یہ ہی کہ انکو بانبہ زنجیر کرکے ان صحائف قرطاس
مین مقید کردو کہ بتعمیل اسکے اس نسخہ آئینہ روشن ضمیری کی تصنیف مین یہ فقیر آمادہ ہوا۔

دفعہ ۳۔ یہان سے بیان روشن ضمیری کی جاتی ہی۔ واضح ہو کہ روشن ضمیری دو قسم پر
منقسم ہی اول قسم کا بیان شرح آئینہ تصوف مین بہ نمبر ۱۵ مندرج دوبارہ تشریح موجب طوالت
تحریر سمجھکر قلم انداز کیا دفعہ ۱۲ نمبر ۱۵ مین دیکھو دوسری یہ کہ جو طریقہ دھارنا سے حاصل ہوتا ہی
کہ جسکا مذکور آئینہ تصوف کے بیان سن سمادہ نمبری ۴ و بیان توضیح صفائی قلب نمبری ۶ مین کیا
گیا ہی اب مفصل بیان اسکا یہ ہی کہ طریقہ ریاضت مین دھارنا ایک قسم کی ریاضت کا نام ہی اور وہ
نہایت مختصر اوقات اور تھوڑی مشق روز مرہ سے حاصل ہوتا ہی اور اسکی بھی دو قسم ہین اول
یہ کہ عامل طریقہ دھارنا سے خود مشاق بہم پہونچا دے اور دوسرے یہ کہ دوسرے شخص کو بٹھا کر
اسکو منظرات ایزدی دکھلا دے۔

دفعہ ۴۔ صورت اول اور دوم مین فرق اسقدر ہی کہ طریقہ اول مین جو جو عجائبات نظر آتے ہین
اسکو عامل خود دیکھ سکتا ہی اور طلسمات قدرت پر پیشتر کو دیکھکر خود مسرت بی اندازہ حاصل کرتا ہی اور
شکل دوم مین عامل معائنہ قدرت اور عجائبات سے محروم رہتا ہی مگر معمول البتہ اس درجہ کو پہونچ جاتا ہی
کہ جس مقام سے واپس آنیکی اسکی طبیعت نہین چاہتی اور اس عالم غیر متغیر تک آنا فانا اسکی
رسائی ہوجاتی ہی اور اسکے بھی چار درجے ہین کہ جنکا مفصل حال دفعہ ۶ مین بیان ہذاکے

...عامل اپنے ہاتھ مین لیے رہی خواہ مخواہ ہوتا ہے۔

...۷۔ بعض معمول پر عمل بار اول بلکہ کئی مرتبہ مین بھی نہین ہوتا عامل کو چاہیے کہ ہمت ...ہارے اور عمل کے چل جانے کی نیت سے ہمیشہ مشق عمل کی کرتا رہی پس یقین ہی کہ اسکا عمل ...ت جلد مؤثر ہوگا۔

...۸۔ یہ عمل خلوت مین بہ تنہائی یعنے بجز عامل ور معمول کے کوئی دوسرا نہ ہو کرنا چاہیے ...ونکہ خلوت ضرور ہی اور جلوت ممنوع۔

...۹۔ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ عامل ور معمول بہت قریب ہون فقط اس قدر چاہیے کہ طرفین ...ہ آنکھ خوب لڑے اور پلک نہ گرے۔

...۱۰۔ اس بیان مین دو تفریق ہی اول یہ کہ ایک شخص کو بٹھاوے اور اپنی آنکھ جما کر اسکی ...ف دیکھے اس قدر کہ سوائے عامل ور کچھ نہ کرے اور دوسری یہ کہ عامل بعد تعمیل شرائط بالا اپنا ...ہ معمول کے چہرے سے پیر تک اوتارے اور دم کرے حاصل مدعا دونون ترکیبون سے ممکن ہی ...ق اس قدر ہی کہ صورت اول مین عامل کا اختیار معمول پر کچھ نہین رہتا اور دوسری صورت مین ...ول عامل کا تابع اور حکم پر ور رہتا ہی اور اسمین پانچ درجے ہین اول ظہور غائب بینی دوم ...ب بینی بشرکت حال سوم غائب بینی مع پیشین گوئی چہارم سکوت پنجم سکوت اعلی ...ی سلب حواس۔

...۱۱۔ اب تمکو رمز عملی سے واقف کرتا ہون کہ عمل مقناطیس حیوانی مین معمول کے چہرے ...ہاتھ گذرانا جاتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ دونون ہاتھون کے سرے دو قطب ہین اور سر اور آنکھین ...ر منھ نقاط ماسک کہ جہان یہ روشنی مجتمع ہو کر بھری رہتی ہی یہی وجہ ہی کہ ہاتھونکے گذرانے ...ر نظر یکسو جمانے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے۔

...۱۲۔ عمل بالا مین اکثر حالت دم بھی کیا جاتا ہے کیونکہ آدمی کے منھ میں ایک قسم کی کیفیت بھری ...ی ہی کہ جسکا نام اوڈائل زبان فرانس مین ہی اور ہر ایک جسم مین نصف جانب تو ایک ...طب کا اور جانب دیگر اثر دوسرے قطب کا ہوتا ہی پس بدین وجہ نظر جما کر دیکھے اور معمول کے ...ر اور پیشانی کے قریب منھ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہے۔

حظ حاصل کرتا ہی کہ جسکی شرح طول عمل ہی صرف اسکا مذاق اسی عمل کی تاثیر واقع ہونے پر معلوم ہوتا ہی تحریرات کے مطالعے سے وہ لطف نہین ملتا ہی۔

دفعہ ۱۔ اس حالت مین انسان غیب کی باتین سنتا ہی اور اموراتِ شدنی اور غیر شدنی کو برابر اپنی آنکھون دیکھتا ہی اور ہر قسم کے کمال کا مجموعہ ہوجاتا ہی

نمبر ۱۳۳ بیان شکل دوم قواعد پیدا کرنے روشن ضمیری کا دوسری کے دل پر کہ جس سے تمامی مخلوقات کی کیفیتین بلاتردد وہ دیکھ سکے

دفعہ ۱۔ پیشتر بیان ہوچکا ہی کہ دوسرے پر بھی عمل غائب بینی کے اثر اور روشن ضمیری کے آثار پیدا ہوسکتے ہین چنانچہ قواعد اسکے ذیل مین لکھے جاتے ہین اور ملک فرانس مین یہ عمل ڈاکٹرونکی استعمال مین بکثرت اور دوسرے شائقونکی مشق مین المضاعف ازان رہتا ہی مصداق اسکے نسخہ طلسم فرنگ شاہد ہے اور وہ کتاب قابل معائنہ ہی بشرطیکہ جسکو زیادہ شوق معائنہ تجربات علم مقناطیسی کا ہو

دفعہ ۲۔ قبل عمل کے لازم ہی کہ عامل کی طبیعت اپنے کام پر خوب جمی ہوا ور اسکا ارادہ مصمم قائم ہو اور کسیطرح کا غل اور شور اوس مکان مین یا قرب مین اسکے نہوتا ہوا ور مقام عمل مین کامل خاموشی ہوا ور آمد و رفت بھی کسی کی وہان نہو ورنہ خیالات عامل و معمول کے اس طرف متوجہ ہوجاوینگے تو موجب نقص عمل کا ہوویگا۔

دفعہ ۳۔ جسپر یہ عمل کیا جاوے ضروری کہ وہ عمل کے ہونے پر راضی ہوا ور عامل کے عمل ہوجانے کی نیت سے اپنی طبیعت کو جمائے رکھے۔

دفعہ ۴۔ عمل کے بار اول معمول نازک مزاج چاہیے رفتہ رفتہ حالت کثرت مشق عمل سے ہر شخص پر عمل چل جایا کرے گا۔

دفعہ ۵۔ اگر معمول عمل کے آثار کو روکے یا اپنی طبیعت کو خوب شی پیش نظر پر نہ جاوے تو اسپر عمل کا اثر ہرگز نہوگا۔

دفعہ ۶۔ بوتل پہلو دار یعنے کرسٹل کا اثر نازک طبع آدمی پر ضرور ہوتا ہی اور مقناطیس صلی کا اثر

ہو کر معمول کو غش اور تشنج ہو جاویگا بلکہ نہایت تیزی سے اثر نمایان ہوگا کہ جسکی برداشت معمول سے
بہت دشوار ہوگی۔

دفعہ ۱۷۔ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اُسکے ہاتھ مین کوئی چیز دیدیوے اور اُسکو کہدے کہ
اس چیز کی طرف نظر جما کر خوب دیکھتا رہے اس طریقے کی عمل آوری سے بھی کچھ دیر کے بعد خواب
آجاویگا اور غائب بینی طاری ہو جاویگی۔

دفعہ ۱۸۔ ایک ترکیب دوسری یہ ہے کہ آنکھون کے ذرا اوپر کیطرف اور پیشانی کے ذرا نیچے
کسی شے رکھی ہوئی کو معمول دیکھا کرے تھوڑے عرصے مین یقین ہے کہ تنی ہوئی نظرون کے
باعث سے خواب غائب بینی بہت جلد جاوے۔

دفعہ ۱۹۔ کوئی چیز معمول کی آنکھون کے سامنے مگر آنکھون سے اونچی رکھی جاوے اور معمول اُسکو
دیکھا کرے اور مزید بران عامل اپنی نظر بھی اُسپر جماوے اور وہ شے جسکو معمول دیکھا کرے طرف
بال ور بالاے سر عامل رکھی ہو اس قرینے سے جو نشست کرے کیفیت غائب بینی اور روشنضمیری
بہت جلد پاوے۔

ترکیبین شناخت اشخاص قابل العمل

دفعہ ۲۰۔ مخفی نرہے کہ جن لوگون کی طبیعت مین سخت تنفر کسی چیز یا جانور سے دیدہ یا غیر دیدہ
شنیدہ ہوا کرتا ہے ۲ اور جو کہ نازک مزاج یا بیمار یا مستورات حاملہ قریب لزائیدگی یا بچہ کم سن
مردم تندرست یا مستورات نازک ہر قسم کے ہون انکو اشخاص قابل العمل ہین کہ جنکی امید
کامل ہے کہ نور پر ماتما بلا تکلف دیکھین گے اور وہ پرمیشر بھی ان پر کرپا کرکے اپنا درشن
دکھلا دے گا۔

دفعہ ۲۱۔ ایک دوسری ترکیب ورلیجیے اور طبیعت کو خوش کیجیے اکثر اوائل مشق مین عامل کو
چاہیے کہ پانچ چار آدمیون کو بٹھالے اور اُن سے کہے کہ وہ اپنے ہاتھ اسطرح پر رکھین کہ
ہتھیلیان اوپر کی طرف ہون بعدہ عامل اپنے دست راست کی انگلیون کے سرون کو
اوپر سے نیچے کی طرف حرکت دیوے اور انگلیان برابر ہون خواہ ایک دوسرے کے نیچے ہون
لیکن معمول کے جسم کو چھونا نہ چاہیے مگر جسقدر ممکن ہو عامل کے جسم کے قریب تر رہے اور

دفعہ ۱۳ - جس شخص کو معمول بنانا چاہو چاہیے کہ اُسکو اس ڈھنگ سے بٹھاوے یعنی اُسکا پشت سر شمال کیطرف ہوا ور اُس کا چہرہ جنوب کی طرف اور دونون پیر اُسکے دکھن کی سمت کو پھیلے ہوے ہون تو بمقابلہ دوسری نشست کے یہ نشست عمدہ اور سریع التاثیر ہے۔

دفعہ ۱۴ - جس شخص کو حسب طریقہ بالا بٹھاکے پرمیشر کی قدرت دکھلانیکی نیت سے معمول بنا دین چاہیے کہ اپنے دونون ہاتھ معمول کی چہرے سے پیر تک اُسکے اوتارین مگر جسم معمول کا عامل سے چھونہ جاوے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہے۔

دفعہ ۱۵ - اکثر اوقات بجاے سر اور چہری اور شکم کے عامل ہاتھ معمول کے پہلو کی طرف سے اوتارے اور معمول عامل پر اور عامل معمول پر نظر جما کر دیکھے کچھ عرصے تک ہاتھونکو معمول کی قریب گذرانے کا اثر مقناطیس مصنوعی بھی عامل کی ہاتھون مین ہو تو اور بھی فائدہ عمل جلدی تمام نمایان ہو۔

دفعہ ۱۶ - اونچے مقام پر عامل معمول کے مقابلہ قریب ہو کر بیٹھے اور اُسکی انگوٹھون اور انگلیونکو اپنے انگوٹھون اور انگلیون مین پکڑ کے نرم نرم دبائے اور جھکر اُسکی آنکھون کیطرف دیکھے اور تمام دل اپنا اُسکے اوپر جما دیوے اور معمول کو بھی چاہیے کہ وہ بھی مطابق طریقہ بالا کے عمل آور ہوا ور جب عامل دیکھے کہ کچھ کچھ اثر معمول پر ہونے لگا تو اپنے ہاتھون کو پیشانی سے چہری اور سینے کی طرف نیچے کے رخ حرکت دیا کرے اس ترکیب کے اثر سے یقین ہے کہ پاو گھنٹہ یا آدھے گھنٹے مین اثر مقناطیسی جلد غالب ہو جاوے اور لحاظ رکھنا چاہیے کہ عامل اپنے دست راست مین معمول کا دست چپ اور دست چپ مین اُسکا دست راست پکڑے رہے کیونکہ مقابل بیٹھنے مین ایسا ہی ہو جاتا ہے اس گرفت مین بھی ایک کیفیت نادر ایسی بھری ہوئی ہے کہ جو مثل تار برقی کے صدہا مقامات طے کرکے عامل اور معمول کے دل اور روح مین سلسلہ یکتائی پیدا کر دیتی ہے وہ یہ ہے کہ ترکیب ہاے بالا کے کرنے سے ایک قسم کی تاثیر بطونی عامل کی دست راست سے نکلکر معمول کے دست چپ مین جا کر اور اُسکے بازوے چپ پر چڑھ کے اور سینے مین گذر کر اور پھر بازو اور دست راست مین سے اوتر کر عامل کے دست چپ مین جا کر بازو کی راہ سے عامل کی سینے مین پہونچکر اُسی تدریج سے معمول کے جسم مین چلی جاتی ہے کہ جس سے حلقہ موج پورا ہو جاویگا مگر نہایت احتیاط چاہیے کہ عامل اور معمول کا ہاتھ زیر اور زبر ہونے نہ پاوے یعنی جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے ویسا ہی رہے ورنہ اثر متناقض

دیکھتا ہی اور جب معمول اس مرتبہ اعلےٰ کو پہونچتا ہے مجمع کمالات اور جامع ہر ایک صفات کا ہوتا ہے کہ جس درجے کی پہونچنے کے لیے رکھیشر اور منیشر اور جوگیشر اور پیغمبر اور ولی متر ملد و زندہ ابھی رہتے ہین ۔

دفعہ ۲۵۔ ایک رمز نہایت تعجب انگیز اور اسرار غیب خیز کو بلا تحاشا لکھدینی کیلیے الہام ہوتا ہے کہ جسکے عمل سی شائق صاحب کشف اور کمال بن جائے اور وقوع بیش بینی اور پیشین گوئی بحالت بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی ہو جائے وہ یہ ہی کہ جب آدمی حالت فکر اور غور کامل مین ہوتا ہی اور اسی غور کے دریا مین خوب ڈوب جاتا ہی تو اسکے دل پر ایک قسم کی کیفیت نادر ایسی طاری ہو جاتی ہی کہ اسکو واقعات آیندہ کی کیفیتین اسکے تصفیہ قلب کے باعث سے معلوم ہو جاتی ہین فقط اس سی متیقن ہوتا ہی کہ پرماتمانے غور اور سوچ کو جو غایت مرتبہ کو کیا جائے کہ جس سی اجتماع دل و حواس کا ہوتا رہتا ہے بڑا درجہ اور شرف عطا فرمایا ہے اور حد درجہ کی طاعت بخشی ہے وجہ خاص یہ ہی کہ جب تعمق غور کا اخیر درجہ ہو جاتا ہے اس حالت مین دل منور ہو جاتا ہی اور باعث کمال محویت غور کے خودی اسوقت اسکے جسم اور دل مین باقی نہین رہتی لہذا وہ اپنے جسم مین اور تخت گاہ دلبر کہ جو مقام اجلاس پرماتما ہی اور پرماتما کہ محیط ہر مقام اور ہر مقام کہ مشرف اور منور اسکے نور سی ہی تمامی امر ملحوظ اور مرکوزہ مثل آئینہ کے جو لوح محفوظ اور جوہر نفس ناطقہ کی وسعت مین معلق رہتا ہی اسکو نظر آنے لگتا ہی پس سمجھنے کی بات ہی کہ جوگیشرون کو اسی مرتبہ مین پہونچنے سی پرماتما کے نور منور کا درشن ملتا ہے اور شائقین کو جو واقعات آیندہ کی کیفیتین اور حالات معلوم ہوے تو کیا عجب ہی گو آدمی کو کیسی یاد نہین رہتی ہی کہ اسکو کیفیات غیر مترقبہ نظر آجاوینگے مگر وہ حالت پرمیشر کی کرپا اور اجتماع دل کے نتیجے کا باعث ہی کیونکہ اسکی بڑی شان ہی کسی نے انتہا نہین پائی اور اسنے جماعت کو غایت مرتبہ کا اثر بخشا ہے

علاقہ اس کتاب مین بہ نظر اختصار عمل مقناطیسی کی بالکل کیفیتین جیساکہ طلسم فرنگ مین مفصل ہین تشریح انکی نہین کی گئی مگر تھوڑا سا بیان وقوع کیفیات مذکور ذیل مین لکھتا ہون پہلے ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلے سے ہوتا ہے دوسری یہ کہ ایک آدمی کو دوسرے

منکشف کرتا ہون کہ متعدد مرتبہ بطریق بالا انگلیون کے حرکت دینی سی غالب ہی کہ ان اشخاص ... بعض کو ذرا گرمی اور بعض کو ذرا سردی اور بعض کو ایسا کہ کوئی سوئی چبھوتا ہی اور بعض کو لگا... اور بعض کو اپنا جسم سن ہوا معلوم ہوگا پس جن پر یہ اثر منجملہ آثار مرقومہ بالا معلوم ہو سمجھنا چاہیے کہ اُن پر عمل مقناطیسی نہایت عمدہ ترین صفت سی ہوگا اور ظہور اور وقوع مراتبات روشن ضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی نہایت خوبی سے اُسپر طاری ہو دینگے۔

دفعہ ۲۲ تفریق خواب معمولی و مقناطیسی اور توضیح رفع عارضۂ شب بیداری

شائقین پر مخفی نرہی کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار ہو جاتے ہین اور حواس ظاہری معطل رہتے ہین اور خواب معمولی تو ہر شخص پر ہر روز عائد ہوتا ہی اُسکی شرح کیا ضرور ہی ۲ مگر جسکو نیند نہ آتی ہو اگر اُسکو پانی مقناطیسی پلا دیا جاوے تو غلبۂ خواب کا ضرور ہو جاوے گا اور ماسوا اسکے دوسری ترکیب نہایت عمدہ ہی کہ ایک کمرے مین روشنی ذرا فاصلے پر رکھکر ایک روشن چیز اپنی آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اُسکے دیکھنے کیواسطے آنکھون کو احوال بنانا ضرور ہو پس بالتخصیص مفہوم کر لینا چاہیے کہ اسکو نہایت شیرین اور لطیف خواب آجاویگا۔

دفعہ ۲۳ شناخت آثار عمل جسوقت یہ عمل اپنا آثار دکھلاتا ہی آنکھونکی پلکین مچنے لگتی ہین اور جھکی جاتی ہین اور اگر پلکین کھلی بھی رہین تو اکثر حالتو نمین گویا آنکھون کے اوپر ایک پردہ سا آجاتا ہی اور جس شخص پر عمل کیا جاتا ہی اُسکی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیا چھپ جاتے ہین بعد اسکے نیند سی آنے لگتی ہی اور تھوڑی دیر کے بعد غلبۂ نیند کامل ہو جاتا ہی ازان بعد جب وہ جاگتا ہی گہری سانس لیکر اور ناگاہ اور اپنی شیرین خوابی کا مداح ہو کر عامل کا شکر گذار ہوتا ہی اور اکثر وقت معلوم ہونے آثار مندرجۂ دفعہ ۲۲ کے بعد فوراً خواب آجاتا ہی۔

دفعہ ۲۴ اس علم کا نام مقناطیس حیوانی جو رکھا گیا ہی وجہ اس کی یہ ہی کہ روح دو قسم کی ہی اول حیوانی اور دوم روحانی ہندی زبان مین پہلے کا نام جیوآتما اور دوسرے کا نام پرماتما ہی کہ جسکو نفس ناطقہ اور روح زندگی بھی کہتے ہین ۲ ترکیب ہاے مندرجۂ بالا سے جیوآتما تفریح ہر سہ عالم کا کرتا ہی رفتہ رفتہ مشاقی سی اس مرتبہ جیوآتما سے گذر کر پرماتما کی تفریحات کے مدارج بھی

...ا۔ اس کتاب مین بہت سے مقامات پر قسم قسم کی ترکیبین لکھی گئی ہین کہ جن کی تاثیر
...کات اور عملیات سے وصل یر یا تما ہو اور نہ دولی درمیان دل سے نکل جاوے گر زرہ ترکیب
...ن نہین لکھی گئی کہ جسمین یہ میسر نے النور ملجاوے اور ملا تماشا پردہ دوئی دل سے اٹھ جاوے
...سی قسم کی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول نہ کی جاوے اس کتاب کے بیانات پر کیا خاتمہ
...فقرا سے زمانہ سابق نے بھی بہت سی کتابین تصنیف کی ہین مگر کسی پوتھی یا کتابون
...ن اس طریقے کی توضیحات نظر آئین اور نہ کوئی فقیر یا گرہست یا برمھ گیانی یا عاقل یا عالم
...ی مذہب اور فرقہ کا ایسا ہی کہ جو اس قسم کی توضیح کے لیے دم مارے یا اس بنیان مجمل پر سر لگاوے
...ن بحث کو عارف اگر سنے سن ہو جائے اور اس رمز کو دیکھ اور اگر مجھ سے عشق کہا جاوے پرم ہنس
...کان ہین اگر اسکی دھن پڑے سکتے مین آجاوے برمھ گیانی کے کانونمین جو یہ شبد پہونچے
...مبالغہ بیہوش ہو جائے۔
...نعم۔ راقم جب پہلی دفعہ لکھتا ہی تھا اور قلم اپنا رکتا نہ تھا تب تک نفس ناطقہ بول اٹھا
...ے منشی جے دیال سنگھ تم نے تو غضب کیا یہ بیان کیا ہوا گویا معمے کی بوجھانے کا خیمہ نصب کیا
...ر پر تمہاری چیستان کی مصری کی ڈلی ہی یا مسلم معما یا پہیلی ہی تب فقیر نے عرض کی کہ اے عقل
...ن میری آپ سے کیا چھپا نا ہی جبکہ اپنا منشا اسرار غیب سے ہر ایک کو جتا تا ہی اس فقیر کے ذہن
...ن ایک شعر دیوان ناصر علی کا ولولہ کر رہا ہی اور بلاغت مضمون اسکی محویت پر یا تا ایسی تو
...ی ہی کہ بندہ تو بیخود ہو رہا ہی عالم استغراق مین ہوش کھو رہا ہے کہان طاقت گفتار ہے
...بلکہ شراب محویت سے سرشار رہی یہانتک کہنے کی تو فرصت ملی پھر خارنشہ نے مہلت ندی تو
...بے اختیار عالم بے ہوشی مین یہ شعر زبان سے نکل آیا گویا تقدیر عوام نے اسکی کر اسی نیا رنگ
...یا شعر بکوشش می روم چون برق در آغوش بے تابی ÷ دران ساعت کہ شوقش مے برد از
...ف عنانم را ÷ جب آتمارام نے اس شعر کو سن لیا تب مدہوش کو ہوش مین لا کر اسکی توضیح عا
...ارشاد فرمایا اور کہا کہ جس سرد زمین تو ڈوب رہا تھا اس سے عوام کو مطلع کہ کیونکہ مثل
...شہور ہی سے کہ علو اب تہنانہ بایست بود ÷ لہذا بہ تعمیل ارشاد قالب مقلوب اس معماد
...لفظی خدا کے عقدہ لاینحل کو حل کرتا ہون گویا آئینہ سخاوت کو انی اور الثری سے

آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظہ اور مدرکات اور حرکات اور سکنات پر بحالت خواب بھی اس طرح پر حاصل ہوتا ہی کہ معمول ہوش مین رہے اور عامل کی تلقین کا اسپر اثر ہو اور اس طرح پر بھی کہ معمول خواب مقناطیسی مین ہو اور عامل کی طرف سے تلقین ہو خواہ نہو تیسرے یہ کہ حالت خواب مقناطیسی ایک خاص حالت ہی اور اسمین معمول کو ایک خاص قسم کا وقوف حاصل ہوتا ہی۔ چوتھے یہ کہ اس حالت مین معمول کو ایک نئی قوت اور ایک حاصل ہوتی ہی اور اس قوت کے ذریعے سے وہ اشیاء قریب و بعید کو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے دیکھ سکتا ہے پانچوین یہ کہ اکثر معمول کو ایک خاص شرکت اور آدمیون سے ایسی ہو جاتی ہی کہ اسکے ذریعے سے انکے خیالات اسکو دریافت ہو جاتے ہین چھٹے یہ کہ اس شرکت اور غائب بینی کی قوت کے سبب سے معمول فقط واقعات گذران نہین بلکہ واقعات گذشتہ اور آئندہ معلوم کر لیتا ہے ساتوین یہ کہ معمول نے جسم کے اندر کا حال اچھی طرح جان لیتا ہی اور بیان کر سکتا ہی آٹھوین یہ کہ اس عمل کے ذریعے سے حالت سکوت اور حالت سکوت اعلی پیدا ہو سکتی ہی نوین یہ کہ یہ سب آثار بلا عمل مقناطیسی خود بخود بھی پیدا ہوجاتے ہین اور یہ حالت عمل مقناطیسی کی تاثیر کی بنیاد ہی دسوین یہ کہ فقط انسان کے جسم کے ذریعہ سے ہی نہین بلکہ غیر ذی روح اشیاء کے ذریعے سے بھی مثل مقناطیس مصنوعی و کرسٹل و فلزات وغیرہ سے کیفیت مقناطیسی کی تاثیر پیدا ہوتی ہی اور پانی اور اشیا مین یہ کیفیت منتقل ہو سکتی ہی واضح ہو کہ اگر تلاش مزید کیجاوے اور یہ علم مقناطیس فروغ پاوے تو انسان فرد بشریت سے گذر کر حضرات روحانی مین گنا جاوے اور دوزخ اور بہشت دیکھے اور مردونکی ارواح سے باتین کرے اور انکا پیغام لاوے اور دور و نزدیک کی خبرین صحیح بتلاوے اور مال مسروقہ کی ٹھیک ٹھیک خبر پہونچاوے اور قلب گردانی کی کیفیت بھی نہایت خوبی سے دکھلاوے۔

نمبر ۳۳ بیان اُس کیفیت نادر اور غیر مترقبہ کا کہ جس سے پرماتما فی الفور ملجاوے اور لطف یہ کہ کوئی ریاضت شاقہ یا اصلا اصول معیت استادان قدیم بھی نکرے

سرور حاصل ہوجاویگا کہ بار ثانی تعلیم اوستاد یا ہدایت مرشد کی چندان ضرورت نہوگی اپنے ہی
تصور مین تم خود دست رہا کروگے اور تمھارا چہرہ اور جسم ایسا منوّر ہوجاویگا کہ دیکھنے والے دیوانے
ہوجاوینگے بقول شخصے ؎ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطّار بگوید۔

نمبر ۴۳ بیان نظر آنے جسم لطیف کا آئینہ جسم انسانی مین مع توضیح کیفیت ہائے ہمزاد و معاینہ بدیہی بیراٹ سروپ

دفعہ ۱ - اشتدلال کمل سے نفس ناطقہ الہام دیتا ہے کہ بہت سے مقامات مین اس کتاب کے
لکھا گیا ہے کہ اپنے کو آپ دیکھنا یہ اعلےٰ درجہ ریاضت کا ہے مگر کسی بیان مین توضیح اسکے دیکھنے کی نہین
کی گئی ہے نہ کسی صاحب کمال نے اپنے اپنے گرنتھون مین اسکی تشریح کی ہے پس تمپر فرض ہے
کہ اوس رمز مخفی سے عوام کو خبردار کرو اور نقاب عدم ادراک کا جو اچھے اچھے بگیانون کے دلپر
پڑا ہوا ہے اپنی فصاحت بیانی سے اوٹھا دو لہذا بہ تعمیل فرمان وہ غیب اس فقیر کو وہ رمز
مخفی ہم جسکی تشریح مین تمامی دیوتا اور رکھیشر عقدۃ اللسان ہوگئے گو جانتے رہے ہون پر اظہار
نکرسکے اظہار کرنا لازم آیا بدین نظر بصراحت تمام اون جمیع قواعد مجتنبہ کو ضبط تحریر مین ورلاتا ہون
یا آئینہ خاتمہ کمالیت کا پیش نظر شائقین رکھتا ہون کہ جسکے شرف مطالعہ اور استعمال سے جسم
لطیف کو اپنے جسم کثیف کے اندر شائقین دیکھ لیوین اور بیراٹ روپ نارائن کے بلا تکلف درشن سے
مشرف ہوین اور ہمزاد جو ایک دوست اپنا ہمیشہ ساتھ رہتا ہے اور کوئی ناواقف اوسکے کوائف سے
آگاہ نہین ہے فقیر آگاہ کردیتا ہے اونکی جگت یہ ہے۔

دفعہ ۲ - شائق کو چاہیے کہ صبح کے وقت میدان مین کھڑا ہوکر سورج کی طرف پشت اور پچھم جانب
رخ کرے اور اپنی گردن پر خوب نظر جماکر دیکھتا ہے قبل اسکے کہ پلک گرے اوسی نظرون سے آسمان
پر نظر کرے تب اوسکو مسلم اپنا جسم پا کر سے اوپر آسمان پر نظر آویگا پہلے سیاہ یا صندلی رنگ نظر آئے گا
اسکے بعد کبھی رفتہ رفتہ ہر کئی قسم کا رنگ دیکھ پڑیگا یعنے مشاقی اور پوشش نوع بنوع سے رنگہا سے
گوناگون نہایت صاف اور خوب نظر آوینگے اور غوامض قدرت نارائن کماحقہ دیکھ سکینگے مخفی

پیش شائقین بید ریغ دھرتا ہون۔

دفعہ ۳ توضیح شعر مذکورہ عشق مین بیخود ہوجاتا یعنے پریم آتما مین بھیل اور بجوش محبت پرماتما مین اپنے دل کو بالکلیہ مگن کرلینا دہ یہ حالت ہی کہ جسوقت وہ یکایک طاری ہوتی ہی انسان اپنی خودی سے بیخود اور اپنے ہوش وحواس سے بےخبر یعنے ایسا سرشار اور سرمست پریم پرماتما ہوجاتا ہی کہ دین اور دنیا کے جمیع افعالون اور امیدون اور خواہشون کی تمنا کی خبر کچھ اسکو نہین ہوتی اور اس حالت مین بجز اپنی آتما کے دوسرے کی یاد اور سدھ بدھ بالکلیہ بھول جاتی ہی جب وہ حالت انسان پر طاری ہوتی ہی پریتم خود بخود ملجاتا ہی کیونکہ پریتم سے مل جانیکے واسطے ترک دوئی اور خودی ضرور رہے اور اُس حالت مین انسان دوئی اور خودی چھوڑکر تمام ومجسمہ سرشار پریم آتما ہوجاتا ہے تو قاعدہ یہ ہی کہ جسکے کمال خواہش مین انسان بدرجہ غائت محو ہوجاویگا اور دنیا ومافیہا کی کیفیات سے خبر کچھ بھی نہ رکھے گا اُس دم آتما اُسکو خود بخود مل جاوے گا۔

دفعہ ۴ اس قسم کی نظیرین بہت سی قصہ جات پوتھی بھگت مال مین مندرج ہین دیکھ لو اس مقام پر لکھنا موجب طوالت عبارت ہی اور آرن کانڈ رامائن مین دیکھو کہ سربھنگ مُن اور سوتیچھن من نے جسوقت سنا کہ مہاراج سری رامچندر جی سوامی واسطے درشن دینے کے تشریف لاتے ہین تو انھون نے غلبہ شوق سے اپنے کو مہاراج دھراج کے حضور اسطرح پر حاضر کیا اشعار مندرجہ رامائن مصنفہ منشی جگناتھ پرشاد صاحب ؎ چو آمد رام عابد نے کیا گوش ✽ رہا اُسکو نہ تن من کا ذرا ہوش ✽ بصد بیتابی وشوق تمنا ✽ ہوا پابوس شاہ عالم آرا ✽ و فور عشق سے آخر تنِ زار ✽ بھڑک اُٹھا برنگ شعلۂ نار ✽

دفعہ ۵ اے عوام ہند اگر تمھاری قوت مدرکہ اپنی تاثیر کے ظہور مین لانے سے تمھارے ساتھ دریغ نہ کرے تو ایسا پریم ظہور مین لاؤ کہ اُسی کے ساتھ محویت بھی حاصل ہوجاوے اور جب پریم آتما مین مگن ہوکر محو اسکے دھیان اقدس مین ہوجاؤگے تو تمکو خود ایسی کیفیت

قطعہ
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی ✽ تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ✽

معلوم ہوویگا کہ مجھکو کسی نے جگادیا ہے یعنی نیند ٹوٹی ہوئی معلوم ہوگی باقی اوٹھ بیٹھنے کا اختیار بدست اختیار رہیگا۔

دفعہ - بعد تحریر دفعات بالا مجھکو ایک کتاب بڑے تردد اور کاوش سے دستیاب ہوئی کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ ایک مسمی پنڈت کہ جو غایت مرتبہ کا چور علم تھا اور بارہا اقرار کرتا تھا کہ اپنی پوتھی موجودہ کو لاؤنگا اور ترجمہ اوسکا کراؤنگا مگر خوبی وقت سے اثنا درستی چھپنے کتب ہذا کے وہ اجل روزگار ایک مقدمہ فوجداری میں ماخوذ ہوا اور میرے روبرو جب آیا تا دم اپنی بدعہدیوں کا ہوا قطع کلام بڑی تابعداری اور روقت اور شفقت دریں آکر ایک پوتھی موسومہ کال گیان کو حاضر لایا اور دفعات ذیل کو لکھوایا پس اسی قرینہ سے سمجھو کہ سابق زمانہ کے برہمن بھی اسی پر تو یہ علم کو چوراتے تھے کہ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ تمامی علم قدیم جو ہندوستان میں مروج تھے مفقود ہوگئے دیکھو دفعہ بیان نمبری ۸ متن

دفعہ - جب کہ کسی شائق کو معاینہ کرنا اپنے سروپ کا شوق ہو اور بدولت اشتیاق سے بدل ذوق ہواوے چاہیے کہ آغاز مشق کا اپنی تاریخ پورنماشی کا ناک کو بعد کرنے سے ہمراہ کرے جیسا کہ دفعہ میں لکھا ہوا ہی اور قبل اسکے کچھ استعمال اس معاینہ کا نکرے بعدہ چاہیے کہ چھ روز اپنا مسلم جسم اور سولہ روز اپنی ناک وزان بعد تین دن اپنا سایہ وبعدہ دو روز اپنے مسلم جسم کو باگر نے پلکوں اسکے بلاناغہ دیکھا کرے جب اس طرح پر مشاقی بہم پہونچالیوے تکمیل مراتبات دفعہ میں مشغول ہو اور جب بایہ فراغت سے نظر آنے لگے تو اپنے من کو لرزش دیکر دیکھے اگر باوصف لرزش معاینہ صورت فلکی قیام پایا جاوے اور کسی قدر نور پرماتما بھی نظر آنے لگے تو سمجھے کہ میرا تصور درست ہوگیا۔

دفعہ ۹ - بار اول سینہ ومتروران بعدہ جسم کلان نظر آویگا کا ہے بالکل جسم نظر آکر غائب ہو جاویگا

دفعہ ۱۰ - جب کوئی عضو مثل چشم وغیرہ حالت عمل میں نظر نہ آوے تو آئینہ میں نظر جما کر معاینہ صورت بلکوں کا کرے عضو مفقودہ بلاشک دیکھ پڑیگا۔

دفعہ ۱۱ - جبکہ سر اور چشم اوس شکل میں نظر نہ آوے تو سمجھے کہ ناظر دو مہینے میں رحلت کرجاویگا اگر بائیں بھوجا دیکھ نہ پڑے تو سمجھے کہ چھوٹا بھائی اوسکا بہت جلد راہی ملک بقا ہوگا اگر دہنی ہو جا نظروں کی بصارت سے مفقود ہو جاوے تو تصور کرے کہ برادر کلان عنقریب ملک عدم کو چل دیگا

دفعہ ۱۲ - اگر چھاتی نہ دیکھ پڑے تو فرزند کا غم ہو اور اگر ران نظر نہ آوے زوجہ کے اشغال کا

تریبے کہ اسی سروپ آسانی کو بیراٹ روپ نارائن کا شاستر ان مین لکھا ہوا ہے۔

دفعہ ۳ — حسب ترکیب بالا بجائے وسیع بمقابلہ سورج یا چراغ کے بیٹھ کے یا کھڑا ہو کر پشت اپنی کر کے معاینہ اپنی گردن عکس افتادہ کا کرے اور حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۲ نظر جما کر دیکھے دونوں اپنی آنکھ اُس مہرت سے بند کرے کہ اثنا بند کرنے مین پلکین گرنے نپاوین پھر مطمئن ہو کر نمود آسمان کو دیکھے نظر آویگا تو حالت غور مین اوسکو اپنا ہی جسم لطیف مسلم دیکھ پڑیگا ... مشاق ... کے مانند ہو جاویگا یعنی جسوقت اپنا چہرہ دیکھنا منظور ہوگا فوراً بلا کسی آنکھون کے دیکھ لیا کریگا جسطرح سے کہ آئینہ مین اپنی شکل دیکھ لیتا ہے اور اب سالک ... اپنی شکل جسم مع الروح دیکھ لیا کرتا ہے۔

دفعہ ۴ — واضح کر دینا اس رمز کا بھی ضرور ہوا کہ اس عمل کی حالت مشق مین علی الدوام مشاق چاہیے ناغہ ہونا سو جب نقصان عمل ہو یعنے ایک روز کے ناغہ ہونے مین بھی تا حالیکہ کامل ہو اور استعداد شدہ وہ تاثیر باقی نرہیگی اور وہ اثر و کیفیت اصلی جاتی رہیگی ہر چند کہ وہ کبھی بعد مشاقی کامل کچھ عکس دیکھ سکیگا مگر وہ خوبی باقی نرہیگی جو حالت مشاقی کامل یا ناغگی مین ظاہر ہوتی ہے

دفعہ ۵ — جب سایہ اپنا خوب نظر آنے لگے تو چاہیے کہ اوپر سے اوتارتے ہوے اپنے قریب مقابلے مین اوس سایہ کو لاوے جب چند سے اس مین بھی مشاقی ہو جاوے تب اُس سے باتین اپنا شروع کرے وہی سایہ ایسی ایسی لطافت اسرار غیبی ظاہر کریگا کہ عامل کو پھر کسی ضرورت کے انجام کے لیے کچھ تردد کرنا نپڑیگا جب یہ درجہ مشاقی سی ہاتھ آجاتا ہو تب وہی سایہ ہمزاد موسوم ہوتا ہی۔

دفعہ ۶ — یہ عکس جسم انسانی ہمزاد سے موسوم ہے قاعدہ اسکا یہ ہو کہ ہر نیک و بد کار خیر خواہ اور امان بخش دیار ہوتا ہے اور ہر ایک مقام خوف جان مین نہایت معاون اور مددگار ہو کر جان بچاتا ہے اور ہمیشہ فرمانبرداری مین حاضر رہتا ہے اور ہر ایک حکم کو مثل خادم بجا لاتا ہے۔

مختصر امتحان ہمزاد — ایک چھوٹا سا امتحان اس ہمزاد کی فرمانبرداری کا یہ ہے کہ وقت خواب کے تعین گھنٹہ کا کر کے ہمزاد سے کہدیوے کہ اے ہمزاد شفیق حال میرے فلان وقت مجھکو جگا دینا اس قدر کہکر خود سو رہے جب وہ وقت آویگا ہمزاد اس خوبی سی بلا تکلف جگا دیگا کہ وسکو

دفعہ ۲۔ جب انسان مشق عمل معائنہ ہئیت آسمانی مین اپنا سر نہ دیکھے سمجھ جاوے کہ دو مہینے گنتی کے منجملہ حیات مستعارہ کے باقی ہین۔
دفعہ ۳۔ جب شعاع شعاعہ خورشید نظرون سے دکھلائی نہ دیوے اس روز سے اپنے سلسلۂ حیات کے بقایا کو ایک ہی سال سمجھے۔
دفعہ ۴۔ جب آئینہ حلبی مین اپنا منھ نظر نہ آوے پندرہ روز قیام اپنی زندگی کا تصور کرے اور میان پر ماتا کا دھر کر اپنی عاقبت کو سودہ کرے۔
دفعہ ۵۔ جب اپنی ناک نظر نہ آوے اپنے کو اس دار فانی مین تین روز کا مہمان مفہوم کرے۔
دفعہ ۶۔ تیل اور پانی اور آئینہ وغیرہ اشیاء مجلی مین جب چہرہ یا کوئی عضو چہرہ کا دیکھنہ پڑے تو پانچ روز کا اپنے کو مسافر سمجھے۔
دفعہ ۷۔ جبکہ خوشبو اور بدبو مین تمیز باقی نہ رہی بالیقین سمجھ لیوے کہ اپنی حیات مستعارہ مین تین روز اور باقی ہین۔
دفعہ ۸۔ جب دم دہن کی راہ سے برآمد ہونا شروع ہو چند ساعت کا قیام اپنی زندگی چند روزہ کو تصور کرے۔
دفعہ ۹۔ جب کسی روز برابر رات و دن دم راست جاری رہے تو بالیقین جانے کہ حیات معینہ سے تین سال تک اور فرسودہ زندگی غیب سے آتا ہے۔
دفعہ ۱۰۔ چار روز یا آٹھ روز اس سے زیادہ اگر دم چپ برابر روان رہے تو یاد رکھو کہ اُسکی حیات دیرپا بلکہ المضاعف ہونے کیلیے یہ الہام ہے۔
دفعہ ۱۱۔ واضح ہو کہ باستثناے دفعہا بیان ہذا کے اور سبب بیان علم سر دہا سی لکھے گئے ہین باقی ایک دربیان دریافت وقت موت کا منشی کنہیا لال صاحب الکدھاری نے اپنی کتاب الکم پرکاش مین جو ترجمہ چار دن بیدونکا ہے کہ جسکے ترجمہ مین منشی صاحب صوف نے نہایت محنت اور جانفشانی فرمائی ہے گویا دین ہنود کی اول کتاب جو غائب ہوگئی تھی اور جسکے اخفا سے حقیقت واقعی منکشف نہین ہوسکتی تھی اور نہ کسی کو بھروسا اس امر کا تھا کہ کوئی شخص بیدونکو ترجمہ کریگا اور بلا اعانت غیرے اپنے زر مکسوبہ کو جو دو اچھی طریقے سے حاصل کیا ہے برادران ہند کے رفاہ اور

ماتم و اسنگیر حال ہو۔

دفعہ ۱۳۔ کبھی کسی حالت مین جو اپنا سایہ نظر آکر غائب ہو جاوے اور پھر نظر آوے اور غائب ہو
کئی مرتبہ جب ایسا ہی تماشا ہو یا جب کہ صبح کے وقت سورج کو دیکھکر اپنا سایہ دیکھے اور اُس شکل
آسمانی مین اندر سینہ یا جگر ایک سوراخ معلوم ہو اور اس سوراخ کے اندر ماہتاب نظر آوے تو سمجھنا
چاہیے کہ رنج و ملال کا سامنا ہو یا نزول کسی آفت ناگہانی کی اوسکے خاندان مین ہے۔

دفعہ ۱۴۔ شکل آسمانی مین جو مسلم بدن اپنا دکھلائی دیوے تو مفہوم کرنا چاہیے کہ پرمیشر کی
کرپا سے ہر طرح کی آسایش اور مسرت اوسکو ہوئیگی۔

دفعہ ۱۵۔ اگر شکل فلکی موٹی و چھوٹی یا پتلی یا لمبی نظر آوے تو بالیقین سمجھنا چاہیے کہ گردش
ہر ایک قسم کی ابتری اُسکے کامون مین ڈالیگی اور آٹھ مہینے گذرنے پر ناظر بیچارہ الفت دنیا سے
دست کش ہو کر اپنے پرماتما کے ملک کو سدھاریگا یعنی اپنی اصل مین جا ملے گا۔

دفعہ ۱۶۔ عامل اس عمل کا بجز ایک دھوتی مختصر کے کوئی اور کسی قسم کی پوشاک نہ پہنے
تو جس رنگ کی دھوتی وہ پہنے گا ویسا ہی صورت فلکی رنگین نظر آئیگی اور دونون پیر اور دونون ہاتھ
کشادہ کر کے کھڑا ہو کر دیکھے مگر چند روز مقام محفوظ مین اپنا عمل کیا کرے۔

دفعہ ۱۷۔ کتاب اعجاز عیسوی مین لکھا ہوا ہے کہ جب اس قسم کے استعمال کا ذوق ہو تو چاہیے
کہ بوقت طلوع آفتاب صحرا مین جا کر پچھم رخ سیدھا کھڑا ہو کہ بدن کو جنبش نہو بعدہ دونون ہاتھ
زانون پر رکھے اور کوزہ پشت ہو کر اپنا سایہ دیکھکر آسمان پر نظر لے جاوے۔

نمبر ۵۳ بیان دریافت اوقات حیات اور ممات یعنے جینے اور مرنے ہر ایک فرد مخلوقات

دفعہ ۱۔ بہت مشکل ہو کہ انسان کو اپنے مرنے کے اوقات سے اطلاع ہو اور اپنے
دوسرون کی رحلت کے ایام سے واقفیت ہو جاوے مگر اس دقیقہ اہم کو بھی حل کر دینا بھی
انکا اپنا ہی کام ہو لہذا میں قدر اپنی معلومات مین اس قسم کے بیانات مین بلا تکلف لکھتا ہوں

بہ دفعہ ۱۶ و دفعہ ۷ ہذا کے معلوم ہو جاویگا باقی ماندہ صحت کی گفتگو یہ عند التحقیق حضرات محقق کو دو
ہو جاویگا فقیر کو نوبت تصدیق اور تحقیق کی ہنوز نہین پہونچی ہی۔

۱۴ لم۔ اگر پانی مین مُنھ اپنا دیکھے و زبان سیاہ اور چہرہ سرخ نظر آوے تو عنقریب اپنی چراغ
نیم شبی کو چراغ سحری سمجھے۔

۱۵ لم۔ اگر زبان یا ناک یا ابرو نظر نہ آوے تو اپنے سدھارنے مین توقف نہ سمجھے۔

۱۶ لم۔ اگر ہالہ ماہتاب نظر نہ آوے تو بلا تکلف پرماتما مین دھیان لگا کر اپنے کو اسی نور مین
لیے پرمیشر سے پرارتھنا کرے۔

۱۷ لم۔ باقی ماندہ اور بیان اس قسم کا دفعات ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ بیان نمبری ۴۳ مین قلمبند ہین وہی
مین دیکھ لو۔

۱۸ لم۔ حاصل کلام اس بیان سے یہ ہی کہ جب آدمی کو خوف مرگ غالب ہوویگا تو پرماتما کے
ن مین بدل و بہمہ تن مصروف ہوگا یعنے گمراہ اور بغیر تمتع کافی اُٹھانیکے نہ مریگا اور پرماتما کے
کے دیدار کیلیے کوشش کافی کریگا اب غور کر کے سمجھو کہ موت کو یاد رکھنا ایسا جوہر ہے کہ آدمی بدفعلی
نب متوجہ نہین ہوتا ہی اور پرماتما کے دھیان مین اپنے تصور کو خوب مستقل رکھتا ہی یعنی جو صاحبان
شعور اپنی ہر دم کو دم واپسین سمجھینگے وے ہرگز ہرگز متوجہ جانب اعمال قبیحہ کے نہ ہووینگے۔
المثل قصہ ہی کہ ایک فقیر کامل کی حضور مین بہت عورات حسین اپنے اظہار غرض کی نیت
پایا کرتی تھین حضرات بد وضع بھی پہونچنے لگے زان جملہ ایک عورت نہایت جمیل پر ایک
ں بدل فریفتہ ہو کر جہت اتصال اپنی غرض کو اُس مرد مرتاض سے ظاہر کیا قصہ مختصر فقیر نے اُسکے
کو طلب کر بعد فہمایش مناسبانہ دونون کی یکجا رہنے کی تمنا کو پورا کر کے اُس مغلوب الشہوۃ سے یہ
کہ تم کل کچھ دن چڑھتے مرجاؤ گے جب وہ بدشعار اپنے گھر گیا اور فقیر کا کہنا اُسکو یاد آگیا تب
خوف مرگ اسقدر غالب ہوا کہ بالکل شہوت اُسکی غائب ہوگئی در اپنے اعمال قبیحہ کو یاد کر کے کانپنے
در حواس خمسہ نا درست ہوگئی ہر چند وہ عورت ہمراہ رفتہ اُس سے بناز و ادا متکلم و مستدعی
ہوئی تاہم یہ مارے خوف مرگ کی باتین نہ کرسکا اور حظ ہم بستری کی کیا گفتگو ہی قصہ کوتاہ
ہوئی اور وقت معینہ مرد کامل آگیا بلکہ گذر بھی گیا تب خوف زدہ بیخوف ہو کر مع اُس عورت کے

آگاہی کے لیے طبع کرنے مین صرف کریگا اُسکو جناب ممدوح نے ظاہر کیا اور پردہ تاریکی ناواقفیت کا
عوام کے دلون سے اُٹھا دیا پرمیشر اُنکو عمر طبعی عطا فرماوے کیونکہ وہ اچارج عہد کلجگ کے ہین
کوئی یہ نہ سمجھے کہ مین نے جو اکثر مقام پر منشی صاحب موصوف کا تذکرہ لکھا ہی شاید کچھ واسطہ علاقہ
کہتا ہون کہ مجھسے اور آنجناب سے دیدار بھی نہین صرف اُنکی کتابہاے مترجمہ کی معائنہ سے اُنکے
کمالات ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ مثل مشہور ہی مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ہر شخص کو
انصاف شرط ہی کون ایسا نالائق یا بیوقوف ہی کہ جو اُنکی کتابہاے مترجمہ کو دیکھے اور انکی لیاقت
اور ہمت کا مداح نہو حق تو یہ ہی کہ اگر اچارج صاحب ممدوح کسی ہند کی بادشاہو نکی عہد مین ہوئے
ہوتے اور یہ تالیفات اُنکی ملاحظۂ قدر دانان سے گذرتین تو محتشم الیہ کی قدر بیاس جی سے کم نہوتی
مگر آفرین صد آفرین ہی اُنپر کہ بعد بیاس جی کے جنہون نے چارون بید کو تصنیفات سے بلا تکلف
عوام ہند کو واقف بنایا اور برادران ہند کے حال پر کیسی مہربانی فرمائی ہی کہ اگر مراحسان فراموش
نہو تو اُنکے احسان سے کبھی سبکدوش ہو نہین سکتا کیونکہ اچارج موصوف نے اُس درخت کو پانی
مہربانی کا دیکر تازہ کیا ہی کہ جو خشک مطلق ہو چلا تھا اگر برادران ہند اُنکا احسان نہ مانین تو یہ
احسان فراموشی ہی ہاں اُس کتاب کی مرت لانگول نپکھد مین ایک منتر لکھا ہی وہ یہ ہے۔ اوم ستیم
پرم برہم۔ پرش کرشن پنگل۔ اوردہ لنگ۔ ورہم بشن روپ۔ نمو نمہ فقط جو کوئی اس منتر کو ہر روز
صبح اور دوپہر اور شام کو پڑھے تو جسقدر اُسکے گناہ کبیرہ و صغیرہ ہین سب معاف ہو جاوین اور جسکے
دل مین یہ منتر رہیگا جب اُسکی موت قریب آویگی بموجب تفصیل ذیل الفاظ منتر کے اُسکی یاد سے جاتے
رہینگے لفظ اول ۶ مہینے پیشتر لفظ دوم ۵ مہینے پیشتر لفظ سوم چار ماہ پیشتر نمبر ۴ مین تین مہینے پیشتر نمبر ۵ مین
دو مہینے قبل نمبر ۶ مین ایک مہینے پیشتر نمبر ۷ مین ۱۵ یوم پیشتر نمبر ۸ مین تین روز پیشتر لفظ نہم دم واپسین۔

دفعہ ۱۲۔ کال گیان پوتھی مین لکھا ہی کہ اگر مریض کے قارورے کے شیشے مین روغن تلخ ملادے
اور وہ دونون ملکر زرد ہو جاوین تو یقین واثق کرنا چاہیے کہ وہ مریض دس مہینے کا مسافر دنیاے
فانی ہے۔

دفعہ ۱۳۔ اگر تیل یا گھی یا آئینہ مین چہرہ یا مسلم بدن نظر نہ آوے تو گیارہ مہینے دم واپسین کا شمار
جانے اس بحث مین اختلاف بیان درمیان مصنف علم تنفس اور کال گیان کے ہی کہ دیکھنے والون کو

تھی کہ سورج برمھ ودیا جو تیرے ہردے مین تابان ہو آسمان گیان پر روشن کرے تاکہ
تاریکی زمانہ دور ہو جاوے اور ایک پردۂ ظلمات جو عوام ہند کے دلون پر نا واقفیت برمھ ودیا
کا پڑا ہوا ہے اٹھ جاوے ۔ لہذا تیری خواہش سمجھکر مین نے ویسی ہی الہام اور ہدایتین
کر کے تجھسے یہ کتاب تصنیف کرائی ہے اور تو نے مبادرت کی آفرین صد آفرین ہے تیری ہمت
اور جرأت پر کہ جو کام کسی سے ہونے کے قابل نہ تھا اسکو تو نے نہایت خوبی سے کیا ۔

دفعہ ۲ ۔ اب مین حقیقت واقعی آغاز تصنیف کتب ہذا کی لکھتا ہون کہ اوائل تصنیف مین بندہ
کو چندہ طرح کا پس و پیش اور نوع بنوع کی تشویش رہا کرتی تھی اور باعث رفاقت بعض جہلائے
زمانہ طبیعت ششدر رہین رہتی تھی کہ اسی مابین مین الکھ پرکاش اور الکھ امواج اور گیان
پرکاش اور گیان ساگر اور بہار ہند راہن میرے معاینہ سے گذرین بدین نظر زیادہ نزول دل پر
ہوا اور اس کتاب کی تحریر مین اشہب قلم اپنا بھی تیز ہوا ہر چند کہ احباب زمانہ کو اتنا شوق نہین ہے
کہ اس فقیر کی ہمنشینی مین شریک یا تصنیف کتب ہذا مین معاون ہون مگر شکر صد شکر ہے کہ
پرماتما کے حکم کی تعمیل اس عاصی سے اسقدر ہوئی کہ جنکے بیانات کی فہرست شروع کتاب
ہذا مین لگائی گئی ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ ایک روز حالت تصفیہ قلب مین اسی امر کا تصفیہ ہوا کہ لئیقان زمانہ کی ہمیشہ تو
مدا کرتا تھا کہ جس استعانت کے ما حصل کا نتیجہ یہ ہے کہ بہتیری کتابین عقلائے سابق نے تصنیف
کین اور اس نالائق خلائق کو جو سر دفتر نا لائقین ہے بے فائدہ کیون سخرۂ میگیری کہ جو اس کتاب
تصنیف نہین کر سکتا تب نفس ناطقہ بول اٹھا کہ جس خلط اور مادہ و حسن ترکیب اور حسن صورت
اور شکل سے پہلے زمانے کے لوگ پیدا ہوتے تھے اور جیسے انتشکرن اور کرم اور گیان کی
تدریان انکی ہوتی تھین ویسی ہی تیری بھی ہین پس قاصر اور کاہل تصنیف کتب علم آتما سے
ہو کیونکہ زنار کے رکھنے والے اور پتھیون کو بغل مین دبانے والے اور نوع بنوع کے تلک
اور چھاپا کے لگانے والے اور بھلی و بُری دسا اور جوگنی اور مہورت کے بتانے والے
اور بیاہ اور جاترا کی و چھپنا کے لینے والے اور مُردون کے کفن کے کھینچنے والے اور انکے
بدن کے بالعوض کھانے والے اور مریدون کے بچون سے بھیکھ منگوا کے آپ غبن کرنے والے

فقیر کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ وہ اوصاحب ہیں تو ہمکو نہایت سچا جانتا تھا اور درویش کامل کرکے مانتا تھا کہ جس صدق بیانی کی تصور سے مجھے تمام رات ایک قیامت معلوم ہوئی فقیر نے کہا کہ تو نے سنا نہیں ہے ایک شاعر کا قول ہے ٹھکانا کچھ نہیں اس زندگی کا * سنو یارو یہ دم آیا نہ آیا * آدمی بلبلا ہے پانی کا کیا ٹھکانا ہے زندگانی کا * اور اصلی غرض اپنی اس کہنے سے یہ تھی کہ صاحب کی عقل اس امر کو بغور سمجھینگے مرتکب بد افعالی نہوویںگے جیسا کہ تو بد فعلی ہو بیٹھگیا فقط فیا نچہ اسیقدر سمجھانا اُس فقیر کا اُس شخص کو ہدایت کامل ہوگئی اور وہ محترز بد افعالی و زناکاری کا ہوگیا فقط اُسیطرح سے ای میری دوستون تم سمجھو کہ مصرعہ ہی سر پہ کھڑی اجل نہونا غافل * ایک استاد کا قول ہے شعر جان بجانان وہ گر نہ ازو بستاند اجل * خود تو منصف باش ای دل این نکو یا آن نکو * یعنی ایک یہی دیکھ لو کہ ایک دفعہ ہیضہ کی آمد میں شہر کا شہر غارت ہوجاتا ہے کیسے کیسے جوان پردۂ زمین سے اُٹھ جاتے ہیں پس کسیکو اسکا علم نہیں ہے کہ وہ وقت کب آویگا بجز ان لوگوں کے کہ جو ترکیبات مندرجہ سے دریافت کرلیوین پر یہ بھی لکھدینا ضروری ہے کہ پرمیشر کی مرضی پہ آجتک کسیکو علم نہ ہوا۔

نمبر ۳۶ خاتمہ کتاب کمالات انتساب مع نصائح شائقین بر مہربانی

دفعہ - اب خاتمہ کتاب ہے جو کہ بیدا اور بیدانت کا لب لباب ہے بعد ختم ہونے کتاب ہذا نفس ناطقہ نے ٹھیک گرہن لیا اور نہایت بشاشت و مسرت میں آکر تمام عالم کو محیط کرلیا اور ویسی ہی دعائے محیط نسبت کتاب ہذا کے دی ہزار شکر صد شکر ہے اس نالائق کی تحریر کو آتما نے پسند کیا اور دعائے ترقی مذہب ہند جو اصل اپنی غرض تصنیف سے ہے بوفور توجہ عطا فرماکر اس طرح پر فرمایا ہے مدت دراز سے اس ملک ہند میں ظلمات بے علمی نے چھا لیا تھا اور لیقان روزگار کو نالائقوں نے باعث انقلاب زمانہ کے پابہ زنجیر کرکے بامشقت سخت قید کر رکھا تھا اور ہر ایک محبوس اس زندان سے رہائی غیر ممکن جانتا تھا کیونکہ برہمہ ودیا یعنے تحصیل مضامین بیدا و بیدانت بدرجۂ نہایت مشکل تھا اور پرماتما کے دھیان کی قواعد سے متمتع ہونا نہایت دشوار تھا اور ہر شخص واسطے بندوبست رہائی کے اس زندان بلا سے اپنا استحقاق نہیں سمجھتا تھا بدینوجہ اسطرف متوجہ نہیں ہوسکتا تھا اور اپنی کو سخت جبر کردہ شدہ جانتا تھا ہم اور تیری آرزو دیدہ بہت روز ون سے

ن کو برباد کیا لیکن صاحبان دانش اور باعقل کی راے ہے کہ یہ بظاہر دشمن ہین مگر
اصلی اور غارتگر دین اور ایمان وے بدخواہان ہند ہین کہ جنھون نے چھبیس ۲۶ قوم کے
سے پینتیس ۳۵ قوم کے مرد اور عورت اور چھتیسون قوم کی عورتون کو تحصیل علم اور ادب باتین
بات اور لا اوبالی حکایتین لن ترانی سُنانے سے باز رکھا اور مردون کو واسطے کثرت مناکحت
ن بینی کی مجاز کیا اور جاہل سنیاسیون اور ناخواندہ برہمنون اور بیراگیون کو سر جھکانا اور
بنا اور بے علم آدمیون کو گرو اور پروہت بنانا رواج دیا اور نوع بنوع کے اشلوکین اور کتابین بنا کر
مقان نہ ماننے کو سُنا کر اپنا مطیع بنایا اور بید اور بیدانت اور شاستروں کو چھپا کر اُسکے پڑھنے اور حصول
بات سے اُسکے محروم اور غیر مستحق قرار دیا کہ جسب بے علمی کے باعث ہندوستانیان ناواقف تجربات
نک عقل اور از خود رفتہ ہو گئے اور سلطنت ہند برباد ہو گئی یا این ہمہ ہمان بچگان افعی کس سرخ
ساتھ بغل مین بیٹھکر شیر و شکر با صد مکر کھاتے ہین۔

۵ ۔ نہایت حیف ہو کہ صاحبان ہند طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ سخن معقول با وجود
ہدایت علی اور عقل اور دانش کے پسند نہین کرنے اور لیک لیک چلے جاتے ہین کیونکہ اندھے
آنکھ والے کا ہاتھ پکڑین تو زیبا ہو اور آنکھ والے جو اندھون کا ہیر پڑتے اور ٹھوکر کھ
شکار کرتے ہین یہ کیونکر مقتضاے عقل اور دانش ہو کیونکہ جن لوگون کے باعث اور اصلی
باعث ہند کی سلطنت جاتی رہی انکو پھر شیر و شکر کی طرح ملا رکھنا ہرگز ہرگز مصلحت نہین
ہر اس قوم بدخواہ ہند کا مفصل حال نسخہ کاشف حقائق مذہب ہنود اور گیان پرکاش مین لکھا
اسے دیکھ لو۔

۶ ۔ یہی وجہ خاص معلوم ہوتی ہو کہ جو جہاں بہشت کی نعمتون کی خواہش رکھتے اور دوزخ
بلاؤن سے ڈرتے ہین اور مستحقون کا حق غیر مستحقون و مفت خورون اور دم بازون کو دیکر
جنم مین اُمید آسائش کی رکھتے ہین سخت خرد و شمستی کا غلبہ ہو کہ جو اس جنم کی نعمتون کی قدر نہ کر
جنم کی اُمید پر دم بازون کے دم مین آجاتے ہین اور جبکہ یہ امر متیقن ہو چکا کہ دم بازون کی
لکو اور اُنکے کلام کہ جو منتظر پرورش برادران اور ہم قومان اُنکے ہو اور منتظر مآل اندیشی پیش پیش
لکھا ہو غیر ثبات اور واہیات ہو تو پس کس گواہی اور کس اعتبار پر وہ ان پر پانے کو بھروسا

اور چیلیون کے گھر کی دولتون کو بلا تکلف اپنے تصرف مین کرنے والے اور مرغوب امر مخوف
باتون کے سنانے والے اور قوم اور خاندان کے فخر کے جتانے والے اور ہر ایک بخیل اور غنام
کو پیشہ قرار دینے والے اور دو وقتہ بھنگ کے پینے والے اور گانجہ کا لنبا دھوان اڑانے والے
اور گیروا اور سیلی کے پہننے والے اور مرگ چھالا کو پیٹھ پر باندھ کر گھومنے والے اور قسم بقسم کے
گیت اور رس کہان کے پڑھنے والے اور مفت خوری پر کمر باندھنے والے اس زمانہ مین بہت
پھیل گئے اور علم معقول کا ذکر اور برہم بدیا کے ست سنگ کرنے والے اور بید بیدانت کے
مضمون کے جاننے والے بہت ہی کم ہین اور جتنے بھیک والے نظر آتے ہین اُسمین سے بکثرت
پاکھنڈی اور دہورت باز ہین برہم کے لکھانے والے اور آتما کے وجود دکھانے والے
مفقود ہو گئے اور کاش جو آتما کے جاننے والے ہین وے بخیل اور نایاب ہین اور تیرے
مزاج مین سخاوت زیادہ ہے پس اپنی سخاوت سے محتاجان زمانہ کو غنی اور متمول برہم بدیا بنا دے۔
دفعہ ۴۔ جب فقیر نے حسب الحکم پرماتما اس آئینہ کمالیت کو تصنیف کیا تو الہام ہوا کہ قبل یہ
کتب ہاے متذکرہ دفعہ ۲ کے اس کتاب کو جو شائقین پڑھین گے غبار ظلمت سے جو انکا دل
مکدر ہو رہا ہے صفا اور روشن ہو جاویگا اور ہدایت مرشدان اور خوشامد بخیلان زمانہ کے
محتاج نر ہینگے ہر چند کہ ظاہری رفتار اور گفتار اور لباس اور وضع تمھاری اس قابل نہین ہے
کہ کوئی انسان یا دہ گو اس خدمت کے لائق تجھکو تصور کرے کیونکہ طریقہ تمھارا حسب قول
شعرا اور فقرا کے ہے سعدی حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست ٭ درویش صفت باش و
تتری دار ٭ مقولہ گو بندہ صاحب ناگر ہست کوئی کہ سکے نا کوئی کہے فقیر ٭ جان ہارا جائے نہین جیسے
وہے ہین ویسے ٭ مقولہ دیگر کرنے کرم کرے بیدہ نانا ٭ من راکھے جہان کر باندھا نا ٭ مگر مین تم
خوب جانتا ہون اور تمھارے ہمعصران زمانہ سے تمکو افضل سمجھتا ہون لہذا مکرر کہتا ہون کہ
تھوڑی سی باتین اور باقی رہی جاتی ہین انکو بھی اس خاتمہ کتاب مین لکھدو کہ اُنکے استماع
جاہل عاقل بنجاویگا اور گمراہ طریقہ موحدانیت راہ راست پر چل نکلے گا مین نے پوچھا کہ وہ
کون سی باتین ہین جو ضبط تحریر مین آنے سے باقی رہگئی ہین تب نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ حضرت
ہند سمجھتے ہین کہ ہنود کی عزت اور آسایش کو محمدی اور عیسائی سلاطین نے کھو دیا اور اُنکے

ملجاتا ہی یا شائقین اُسمین پیوست ہو جاتے ہین اسی مذہب مین ہی اور دوسرے مذہب والے
پیغمبرونکی شفاعت کے بھروسے پر ہین کہ جنکے دفن گاہ ہو نہین اگر تلاش کرو تو ایک ہڈی کا
بھی نہ ملے گا اور اس مذہب مین سوا ے پرمیشر کے جو ہر ایک شفاعت کنندگان مذکوم ذہنی کا
ہی اور کسی سی شفاعت چاہنا یا اپنا مالک سمجھنا نہین لکھا ہی پس ہر طرح سی ثابت ہی کہ یہ
ہنود قدیم اور نفیس ہی اور دوسری مذہبون مین ہزارون نقص ہین کیونکہ دوسرے
ہزار یا پانچسو برس کے اندر جاری ہوئے ہین اور یہ مذہب علی ابتدا ظہور آفرینش سی ہے۔
عالم مجھکو اچھے اچھے لوگونکی صحبت بکثرت رہا کی تا جسکو دیکھا بیان کرنے علم جوگ مین
بت بخیل پایا اور اس علم کی کتاب بہت کم نظر آئی اور جو دیکھنے مین آئی کمال غامض اور
مشکل دیکھ پڑی چونکہ ہر شخص لیئق پر فرض ہی کہ عوام کی بہتری اور خیر خواہی مین کوشش کرے
علم اور قدیم اور درم سی دریغ نکرے بدین لحاظ جو کچھ کہ میری خزانہ دلمین جمع تھا اور علما کی صحبت
بنی سی خزانہ ہاتھ آیا تھا بیدریغ شائقین کی نذر کیا اور جو کچھ مین نے نوکری سی زر حاصل کیا تھا عوام
بہبودی کی نظر سی طبع کرانے کتاب ہذا مین بلا پس و پیش صرف کرتا ہون اگر حضرات باعقل اس کتاب کو بغور
ملاحظہ کرینگے میری محنت اور ہمت کے مداح ہونگے اور خود انکو شوق ہوگا کہ وہ بھی بندہ کیطرح محنت اور ہمت کو گوارا کرینگے
۱۲ مخفی نرہی کہ اس کتاب کی کتابت مین عبارت آرائی نہین کیگئی کہ جو ہر شخص مثل فسانہ عجائب
پڑھے مگر صاف صاف تحریر عاری سی یہ کتاب عاری بھی نرکھی گئی گو کہ جہلا اور عیب چینان روزگار
نے عیبون سی مجھے یاد کرینگے پھر کیا پرواہ ہی کیونکہ انکی عادت جبلی ایسی ہی ہی باقی عقلا اور لیئقان زمانہ
سے دو امید رکھتا ہون پہلے یہ کہ جس مقام پر سہو اور خطا ملاحظہ فرماوین قلم انصاف سی اصلاح دیوین
چونکہ تمامی فرد مخلوقات سہو اور خطا سے بھرا ہوا ہی صرف بے عیب ذات پرمیشر کی ہی دوسرے یہ
صاحبان ذی عقل راقم پر زبان طعنہ نہ کھولین کیونکہ اسی خوف سی لیئقان روزگار ہزارون
برس سے گویائی کو خموشی پر فوق دیتے رہی اور اسی تصور مین یہان سے ملک عدم کو جاتے
بھی رہی لیکن کوئی اپنی تالیف نہ چھوڑ گئے اور یہ فقیر حقیر محض بلا اعانت احد سی اس کتاب کی
تالیف مین کمربستہ ہوا ہی پس لازمۂ بشریت ہی کہ ہر شخص داد میری تالیف کی دیوین تا کہ دوسرے
صاحبان لیئق کی بھی طبیعت بھڑکے اور آئندہ وقتاً فوقتاً ترقی مذہب ہنود اور تشریح برمہ بدیا کو روشن دیوین

رکھتے ہین جو لوگ بے دست اور پا ہین اُنکی پرورش متمول اور مالدارون پر بلا شبہ لازم ہے
اور جو حضرات کہ اپنی جورو اور بچون کو تباہ اور خویش اور اقربا اور ہمسایون کے حق کو تلف کر مفت
خورون کو بامید موہوم اور خوف اور خواہش بے اصل کے دیتے ہین وہ بڑے بھاری دام حماقت
مین پھنسے ہین اور اس وقت کی آسایش کو مثل راجہ ہرچند کے کھوتے ہین۔

دفعہ ۷۔ عوام سمجھتے ہین کہ اس وقت مین مکر اور فریب اور ٹھگی پیدا ہوئی ہی قدیم زمانے مین
نہ تھی مگر یہ مفہوم اُنکا غلط ہی کیونکہ جو درخت اب سرسبز اور شاداب ہی اُسکا تخم پہلے سے
کاشتکاران گندم نما اور جو فروش نے بو رکھا ہی ہنوز ہنود کی قوم کے درخت کی جڑ ہری اور سرسبز
ہی گو کہ ڈالی اور پتی مع پھل اور پھول کے خشک ہو گئی اگر کوئی شائق پانی دیوے جیسا کہ
منشی کنھیا لال صاحب الکھدھاری و منشی گردھاری لال صاحب مولف گیان ساگر و منشی
رائے بندراین صاحب مولف بہار بندرابن و مصنف کتب ہذا نے دیا ہی یقین ہی کہ یہ درخت پھر
ڈالیان نکالے اور پھلے پھولے اور پہلے سے زیادہ سایہ دار و خوشنما دیکھنے مین آوے۔

دفعہ ۸۔ بیشنو اور سراوگی میر شکارون کو کچھ زر نقد دے کر حرمان مبتلائے دام بلا کو چھڑوا
کرتے ہین اگر یہ لوگ انکے حرکات پر نظر نہ کرین تو وے تکلیف وہی چڑیونکی از خود چھوڑ دیوین ویسے
ہی مفت خورون کو محنت کرنے والے مفت نہ دیوین تو وے بھی حرام خوری سے باز رہین او
محنت اور مشقت کرنے کا ارادہ رکھین اور ابلہ فریبی اور دم بازی اور مفت خوری کا نام نہ لیوین
اور پرماتما کے دھیان مین مشغولی حاصل کرین تاکہ اُنکی قدر اور منزلت صاحبان باعقل ہند کے
نزدیک زیادہ ہو اور جس فخر خاندانی کے اظہار سے اپنے کو مفتخر سمجھتے ہین اُس مین قائم ہو اور اُنکا
اُسپر عبور ہو اور وہ صفت حلول کرے کہ جو غایت مرتبہ کو رونق بخشے۔

دفعہ ۹۔ چونکہ خیرات کرنا اور بخشش و نیا محتاجون اور بے علمون کو اپنا کام ہی لہذا اپنا
بالا بطور بخشش اُن بے علمون اور جاہلون کے واسطے لکھ چکا ہون کافی اور بس ہی کہ جنکے
دفعہ ۱ سے لغایت دفعہ ۱۰ بیان نمبری ۲۸ کے لکھا ہوا ہے۔

دفعہ ۱۰۔ اس کتاب کی تصنیف سے اصلی غرض اپنی یہ ہی کہ برادران ہند اصول مذہب ہنو
واقف ہو جاوین اور سمجھین کہ آتما پرستی اور توحید جو کچھ ہی فقط مذہب ہنود مین ہی اور جن ترکیبون

دم
یہ خویش را ÷ تو دانی حساب وکم وبیش را ÷ اس شعر کو سنکر نفس ناطقہ باغ باغ محظوظ اور مسرور
ہوا ور کمال مسرت اور بشاشت مین آکر بول اُٹھا کہ جو کوئی بصدق دلی و بعقیدہ
صحیح جن جن مطالب کے حصول کی غرض سے ایکسو پندرہ روز بلاناغہ دو مرتبہ روزانہ کے حساب سے
پڑھیگا اپنے دامن مقصود کو گلہاے مراد سے پُر پا دیگا اور پرماتما اُس سے ہمہ نوع راضی اور خوشنود
رہیگا کیونکہ اس آئینہ کمال کے ہر بیانات سے اُسکی اذکاری ہوتی ہے بذین نظر شائقین کی
تشکلات سے رستگاری ہوتی ہے فقط ازان بعد فقیر نے سلام کیا اور بالخیر و شما بسلامت کا جواب
اب خاتمہ کلام ہے دوستون کو یہ پیغام ہے شعر بو علی قلندر تو مباش اصلا کمال این ست وبس ÷
در وگم شو وصال این ست وبس ÷ تا توئی کے یار گردد یار تو ÷ چون نباشی یار باشد یار تو ÷
فقط فقیر کہتا ہے اور تم لوگ بھی کہو- پرماتما نیمہ پرماتما نیمہ پرماتما نیمہ

تقریظ ریختہ کلک جواہر سلک شہسوار معرکہ سخنوری شاعر بے عدیل وسہیم منشی انوار حسین صاحب تسلیم

سپاس بیقیاس خدا یرا از درست و منت بیمنتہا کبریائی را فرخترکہ مخترع بدائع عجیبہ است
و مبدع صنائع غریبہ کار فرماے بلندی و پستی ست و چہرہ آراے نیستی و ہستی معبود تمام خلقت
و مسجود مردم ہر ملت گاہی شمع انجمن ست و گہے گل چمن ست در ہر رنگ جلوہ طراز و بہر آہنگ نقش
پرداز اگر مسجد ست یا دیر ست خالی از جلوہ غیر ست اگرچہ رونق درون و بیرون ہمانست
آلا از سجت چند و چون بر کران بے شریک بے انباز ست و از حاجتمندی بے نیاز از آز
آشوب تہمت نسل و فرزند مبرا و منزہ از آلودگی جسم ناآشنا از لوث اقسام آلائش با
و باہمہ چون نشار در رگ تاک ہجدہ ہزار عالم از وپیدا او در مخلوق جلوہ پرداز ہو ید اصفاتش ذاتش
احد تو ذات صفاتش بے والد و ولد ہر کرا در وحدانیتش و شک ست انسان نیست مگر سگ ست صفا
او بر ذاتش و عا دل گواہ و کلمہ توحید تر زبان ہر برگ گیاہ نہ آغاز ش ابتدا نہ انجامش انتہا دریا

ہر شخص خواندہ قصد تصنیف کتب بلئے مذہبی کا رکھے گا پس کم ہمتی و ولپستی حوصلہ ہوجاویگا اور اپنی اصل غرض یہ ہی کہ ہر شخص کا شوق روز بروز بڑھتا جاوے اور مذہب ہنود کہ جسکا مدار اوپر بید کے ہی مطابق طریقہ بید جاری ہوا ور رونق پکڑے۔

دفعہ ۱۳۔ فرض کیا کہ ہر قوم کے جاہلونکی گمان مین یہ مجہ حقیر اور تحریر یہ فقیر اسراپا کاسۂ عیب پُر ہی مگر عقلا اور فقرا کے تصور مین ضرور یہ ہر دو ویران وہ ہی تو آج کوئی قدردان نہو مگر امید ہی کہ کل ضرور ہوگا کیونکہ قدر مردم بعد مرون مشہور ہی تم غور کرو کہ دانا تو اول سے میرے دل کو جو اس کتاب کی تصنیف کی جانب متوجہ کیا وہ خالی از حکمت نہین اور یہ ممکن نہین کہ اسکی کوئی حرکت لغو یا الہام اسکا فضول یا کوئی فعل اسکا خالی از مصلحت ہو۔

دفعہ ۱۴۔ جب تمہید دفعات ملحقہ تصور کرو کہ پرماتما نے مجھ کو صرف واسطے رفاہ برادران ہند کے پیدا کیا ہی کہ جسکے باعث ایسا بار عظیم یا محنت شاقہ اپنے ذمہ اٹھا کر اپنے بدن ریاضت اور مجموعہ کمالیت کی تالیف مین کہ جو بید اور بیدانت کا لب لباب اور تمامی شاستروں و پورانون مختص جوگ شاستر کا عمدہ انتخاب ہی مصروف ہوا اور لطف تو یہ کہ اس کتاب مین اصول مذہب ہنود اور خوبی وحدانیت پرماتما کمال نفاست سے تشریح کی گئی ہے اور دوسرے یہ کہ مدار انسانیت اور خوبی پیدائش ہر فرد بشر اوپر آتما شناسی کے ہی اسکی توضیحات بھی نہایت خوبی سے کی گئی ہی یعنے اپنی دانست مین کوئی بیان جو قابل تحریر اپنی معلومات مین تھا حتی الوسع اٹھا نرکھا اور پھر چاہتا تھا کہ اور بھی معلومات اپنی جو آیندہ ہو درج کتب ہذا کرون مگر یہ تصور آیا کہ حیات مستعارہ کا کچھ اعتبار نہین جسقدر لکھ چکا ہون اتنی ضخامت عقلا اور شائقین کیلئے کافی اور بس ہی اور جہلا کے واسطے ہزارون کتاب کافی نہین ہوتی ہین مقولہ سعدی

ز محقق بودنہ دانشمند + چارپاے بروکتابے چند +

اور وجہ ثانی یہ ہوئی کہ اسی اثنا میں خطوط دوستون کے متواتر آنے لگی کہ کتب تصنیفی جلد چھپوائیے اور مجمع غفیر اگیانیون کا بہ نور فیض سے منور کیجئے بدین نظر قلم کو روک لیا اور انجام کا بوجھا پرماتما کو تفویض کیا کیونکہ مقولہ یہ ہی شعر بندہ نہین جاویگا کسی کام کے نزدیک + ٹھیکہ ہی کہ پابندہ بھی کام کرینا ٹھیک + اور حسب قول نظامی بس مخزن گیان کو ختم کیا اور سجدہ شکر اوسکا بجا لا کر اس شعر کو پڑھ سنایا ے

معرفتش بکران وصحرای کنهش بیابان صبا در باغ و راغ بهولے او سرگردان آنجو در بحر او دیوانه دار
بر لب هر موروان قمری در شوق و ذوق وصالش نرمزمه کوکو تر زبان وکبوتر در هوای فضای تصالش
ترانه یاهو رطب اللسان مرغ قبله نما در آشیانهٔ بیتابانه تپیدن دارد وغیر از کعبه مقصود و بطرف غیر
وای بر حضرات انسان که خود را اشرف المخلوقات گویدو در قعر ضلالت و جهالت اوج افتخار روا
جوید تبختر بر ترک نماز است و بر خوردن روزه نماز فتح در شکست وضو ست صلوة زندانه گفتگو مسلمان
با عصیان و گبر را با کبر کار تف بران تشبیح و طعن دو با بر زنار مسلمان از بودن در مسلمانی در زنار
ست بیش از بیش و گبر از مسلمان بر غم زعم باطل یک قدم بیش هر دو دور چون بطرف حساب شتافتند
بهشت را از شب و کنشت را دلیل یافته کار گو بانگ را آسیب خواند بید خوانان ناقوس راهزن دانند
از عبادت گریزست چرا که آن هم عدو ستیز اگر این ناکسان آشوب دوزخ جوش سطوت را بکار
بلا سنجند چه بعید و اگر بمقابله ایزد بے همتا احتمال آرند عجب نتوان فهمید ما را ازین قضیه کدام ثمره ما
و اطاعت مصطفی هر که از غم جان گسل و شاد است صاحب درد است و کسیکه اسیر کمند وحدت اوست
آزاد مرد است هر که بمعرفش خود را مانند مهر همه تن سوخت نامش بر افق کمال تافت و هر که محبت
او لسان لاله داغ بر سینه دوخت آب رنگ یافت هر که جدائی ورزید ذلت و خواری کشید
همانا چون قطره از دریا پیوند گسیخت از ابر و افتاد و شرر چون از آتش بر جست خود را بباد داد
آری وجود مردم متصف این صفات درین عالم از تعجبات و نادرات اگر کسی هست یکی زان هست نفی
منشی جے دیال که در کیش خویش سخن پاکیزه گفته بلکه در نفس الامر در سفته قطره قطره چید آبشاری ساخته
و دانه دانه آورده آبیاری دیده ورے آید و ملاحظه فرماید که چه عرق ریزی کرده و چه خون جگر
خورده اصل اصول کتاب یک است در فروع اختلاف ست

خاتمة الطبع

الحمد لله که این نادر کتاب در مطبع منشی نولکشور واقع کانپور بسرپرستی ذی الجود والخزائن معلی القاب عالیجناب راجه
منشی پراگ نراین صاحب بهارگو مالک مطبع دام اقباله باهتمام پنڈت شیام ناته صاحب منیجر مطبع بماه ستمبر ۱۹۱۵ع بار ششم
در بر گرفت